کہاں سے تو نے اے اقبال سیکھی ہے یہ درویشی؟
کہ چرچا بادشاہوں میں ہے تیری بے نیازی کا!

قائدِ ملّتِ اسلامیہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ

علّامہ خادم حسین رضوی

حیات، خدمات اور سیاسی جد وجہد - ایک مستند تحریر

(۱۹۶۶ء - ۲۰۲۰ء)

از قلم

حفظہ اللہ تعالیٰ

محقّقِ اہلِ سنّت مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

www.facebook.com/darahlesunnat

کہاں سے تو نے اے اقبال سیکھی ہے یہ درویشی؟

کہ چرچا بادشاہوں میں ہے تیری بے نیازی کا!

قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ خادِم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حیات، خدمات اور سیاسی جدوجہد - ایک مستند تحریر

(۱۹۶۶ء - ۲۰۲۰ء)

از قلم

محققِ اہلِ سنّت مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی حفظہ اللہ تعالیٰ

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

موضوع: سیر و تاریخ

نام کتاب: قائدِ ملّتِ اسلامیہ، علّامہ خادِم حسین رضوی

مؤلِّف: مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

پروف ریڈنگ: مفتی عبدالرحمن (ملاوی، ساؤتھ افریقہ)

ترتیب و تضبیط: مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

عدد صفحات: ۲۷۲

سائز: 13×21

ناشر: "ادارۂ اہلِ سنّت" کراچی۔

www.facebook.com/darahlesunnat

idarakutub@gmail.com :

00923458090612 :

نشرِ اوّل آن لائن

۲۰۲۱ء

فہرستِ مضامین

فہرستِ مضامین

شرفِ انتساب

مجاہدِ تحریکِ ختمِ نبوّت، قائد ملّتِ اسلامیہ، علّامہ شاہ احمد نورانی صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام، جن کی عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفظ، اور فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے سلسلہ میں خدمات، آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں!!!

اور "علمائے جامعہ نظامیہ رضویہ" کے نام، جنہوں نے قوم وملّت کو، امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے، تحفظِ ختمِ نبوّت کے علمبردار، اور ناموسِ رسالت کے پہرے دار عطا کیے!!!

اللہ کریم ان سب پر اپنی کروڑہا کروڑ رحمتوں کا نزول فرمائے، آمین!۔

دعاؤں کا طلبگار

عبدالرشید ہمایوں المدنی (راولپنڈی)

۱۶ جُمادی الاُولی ۱۴۴۲ھ / ۰۱ جنوری ۲۰۲۱ء

پیش لفظ

الحمد لله ربّ العالمین، والصّلاۃُ وَالسّلامُ عَلی خاتم الأنبیاءِ وَالمرسَلین، وعَلی آلِہ وَصَحْبِہِ أَجمَعِیْن، وَمَن تَبِعَھُم بِإحْسَانٍ إِلی یَوْمِ الدِّین، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِاللہ مِنَ الشّیطانِ الرَّجِیْم، بِسْمِ اللہ الرَّحْمنِ الرَّحِیْم.

مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے عاشقِ صادِق، پاسبانِ ختمِ نبوّت، مُحافظِ ناموسِ رسالت، قائدِ ملّتِ اسلامیہ، امیر المجاہدین، شیخ الحدیث حضرت علّامہ حافظ خادم حسین رضوی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ذات کسی تعارُف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ہمہ گیر شخصیت کئی زاویوں سے بےنظیر و بےمثال ہے۔ آپ قدّس سرّہٗ نے پوری زندگی شریعتِ محمدیّہ کی پیروی اور سنّتِ مصطفی ﷺ کی ترویج واِشاعت میں بسر کی، بلاشبہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ پندرہویں صدی ہجری کے امامِ انقلاب، امامِ غیرت وحمیّت، محدِّث، اور مُحافظِ ناموسِ رسالت ﷺ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اُمّتِ مسلمہ کی بیداری سمیت متعدّد تجدیدی کارہائے نمایاں انجام دیے، اور اسلام مخالف ہر فتنے کے خلاف علَمِ جہاد بلند فرمایا!۔

یورپی ممالک میں گزشتہ دو ۲ دہائیوں سے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی ناموس پر حملوں میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا، لیکن اسلامی ممالک کی جانب سے توہینِ رسالت پر مبنی، اِن شُرور وفِتن کے خلاف ردِ عمل مایوس کن تھا، مسلم حکمراں اپنی شخصی اور مُعاشی کمزوریوں کی بنا پر، عملی طور پر کچھ کرنا تو در کنار، مذمّت کے طور پر ایک رسمی

بیان جاری کرنے کی بھی اپنے اندر ہمت نہیں پاتے! عالَمِ اسلام کی اکثریت کا خیال تھا کہ ہم ہزاروں میل دُور بیٹھے یورپی ممالک کا کیا بگاڑ سکتے ہیں؟! یا اُن سے اپنی بات کیسے منوا سکتے ہیں؟! قبلہ امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی مخلصانہ کوششوں سے، یہ سب کچھ کر کے دکھایا اور فرمایا کہ "اگر مسلمان اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے کھڑے ہو جائیں، تو آج بھی اللہ تعالیٰ کی مدد ضرور آئے گی! ہماری مشکلات کا سبب یہ ہے کہ ہم اللہ ربّ العالمین کے دِین کے لیے کھڑے ہی نہیں ہوتے!"۔

قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اسلام کے وہ مردِ مجاہد تھے، جن کی ایک للکار سے پورا عالَمِ کفر کانپ اٹھتا تھا! فیض آباد میں وہیل چیئر (wheel chair) پر بیٹھے بیٹھے آپ نے یورپ کی دجّالی قوّتوں کو اپنے فیصلے بدلنے پر مجبور کیا! لبرلز (Liberals) و موم بتی مافیا کو ناکوں چنے چبوائے! اقتدار کے نشے میں چُور حکمرانوں کی نیندیں اڑائیں! اور خوابِ غفلت میں سوئی مسلم قوم کو بیدار کر کے انہیں مُحافظِ ختمِ نبوّت بنا دیا! آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے زندگی بھر حضور نبیٔ کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی ناموس پر پہرہ دیا، اور بیک وقت کئی محاذوں پر اسلام کا دِفاع کیا! زندگی بھر حُبِ جاہ سے بے نیاز ہو کر تحفظِ ناموسِ رسالت کی پہرے داری کرتے رہے!۔

۱۹ نومبر ۲۰۲۰ء کو عالَمِ اسلام کے اس عظیم رَہنما اور عالمِ دین کا اچانک انتقال ہو گیا، آپ سے محبت و عقیدت رکھنے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے، آپ کے تاریخی جنازے میں دنیا بھر سے عوام و خوّاص نے شرکت کی! اتنا بڑا جنازہ دیکھ کر اپنوں کے ساتھ ساتھ غیروں نے بھی، برملا آپ کی عظمت اور مقام و مرتبہ کا اعتراف کیا!۔

علاوہ ازیں جو لوگ قائدِ ملّت اسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت سے زیادہ واقف نہیں تھے، بلکہ میڈیا کے منفی پروپیگنڈہ کا شکار تھے، ان کی بھی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں! بلکہ زندگی بھر آپ علیہ الرحمۃ سے ملاقات نہ ہونے پر کفِ افسوس ملتے نظر آئے!۔

زیرِ نظر کتاب **"قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ"** قبلہ امیر المجاہدین علیہ الرحمۃ کی علمی ودینی خدمات کے اعتراف میں، انہیں خراجِ عقیدت پیش کرنے کی ایک ادنی سی کاوش ہے! جو لوگ علّامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ کی شخصیت سے کماحقہ واقف نہیں، ان کے لیے یہ کتاب کسی نایاب تحفے سے کم نہیں ہے! اگرچہ اس کتاب میں بابا جی علّامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ کی شخصیت کے تمام پہلوؤں کا اِحاطہ تو نہیں کیا جاسکا! لیکن پھر بھی خاص خاص پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کی ایک ادنی سی کوشش ضرور کی گئی ہے!۔

علاوہ ازیں قائدِ ملّتِ اسلامیہ قبلہ امیر المجاہدین علّامہ خادِم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوانحِ حیات، خدمات اور کارنامے لکھے جانے کا یہ سلسلہ ابھی ابتدائی مرحلہ میں ہے، لہذا مذکورہ کتاب میں درج معلومات زیادہ تر سینہ بسینہ لی گئی ہیں، جبکہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے براہِ راست لی گئی معلومات اور انٹرویوز (interviews) کو بنیادی ماخذ ومرجع بنایا گیا ہے، چونکہ قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابھی حال ہی میں اس دنیا سے پردہ فرمایا ہے، لہذا ان کی سوانح حیات اور خدمات پر ایک خصوصی شمارہ "امیر المجاہدین نمبر" کے علاوہ کوئی ایسی مستند تحریر یا کتاب موجود نہیں، جس کو بطور حوالہ

پیش کیا جاسکے! چنانچہ مختلف انٹرویوز، سینہ بسینہ روایات اور حضرت کے قریبی رُفقاء سے لی گئی معلومات پر انحصار کرنا ہماری مجبوری تھی! اور یہ کوئی نئی بات نہیں، بلکہ ایسا ہمیشہ سے ہوتا چلا آرہا ہے، کہ کسی بھی بزرگ کے ابتدائی حالات یا تواُن سے براہِ راست پوچھ کر لکھے جاتے ہیں، یا ان کے قریبی رُفقاء سے معلومات لے کر مرتّب کیے جاتے ہیں، اس وقت ہم بھی اسی مرحلے سے گذر رہے ہیں، لیکن اس کے باوجود ہم نے اپنے طور پر حتّی المقدور، ہر بات تحقیق اور چھان پھٹک کے بعد لکھنے کی بھرپور کوشش کی ہے، لہذا اگر کوئی بات حقائق کے مُنافی پائیں، تو آپ حضرات مکمل ثبوت اور حوالہ جات کے ساتھ ہماری رَہنمائی ضرور فرمائیے؛ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے!۔

اللہ کریم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں دعا ہے، کہ قبلہ امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلند درَجات سے نوازے، جنّت میں حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پڑوس میں جگہ عطا فرمائے، ہماری اس کاوِش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول سے نوازے، اور ہمیں اِخلاص کی دَولت سے مالامال کرے، آمین!۔

وصلّى اللهُ تعالى على خيرِ خَلقه سيِّدنا محمدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين، والحمد لله ربّ العالمين!.

دعاگوودعاجو

عبدالرشید ہمایوں المدنی

۱۶ جُمادی الاُولی ۱۴۴۲ھ / ۰۱ جنوری ۲۰۲۱ء

باب ۱

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ...

ایک عہد ساز شخصیت

باب ۱

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ...ایک عہد ساز شخصیت

نام ونسب:
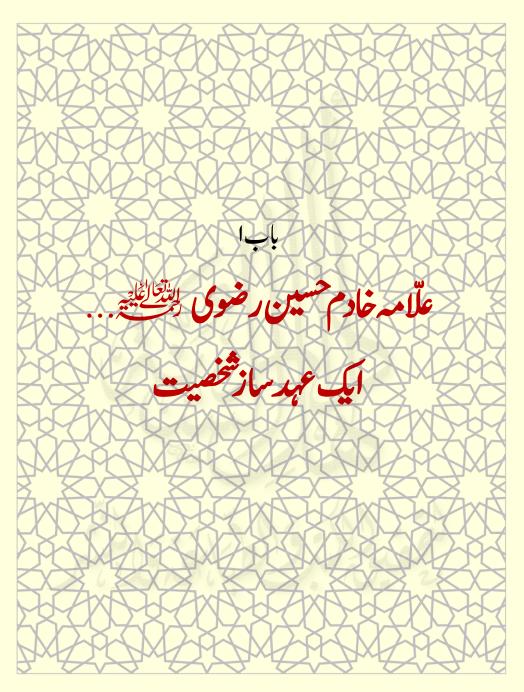
قائدِ ملّت اسلامیہ امیر المجاہدین شیخ الحدیث حضرت علّامہ مولانا حافظ ابو سعد خادم حسین رضوی نقشبندی، ابن لعل خان اعوان رحمۃ اللہ علیہما۔

ولادت:

علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ۳ ربیع الاوّل ۱۳۸۶ھ / ۲۲ جون، ۱۹۶۶ء کو، گاؤں "نکہ کلاں" ضلع "اٹک" کے ایک مذہبی اور زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کی چار بہنیں اور ایک بڑے بھائی ہے، بڑے بھائی کا نام جناب "امیر حسین رضوی" ہے۔

اَلقاب:

بحر العلوم علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ علمی اعتبار سے کس قدر قدآور شخصیت کے حامل تھے، اس کا اندازہ علمائے عرب وعجم کی طرف سے دیے گئے اُن اَلقاب سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، جو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دینی خدمات کے اعتراف میں تحریر فرمائے، علمائے عجم نے استاد محترم قبلہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو "آبروئے سنّیت"، "شہنشاہِ خطابت"، "مخدومِ ملّت"، "عاشقِ صادِق"، "مردِ مجاہد"،

"امامُ الصرف"، "شیخ الحدیث"، "امیر المجاہدین"، "پاسبانِ ختمِ نبوّت"، "مُحافظِ ناموسِ رسالت"، "امامِ غیرت وحَمیّت"، "امامِ عزیمت" اور "بابا جی" جیسے اَلقاب سے یاد کیا۔

جبکہ عرب شیوخ نے آپ کو "العلّامة الجليل"، "المجاهِد"، "الإمام"، "المحدِّث"، "الفقيه"، "الصُّوفي الجليل"، "أسد الإسلام"، "أسد السنّة"، "بقية السَّلَف"، "شيخ الحديث والتفسير"، " أستاذ العلماء"، "فضيلة الشيخ"، اور "مُحدِّث باكستان" جیسے شاندار اَلقاب سے یاد کرکے، آپ کی علمی ودینی خدمات اور مقام ومرتبہ کا اعتراف کیا ہے، ع

زمانہ قدر کر! ہاں قدر کر، ان کج کلاہانِ محبت کی

کہ پیدا اس نمونے کے جواں ہر دم نہیں ہوں گے!

تعلیم وتربیت:

حضرت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہوش سنبھالتے ہی گھر میں دینی ماحول دیکھا! لہذا دین کی طرف آپ کا رجحان ایک فطری اَمر تھا، یہی وجہ ہے کہ دنیاوی تعلیم کے طور پر آپ نے اسکول میں صرف چار ۴ جماعتیں پڑھیں، اس کے بعد حفظِ قرآن کریم کی طرف مائل ہوئے۔ جس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حفظِ قرآنِ کریم کی غرض سے ضلع جہلم کی طرف رختِ سفر باندھا، تب آپ کی عمر صرف آٹھ ۸ برس تھی۔

جُون ۱۹۷۴ء میں اٹک سے جہلم تشریف لائے، اور مدرسہ "جامعہ غوثیہ اِشاعت العلوم" میں قاری غلام یسین صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے حفظِ قرآن کریم کا آغاز کیا۔ ابتدائی بارہ ۱۲ پارے اسی مدرسہ میں حفظ کیے، اس کے بعد آخری اٹھارہ ۱۸ پارے مشین محلہ نمبر ۱ کے "دار العلوم" میں حفظ کیے، جس وقت آپ نے حفظِ قرآنِ کریم کی تکمیل کی، اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی عمر بارہ ۱۲ برس تھی۔

بعد ازاں ستمبر ۱۹۷۹ء میں قراءت کورس کے سلسلہ میں "جہلم" سے "دینہ" (ضلع گجرات) تشریف لے گئے، وہاں "جامعہ رضویہ احسن القرآن" میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تقریبًا ایک سالہ قراءت کورس مکمل کیا، اور جون ۱۹۸۰ء میں فراغت پائی، ۱۹۸۱ء میں صرف پندرہ ۱۵ سال کی عمر میں عالمِ دِین بننے کی غرض سے "جامع مسجد وزیر خان" لاہور میں "قاری منظور حسین صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ" کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے آپ کو اہل سنّت کی شہرۂ آفاق دینی درسگاہ "جامعہ نظامیہ لاہور" میں داخل کرادیا، جامعہ کے ریکارڈ کے مطابق داخلے کی مصدّقہ تاریخ ۱۲ستمبر ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ ہے، وہاں علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے آٹھ ۸ سالہ درسِ نظامی (عالم کورس) مکمل کیا، مارچ ۱۹۸۸ء میں بائیس ۲۲ سال کی عمر میں آپ کا دورۂ حدیث شریف مکمل ہوا، تب آپ کو دستارِ فضیلت عطا کی گئی[۱]۔

---

(۱) دیکھیے: "ماہنامہ النظامیہ "امیر المجاہدین نمبر، حیاتِ امیر المجاہدین پر ایک نظر، ص ۱۵۔

اساتذۂ کرام:

فضیلۃ الشیخ حضرت علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے جن اکابر علمائے اہلِ سنّت اور اساتذۂ کرام سے اکتسابِ فیض کیا، ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) ملک المدرّسین علّامہ مفتی عطا محمد بندیالوی

(۲) استاذ الاساتذہ مفتیٔ اعظم پاکستان محمد عبد القیوم ہزاروی

(۳) شیخ الحدیث مفتی محمد عبد اللطیف نقشبندی

(۴) استاذ العلماء علّامہ محمد رشید نقشبندی کشمیری

(۵) شرفِ ملّت علّامہ عبد الحکیم شرف قادری

(۶) استاذ العلماء علّامہ حافظ عبد الستار سعیدی

(۷) محقّقِ اہلِ سنّت علّامہ محمد صدیق ہزاروی

زمانۂ طالب علمی کے معمولات:

آبروئے اہل سنّت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بچپن سے لے کر جوانی تک، اور پھر جوانی سے لے کر اپنی حیات کے آخری حصے تک، انتہائی منظّم زندگی گزاری، وقت پر اُٹھنا پڑھنا اور رات دیر تک مطالعہ کرنا آپ کا معمول تھا۔ آپ زندگی بھر کھیل کود جیسی چیزوں سے دور رہے، سونے سے قبل ہر رات

"سورۂ محمد"(۱) کی تلاوت پابندی سے کیا کرتے۔ امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے بچپن کے معمولات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "بچپن کا ایک معمول مجھے آج تک یاد ہے، کہ میں ہر رات "سورۂ محمد شریف" پڑھ کر سویا کرتا تھا، یہ مجھے استاد یا کسی پیر صاحب نے نہیں بتایا تھا، بس یہ بات کسی طرح میرے دل میں آگئی تھی، جو پھر میری زندگی کا حصہ بن گئی، سونے سے پہلے میں وضو کرتا اور دوزانو ہو کر چارپائی پر بیٹھ جاتا، پھر "سورۂ محمد شریف" پڑھ کر سویا کرتا، یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے، البتہ کبھی کبھی بھول جاتا ہوں، لیکن آج بھی سونے سے پہلے تین بار "تسبیح فاطمہ" ضرور پڑھتا ہوں، تینتیس ۳۳ بار "سبحان اللہ"، تینتیس ۳۳ بار "الحمد للہ"، اور چونتیس ۳۴ بار "اللہ اکبر"، یہ سیّدنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی معمول تھا"(۲)۔

علاوہ ازیں قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "دلائل الخیرات شریف" اور "حزب البحر" کے مستقل قاری اور عامل بھی تھے، کوئی شاگرد یا عقیدت مند آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پڑھنے کے لیے اگر کوئی وظیفہ پوچھتا، تو آپ یہی چند اوراد و وظائف پڑھنے کا مشورہ دیتے تھے(۳)۔

---

(۱) دیکھیے: پارہ نمبر ۲۶۔

(۲) "ماہنامہ النظامیہ" امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی انہی کی زبانی، ص ۲۴، ۲۵۔

(۳) "ماہنامہ النظامیہ" امیر المجاہدین نمبر، جانے والے تیرے قدموں کے نشاں باقی ہیں، معمولات و وظائف، ص ۱۰۱۔

علامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ "جب میں لاہور آیا تو اس وقت زندگی کی چودہ ۱۴ بہاریں دیکھ چکا تھا، یہاں بھی معمولاتِ زندگی میں فرق نہیں آیا تھا، مدرسے سے پڑھنے کے بعد شام کو پانچ ۵ بجے چھٹی ہوتی، تو میں اکیلا ہی سیر کے لیے مینار پاکستان چلا جاتا تھا، یہ تقریبًا روز کا معمول تھا، آج بھی وہ مَناظر مجھے یاد ہیں کہ وہاں ایک ٹیم والی بال (Volleyball) کھیلا کرتی تھی، میں کھڑا انہیں کھیلتے ہوئے دیکھتا رہتا تھا، جب سورج غروب ہونے لگتا، تو پیدل واپسی کی راہ لیتا، سوترمنڈی کے علاقے میں ایک مسجد میں نماز مغرب ادا کرتا تھا، اس مسجد کے امام صاحب کا نام قاضِی عبدالقیوم تھا، سیر کے لیے روزانہ مینار پاکستان جانا اور والی بال (Volleyball) دیکھنا، یہ ان دنوں میری غیر نصابی سرگرمیاں ہوا کرتی تھیں، بذاتِ خود کبھی کوئی کھیل نہیں کھیلا، کوئی شَوق ہی نہیں ہوا، اور کرکٹ سے تو ہمیشہ چڑ رہی[۱]۔

جامعہ نظامیہ لاہور سے عملی زندگی کا آغاز:

شیخ الحدیث حضرت علاّمہ مولانا خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شوّال المکرَّم ۱۴۱۰ ھ/ ۱۹۹۰ء میں "جامعہ نظامیہ رضویہ" لاہور سے تدریس کی صورت میں، اپنی عملی زندگی کا آغاز فرمایا۔ ابتداء سے "علم الصرف" (عربی گرامر) بڑے اِنہماک ومہارت سے پڑھاتے رہے، یہاں تک کہ علمِ صرف کی تدریس میں اپنے مُعاصرین

---

(۱) "ماہنامہ النظامیہ "امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی انہی کی زبانی، ص۲۵۔

پر بالِاطلاق فائق، بے نظیر بے مثیل رہے۔ اپنی اسی تدریسی قابلیت اور خوش مزاجی کی بناء پر، وہ بہت جلد طلباء میں خوب مقبول ہو گئے۔

درسِ نظامی کے طلباء کے لیے "علم الصرف" سے متعلق دو ۲ شاندار کتابیں "تیسیر ابواب الصرف" اور "تعلیلاتِ خادمیہ" بھی تحریر فرمائیں، یہ دونوں کتابیں مجموعی طور پر ساڑھے تیرہ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہیں، جو "علم الصرف" میں حضرت کی زبردست مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہیں، اہل علم حضرات اسی مہارت کے پیشِ نظر آپ کو "امام الصرف" کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

"جامعہ نظامیہ رضویہ" لاہور کے نائب ناظم تعلیمات اور مدرِّس علاّمہ قاری احمد رضا سیالوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کے بقول، علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "جامعہ نظامیہ رضویہ" لاہور میں تقریباً پچیس ۲۵ سال تک تدریس فرمائی، ۱۹۹۰ء سے لے کر ۲۰۰۶ء تک ہزاروں طلباء کو "علم الصرف" میں ماہر بنایا۔ جبکہ ۲۰۰۷ء سے ۲۰۱۵ء تک بطور شیخ الحدیث "سنن ابی داود"، "سنن نَسائی"، "سنن ابن ماجہ" اور "آثار السنن" جیسی عظیم کتبِ حدیث کا باقاعدہ درس دیتے رہے۔ "جامعہ نظامیہ لاہور" کے سابقہ سالانہ نظام الاوقات میں بطور شیخ الحدیث آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اسم گرامی آج بھی موجود ہے۔

انتہائی محتاط اندازے کے مطابق شیخ الحدیث علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے، زمانۂ تدریس کے آخری نو ۹ سالوں میں، صرف دورۂ حدیث شریف پڑھنے والے

علماء کی تعداد پندرہ سو ۱۵۰۰ سے زائد ہے، جبکہ تدریس کے ابتدائی سولہ ۱۶ سالوں میں آپ سے "علم الصرف" پڑھنے والے ہزاروں طلباء کا تو شمار ہی نہیں۔

چند مشہور تلامذہ:

شیخ الحدیث علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہزاروں شاگردوں میں سے جن علمائے کرام کے اسمائے گرامی ہمیں فوری طور پر میسّر آ سکے، وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) حضرت مولانا شریف بلوچ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (گڑھی خیرو، سندھ)

(۲) مولانا غلام مصطفی شاہ صاحب (استاد جامعہ نظامیہ، شیخوپورہ)

(۳) مولانا غلام غوث بغدادی (کراچی)

(۴) ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی (اِمارات)

(۵) مولانا احمد رضا سیالوی (استاد جامعہ نظامیہ، لاہور)

(۶) صاحبزادہ علّامہ غلام مرتضی ہزاروی (مہتمم جامعہ نظامیہ، شیخوپورہ)

(۷) مولانا مفتی محمد عبد اللطیف چشتی (خطیب بیلجیم)

(۸) مولانا محمد انوار الرسول مرتضائی (مرکزی صدر مجلس علمائے نظامیہ، پاکستان)

(۹) مولانا مظہر حسین چشتی (خطیب مسجد خضری، گلاسکو، اسکاٹ لینڈ)

(۱۰) مولانا مفتی محمد طاہر تبسم قادری (لاہور)

(۱۱) مولانا لیاقت حسین اظہری (کراچی)

(۱۲) مولانا مفتی محمد آصف عبد اللہ قادری (کراچی)

(۱۳) مولانا دل محمد چشتی (استاد جامعہ نظامیہ، لاہور)

(۱۴) مولانا محمد واحد بخش سعیدی (استاد جامعہ نظامیہ، لاہور)

(۱۵) مولانا ریاض احمد اویسی (استاد جامعہ نظامیہ، لاہور)

(۱۶) مولانا محمد عمران الحسن فاروقی (استاد جامعہ نظامیہ، لاہور)

(۱۷) مولانا سجاد رضوی (چیئرمین الفیض ٹرسٹ، یوکے)

(۱۸) مولانا مدد علی قادری (استاد جامعہ نظامیہ، لاہور)

(۱۹) مولانا فاروق شریف رضوی (استاد جامعہ نظامیہ، لاہور)

(۲۰) مولانا محمد بخش رضوی (استاد جامعہ نظامیہ، لاہور)

(۲۱) مولانا محمد حسن رضا سیالوی (استاد جامعہ نظامیہ، لاہور)

(۲۲) مولانا شکور احمد ضیاء سیالوی (استاد جامعہ نظامیہ، لاہور)

(۲۳) مولانا سیّد متین حمّاد بخاری (استاد جامعہ نظامیہ، لاہور)

(۲۴) مولانا سیّد ریاض شاہ صاحب (آزاد کشمیر)

(۲۵) مولانا محمد رمضان سیالوی صاحب (خطیب داتا دربار، لاہور)

(۲۶) مولانا ضمیر احمد مرتضائی (استاد جامعہ ہجویریہ، لاہور)

(۲۷) مولانا محمد طاہر عزیز باروی (فاضل جامعہ نظامیہ، لاہور)

(۲۸) مولانا امجد ساجد رضوی (فاضل جامعہ نظامیہ، لاہور)

(۲۹) مولانا محمد طاہر شہزاد سیالوی (ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ غوثیہ، لاہور)

(۳۰) مولانا حافظ عبدالرحمن نقشبندی (لودھراں)

(۳۱) مولانا ماجد حسین رضوی (UK)

(۳۲) مولانا طاہر عزیز (ناروے)

(۳۳) مولانا نعیم خلیق (بریڈ فورڈ)

(۳۴) مولانا حافظ بلال (UK)

(۳۵) مولانا قاضی سعید الرحمن قادری (UK)

علاوہ ازیں جامعہ نظامیہ شیخوپورہ کے کم و بیش تمام اساتذۂ کرام کو بھی، قبلہ شیخ الحدیث حضرت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

آپ کے زیر سرپرستی چلنے والے ادارے:

"تحریک لبیک یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اور "تحریک لبیک پاکستان" کی تشکیل کے بعد، یوں تو ہزاروں مساجد و مدارس اور تبلیغی و تحقیقی اداروں نے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز پر "لبیک" کہا، اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سرپرستی ورَہنمائی میں دین کا کام کرنا اپنے لیے باعث عزّ و شرف جانا، ان سب کا یہاں فرداً فرداً ذکر کرنا بہت مشکل ہے، البتہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بطور امیر و سربراہ جن اداروں اور تنظیموں کی براہِ راست سرپرستی فرمائی، وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) تحریک فدائیان ختمِ نبوّت

(۲) دارالعلوم انجمن نعمانیہ

(۳) مجلس علمائے نظامیہ، پاکستان

(۴) مدرسہ ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۵) غازی رہائی تحریک

(۶) تحریک لبیک یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۷) تحریک لبیک پاکستان (سیاسی وِنگ)

حادثے کا سبب:

قائد ملّتِ اسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صبر ورِضا کے پیکر تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحفظ ختمِ نبوّت اور ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پُر خار اور آزمائشوں سے بھرپور راستے میں، اپنی جسمانی معذوری کو کبھی حائل نہیں ہونے دیا، آنسو گیس کی شیلنگ ہو یا حکومتی اہلکاروں کا تشدّد، قید وبند کی صُعوبتیں ہوں یا جیل کی سرد ترین راتیں اور یخ بستہ ہوائیں، کسی بھی موقع پر امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معذوری کے سبب اپنے قدم پیچھے نہیں ہٹائے، ہمیشہ آگے بڑھ کر نوجوانوں سے زیادہ جوش وولولہ دکھایا، امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۰۰۹ء تک بالکل صحیح سلامت، تندرست وتوانا اور چُست شخصیت کے مالک تھے، ۲۰۰۹ء میں ایک حادثے میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ معذور ہوگئے، اور وہیل چیئر تک محدود ہوکر رہ گئے۔

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حادثے کے احوال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "میرے بڑے بھائی امیر حسین رضوی صاحب، گاؤں میں ایک مسجد تعمیر کروا رہے تھے، اس سلسلہ میں اپنے گاؤں جانے کے لیے ایک کار میں سفر پر

روانہ ہوئے، راستے میں ڈرائیور کو نیند آگئی، اور ایک موڑ سے گاڑی نیچے جا گری، ڈرائیور اور گاڑی کو بالکل کوئی نقصان نہیں پہنچا، لیکن میرے سر اور حرام مغز میں شدید چوٹیں آئیں، جس کے باعث جسم کا نچلا حصہ مفلوج ہو گیا، حادثے کے وقت میں درود شریف کا ورد کر رہا تھا، شاید اسی لیے اللہ تعالی نے میری جان بچالی!۔

حادثے کے بعد پہلا سال بہت مشکل سے گزرا، پانچ ۵ منٹ کے لیے بھی نیند نہیں آتی تھی، ڈاکٹروں کی طرف سے دی جانے والی نیند کی گولیاں بھی بے اثر رہتیں، ہر وقت چلنے پھرنے والا شخص اچانک بستر پر آجائے، تو اس کی کیفیت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے؟! میں پانچ چھ کلومیٹر پیدل چلا کرتا تھا، وہ بھی اس رفتار سے کہ ساتھ چلنے والے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوتا، کہ انہیں دوڑنا پڑے گا"[۱]۔

اَزواج واَولاد:

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والدین کی مرضی سے شادی کی، آپ کے والد **"لعل خان اعوان"** نے اپنے چھوٹے بھائی کی بیٹی سے آپ کا رشتہ طے کیا، ۱۹۹۳ء میں محکمۂ اوقاف پنجاب میں بطور خطیب ملازمت کے بعد یہ شادی

---

(۱) دیکھیے: "ماہنامہ النظامیہ" امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی انہی کی زبانی، صـ۲۵۔

و "علّامہ خادم حسین رضوی کا سفرِ زندگی" صـ۶، ۷ ملخصًا۔

انجام پائی۔ امیر المجاہدین علّامہ حافظ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سعادتمند اولاد میں دو ۲ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں، بیٹوں کے نام یہ ہیں:

(۱) مولانا حافظ محمد سعد حسین رضوی صاحب (مرکزی امیر تحریک لبیک پاکستان)

(۲) حافظ محمد انَس حسین رضوی صاحب

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے دونوں بیٹوں کی اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت فرمائی، دونوں بیٹے حافظ قرآن، صوم وصلاۃ کے پابند، باشرع وباعمل ہیں، اور درس نظامی (عالم کورس) بھی کر رہے ہیں، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک انٹرویو میں، اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "میں نے اپنی اولاد کو بھی اپنے نقش قدم پر چلایا ہے"[1]، بڑے بیٹے مولانا سعد حسین رضوی صاحب درس نظامی کے آخری سال میں ہیں، اپنی ظاہری شکل وصورت اور کردار میں، اپنے والد گرامی امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پرتو نظر آتے ہیں، اس کی ہلکی سی جھلک اس واقعہ میں ملاحظہ فرمائیے:

---

(۱) دیکھیے: "ماہنامہ النظامیہ" امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی انہی کی زبانی، ص۳۱۔
و "علّامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی" ص۹۔

ایک بار کا ذکر ہے، کہ امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے بڑے بیٹے مولانا سعد حسین رضوی صاحب کو، ایک کانفرنس کے انتظامات کے لیے دس لاکھ روپے دیے، بعد ازاں مولانا سعد حسین رضوی نے مزید پانچ لاکھ کے لیے گزارش کی، تو علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا، کہ مزید پیسے تو نہیں ہیں! صاحبزادے نے دوبارہ عرض کی کہ کیا کانفرنس کے انتظامات نہیں کرنے؟! اس پر قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ کانفرنس تو ہر حال میں کرنی ہے! لہذا تم میری گاڑی بیچ کر کانفرنس کے انتظامات مکمل کر لو، تب صاحبزادے نے اپنے والد گرامی قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ "ابا جان پیسوں کا کوئی مسئلہ نہیں! آپ زندگی بھر ہم سے یہ کہتے رہے کہ "سب کچھ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے ہے" لہذا آج میں صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا، کہ آپ کی گاڑی حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے ہے، یا آپ کے اپنے لیے ہے!"[۱]۔

قائد ملّتِ اسلامیہ حضرت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے بچوں کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "میرے بچے مجھ سے زیادہ دلیر ہیں"[۲]۔ قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی گرفتاری کے لیے جب پولیس نے "جامع مسجد

---

(۱) https://www.youtube.com/watch?v=VFYFeKfQekI.

(۲) https://www.youtube.com/watch?v=VFYFeKfQekI.

رحمۃ للعالمین" پر دھاوا بولا، جوتوں سمیت مسجد میں گھس کر مسجد کی بے حرمتی کی، نیز چادر اور چار دیواری کا تقدّس بھی پامال کیا، آپ کے اہل خانہ کو بھی طرح طرح سے پریشان کیا گیا۔ پھر جب علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رہائی کے بعد واپس اپنے گھر تشریف لائے، تو آپ نے اپنی بیٹیوں کو حوصلہ دینے کی کوشش کی، اس پر قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اہلیہ اور بیٹیوں نے عرض کی کہ "جب دین کے نام کا کھاتے ہیں، تو حضور مشکل وقت میں پریشانی والی کیا بات ہے؟! وہ (پولیس والے) اگر ہمیں جان سے بھی مار دیتے، تو کیا ہو جاتا! (تقریر میں) جب آپ باتیں کرتے ہیں، تو ہمیں پتہ ہوتا ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہونا ہے!"[۱]۔

تصنیفات:

شیخ الحدیث حضرت علّامہ مولانا حافظ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا زیادہ تر وقت تدریس اور خطابت میں گزرتا، لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تحریر و تصنیف کے لیے بہت کم وقت میسّر آیا، اس کے باوجود بھی امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تین ۳ یادگار تصنیفیں چھوڑی:

(۱) تیسیر ابواب الصرف (۶۸۰ صفحات)

(۲) تعلیلات خادمیہ (۶۷۷ صفحات)

---

(۱) https://www.youtube.com/watch?v=VFYFeKfQekI.

اس کتاب کے بارے میں امام الصرف علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک ٹی وی انٹرویو میں ارشاد فرمایا کہ "تعلیلات خادمیہ" جیسی کتاب، گذشتہ چودہ سو ۱۴۰۰ سالوں میں نہیں لکھی گئی"[۱]۔

(۳) فقیہِ اسلام امام احمد رضا خان بریلوی بحیثیت مرجع العلماء (۱۳۱ صفحات)[۲]

بیعت وارادت:

پیر طریقت، رہبر شریعت، واقف رُموزِ حقیقت، حضرت علّامہ مولانا خادم حسین رضوی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روحانی طور پر "سلسلۂ نقشبند" میں، الحاج خواجہ محمد عبد الواحد صدیقی مجدّدی نقشبندی، المعروف "حاجی پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" (جہلم، پاکستان) سے مرید تھے، جو ایک مشہور صوفی بزرگ جناب قاضی محمد صادِق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المعروف "خواجۂ عالَم" (گُلہار شریف، کوٹلی والے) کے بڑے صاحبزادے تھے، خواجۂ عالَم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ۳۱ دسمبر ۲۰۰۸ء کو ہوا، آپ کا مزار مبارک گلہار شریف کوٹلی آزاد کشمیر میں واقع ہے[۳]۔

---

(۱) "ٹی وی انٹرویو علّامہ خادم حسین رضوی "نیو نیوز، میزبان نصر اللہ ملک کے ساتھ۔

(۲) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ۱/۳۱۔

(۳) "وکی پیڈیا" آزاد دائرۃ المعارف۔

قبلہ حاجی پیر عبد الواحد صدیقی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نسبی تعلق چالیس ۴۰ واسطوں سے "امیر المؤمنین سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ" سے جاملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے صاحبزادے "سیّدنا عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کی اولاد سے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اصلاً عربی النسل تھے۔ آپ کے مزاج شریف میں کسی قسم کا بناوٹی رکھ رکھاؤ اور تصنّع نہیں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباء واَجداد مکۂ مکرمہ سے مدینہ طیّبہ، اور پھر وہاں سے "یمن" جاکر آباد ہوئے، سالہا سال تک یمن کے حکمران رہے، بعد ازاں ایک روحانی حکم کی تعمیل میں "ایران" اور پھر وہاں سے "ہندوستان" تشریف لائے، ہندوستان کے اَضلاع "حصار" اور "کرنال" میں ہزاروں سکھ جاٹ اور راجپوت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاندانی بزرگوں کے ہاتھوں پر مشرّف بہ اسلام ہوئے۔

قبلہ حاجی پیر صاحب بڑے منکسر المزاج اور سادہ لباس زیب تن فرمایا کرتے، ہر آنے والے کو اس کی حیثیت جانے بغیر خوشدلی سے مسکرا کر خوش آمدید کہتے، انہوں نے وادیٔ کشمیر اور پاکستان بھر میں مساجد و مدارس کا ایک بڑا جال بچھایا ہے[1]۔

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اپنے پیر و مرشد کی محبت کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے، قبلہ امیر المجاہدین کی تعلیمات کا انداز بھی بالکل ویسا ہی تھا، جیسا ان کے پیر و مرشِد قبلہ "حاجی پیر صاحب" یا اُن کے آباء واَجداد "خواجہ عالم قاضی محمد

---

(۱) دیکھیے: "حاجی پیر آف کالا دیو (جہلم) کا تعزیتی ریفرنس" صـ۱۔

صادق" اور "قبلہ عالم قاضی سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہا" کا[1]۔ اسی طرح علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت اور ظاہری لباس سے بھی مرشد کریم کی محبت کا رنگ جھلکتا تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مرشد قبلہ حاجی پیر صاحب ہی کی طرح سادہ و سفید لباس زیب تن فرماتے، اور اس کے اوپر واسکٹ (Waist Cout) پہنا کرتے، دستار باندھنے کا درویشانہ طریقہ بھی ویسا ہی تھا، جیسا حضرت کے پیر و مرشد کا تھا۔

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اپنے پیر و مرشد سے محبت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے، کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی دونوں کتابوں کا انتساب اپنے مرشد خواجہ محمد عبد الواحد صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام لکھا، قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب "تعلیلات خادمیہ" میں اپنے مرشد کا اسم گرامی انتہائی عقیدت و محبت کے ساتھ تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اپنے شیخ طریقت، سراپا شفقت و محبت، قدوۃ السالکین، حضرت قبلہ خواجہ محمد عبد الواحد زِیدَ مجدُہ الکریم (المعروف حاجی پیر

---

(۱) قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر گھرانے کی تعلیمات، اور ان سے متعلق مزید تفصیل کے لیے کتاب "تذکرۂ سلطانیہ" (تالیف: ڈاکٹر معین الدین نظامی، مطبوعہ خانقاہ فتحیہ، گلہار شریف، کوٹلی آزاد کشمیر) کا مطالعہ فرمائیے۔

صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کے نام، جن کے فیضانِ نظر نے میرے دل کو درد آشنا کیا، اور عشقِ مصطفی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے سرشار کیا"[۱] ع

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس اُن کی
الٰہی! کیا چھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں![۲]

حضرت امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی دوسری کتاب **"تیسیر ابواب الصرف"** کے انتساب میں بھی اپنے پیر و مرشد سے محبت، اور فیضانِ مرشد کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا: "سراپا شفقت و محبت، شیخِ طریقت، واقفِ اَسرارِ حقیقت، حضرت خواجہ محمد عبد الواحد (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کے نام، جن کی کریمانہ شفقت کی بناء پر راقم الحروف (علّامہ خادم حسین رضوی) کو پیشِ نظر گردانوں کا مجموعہ ترتیب دینے کی ہمت ہوئی"[۳] ع

سُوئے دریا تحفہ آوردم صدف
گر قبول افتد زہے عز و شرف![۴]

---

(۱) "تعلیلاتِ خادمیہ" علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، انتساب، صـ۳۔

(۲) "بانگِ درا" علامہ اقبال، صـ۱۲۷۔

(۳) "تیسیر ابواب الصرف" علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، انتساب، صـ۳۔

(۴) "بانگِ درا" علّامہ اقبال، صـ۱۲۷۔

اجازت وخلافت:

امامِ غیرت وحمیت، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ناقابلِ فراموش دینی خدمات کے پیشِ نظر، نبّاضِ قوم حضرت علّامہ "مفتی ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی صاحب" (گوجرانوالہ، پاکستان)، اور نبیرۂ اعلیٰ حضرت، حضور تاج الشریعہ "مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری" (بریلی شریف، انڈیا) رحمۃ اللہ علیہما جیسی عظیم ہستیوں نے، انہیں سلسلۂ "عالیہ قادریہ رضویہ" کی عظیم الشان اجازت وخلافت سے بھی نوازا۔

لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عام پیروں کی طرح آستانہ بنا کر مرید بنانے، اور نذرانے وصول کرنے کے بجائے، عزیمت کا پُرخار راستہ اختیار فرمایا، اور ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر عملی طور پر جدو جہد کو ترجیح دی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مروَّجہ پیری مریدی میں پائی جانے والی خُرافات کے بہت بڑے ناقدر رہے، اور ہمیشہ انہیں یہ دعوت دیتے رہے کہ "گدّیاں چھوڑ کر آستانوں سے باہر نکلو، اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناموس پر پہرہ دو، عقیدۂ ختم نبوّت کے تحفظ کو یقینی بناؤ، اگر دین کو واقعی تخت پر لانا چاہتے ہو، تو دعاؤں کے ساتھ ساتھ میدانِ عمل میں بھی آؤ، اپنے اپنے مریدین میں مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزّت وناموس کی خاطر مر مٹنے کا جذبہ بیدار کرو، اور اس عظیم مقصد کی خاطر سب سے پہلے خود کو پیش کرو!"۔

امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حق گوئی اور بے باکی:

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی حق گوئی اور بے باکی میں یکتائے زمانہ تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زندگی بھر کسی کی طاقت یا منصب سے مرعوب نہ ہوئے، اپنے ہوں یا پرائے، وقت کا حاکم ہو، یا عالَمِ کفر کا کوئی لیڈر، کوئی نامی گرامی پیر ہو یا مرید، عالَمی شہرت یافتہ نعت خواں ہو یا اپنا کوئی کارکن، سب کی برملا اصلاح فرمایا کرتے۔ ایک سچا عاشق رسول ہونے کے باعث "عقیدۂ ختم نبوّت" پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہ صرف کھل کر بات کیا کرتے، بلکہ آپ کا لگایا ہوا نعرہ: "تاجدارِ ختم نبوّت زندہ باد" بھی منکرینِ ختم نبوّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینوں پر ہمیشہ تیر بن کر برستا رہا، اور –ان شاء اللہ عزوجل– تا صبحِ قیامت برستا رہے گا!۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اسی جرأت و بہادری کے پیشِ نظر آپ کو "امیر المجاہدین" کے لقب سے پکارا اور یاد کیا جاتا ہے۔

پُرجوش اندازِ خطابت:

قائد ملّتِ اسلامیہ حضرت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مُدلّل، مؤثر اور ولولہ انگیز اندازِ خطابت کے سبب دنیا بھر میں معروف و مقبول تھے، حضرت کی تقاریر مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کے لوگ بھی سنا کرتے۔ تقریر کی زبان اکثر پنجابی ہوا کرتی، مگر اس میں عربی، فارسی اور اُردو ادب کا بھی حسین ترین امتزاج ہوا کرتا۔ تحفظِ "عقیدۂ ختمِ نبوّت" اور "ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے مُعاملے میں انتہائی اٹل اور اصولی مَوقف اپنائے رکھا، تقاضائے ایمانی کے سبب

گستاخانِ رسول اور ان کے سہولت کاروں کے لیے، کسی قسم کی رعایت کے ہرگز روادار نہیں تھے، لیکن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلاموں کے ساتھ حضرت کا رویہ انتہائی مشفقانہ اور عاجزانہ ہوا کرتا تھا۔

ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مسلسل حملوں کے باعث، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تقاریر میں تمام مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے، عالَمِ کفر اور حکمرانوں کی مغرب نوازی پر کڑی تنقید فرمایا کرتے، قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہی عادتِ مبارکہ ہمارے حکمرانوں، لبرلز (Liberals)، موم بتی مافیا اور یہود ونصاریٰ کو ایک آنکھ نہ بھاتی۔ حکومتی ہدایات پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلسل میڈیا بلیک آؤٹ (Media Blackout) کیا گیا، "گیرٹ ویلڈرز" (Geert Wilders) جیسے گستاخانِ رسول اور انڈین میڈیا جیسے وطن دشمن عناصر، حضرت کو عالَمی سطح پر ایک انتہاء پسند اور شدّت پسند مذہبی رَہنما کے طور پر پیش کیا کرتے۔

قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ساری زندگی اپنی ذات پر کیے جانے والے اعتراضات کے، منفی تاثر کو زائل کرنے کوئی کوشش نہیں فرمائی، نہ زندگی بھر کبھی اپنے کارکنان کو اپنی ذات کا کوئی نعرہ لگانے کی اجازت نہ دی، بلکہ سختی سے روک دیتے۔ "عقیدۂ ختمِ نبوّت" اور "تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا مسئلہ ہمیشہ حضرت کی اوّلین ترجیح رہا، حضرت نے اپنی ہر تقریر میں اسی موضوع پر بات کی، اور اس کی اَہمیت کو اُجاگر کرنے کے لیے مسلسل کوشش کرتے رہے۔ نتیجۃً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مؤثر اندازِ

خطابت نے لاکھوں نوجوانوں کی زندگیاں بدل کر رکھ دیں، جو لوگ کل تک گانے گنگناتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کی زبانوں پر "لبیک یارسولَ اللہ" کا نعرہ جاری کروا دیا، جو لوگ خود شیطان کے چنگل میں پھنسے ہوئے تھے، انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناموس کا پہرے دار بنادیا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مؤثر تقاریر حرارتِ ایمانی کا سبب ہوا کرتیں! لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولولہ انگیز اور جوش وجذبہ سے بھرپور آواز کو خاموش کرانے کے لیے، وقت کے فرعونوں نے ہر ممکن کوششیں کی، مہینوں آپ کو جیل میں قید رکھا، اذیتیں دیں، ڈرایا دھمکایا، آپ پر دہشت گردی سمیت سینکڑوں مقدّمات قائم کیے، مگر اللہ کی توفیق سے آپ کے پایۂ استقلال واستقامت میں کوئی تزلزُل نہیں آیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ ہر میدان سے سُرخرو ہوکر مزید آگے نکلتے رہے، اور زندگی کی آخری سانس تک حق بیان کرتے رہے، ع

سنے کون میرا قصۂ دردِ دل، میرا غمگسار چلا گیا

جسے آشناؤں کا پاس تھا، وہ وفا شعار چلا گیا! (۱)

(۱) "بانگِ درا" علّامہ اقبال، صـ۱۲۷۔

مختلف زبانوں پر عبور:

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مادری زبان پنجابی تھی، تاہم انہیں وطن عزیز کی قومی زبان اُردو کے علاوہ عربی، اور فارسی پر بھی مکمل عبور حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جوش اور ولولے سے بھرپور تقاریر ان چاروں زبانوں کے حسین امتزاج پر مشتمل ہوا کرتیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جہاں پنجابی زبان میں اپنے منفرِد اور جلالی انداز میں عظمتِ اسلام کا ذکر کرتے، وہیں اپنے مَوقف کی تائید میں آیاتِ قرآنیہ اور عربی احادیث بھی پڑھ کر سنایا کرتے، اور ساتھ ہی ساتھ امام بوصیری، شیخ سعدی، امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، اور قلندرِ لاہوری ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہم کے فارسی اور اردو اَشعار کے ذریعے، ایک سماں باندھ دیا کرتے، اور اپنے سامعین کے جوش وجذبے میں اتنی کڑکتی بجلیاں بھر دیتے، اُن کے لہو کو اس قدر گرما دیتے، کہ ہر طرف سے یہی صدائیں بلند ہونے لگتیں ع

دیکھو دیکھو کون آیا محمد عربی کا دین آیا

عزت لایا عظمت لایا، امن سکون محبت لایا!

تاجدار ختم نبوت زندہ باد زندہ باد

لبیک لبیک لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!

مضبوط قوّت حافظہ:

شیخ الحدیث علاّمہ حافظ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بہت قوی یاداشت کی حامل شخصیت تھے، آپ کو قرآن پاک بہت اچھی طرح یاد تھا، قرآن پاک کے تمام صیغے "الحمد شریف" سے "والنّاس" تک آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ازبر تھے[۱]۔ حفظ قرآن اس قدر پختہ تھا، کہ ایک بار تحدیثِ نعمت کے طور پر بیان کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "اگر میں چاہوں تو ایک رکعت میں سارا قرآن پاک زبانی پڑھ سکتا ہوں"۔ صرف یہی نہیں، بلکہ ایک بار تو رمضان شریف کے مبارک ایّام میں، پورا قرآن پاک صرف ایک دن میں ختم فرمایا۔ اسی طرح "فتاوی رضویہ شریف" کا خطبہ، امامِ اہلِ سنّت سیّدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ اور قلندرِ لاہوری ڈاکٹر اقبال کے سینکڑوں اَشعار بھی آپ کو مع شرح زبانی یاد تھے۔

قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہم سبق، شیخ الحدیث ڈاکٹر فضل حنان سعیدی حفظہ اللہ تعالٰی قائد ملّت اسلامیہ علامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ کے مثالی قوتِ حافظہ پر بات کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "دورۂ حدیث شریف کے دوران اُستاد محترم شرف ملت عبدالحکیم شرف قادری صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہمیں روزانہ "قصیدہ بُردہ شریف" کے دو یا تین

---

(۱)https://www.youtube.com/watch?v=R_-dvH-8gJI.

اَشعار پڑھایا کرتے تھے، علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مضبوط قوتِ حافظہ کی بنیاد پر اسی سال پورا قصیدہ بُردہ شریف حفظ کر لیا تھا"[۱]۔

امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شوقِ مطالعہ:

علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطالعہ کا بڑا شوق رکھتے تھے، نصابی اور غیر نصابی کتب کا مطالعہ، حضرت کے معمول کا حصہ تھا، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ وغیرہ کے استعمال سے ہمیشہ دور رہتے، مگر عالَمی حالات وواقعات سے آگاہی کے لیے آپ اَخبارات اور مختلف سفرناموں کا کثرت سے مطالعہ فرمایا کرتے۔ قبلہ رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بذات خود ارشاد فرماتے ہیں کہ "حکیم محمد سعید اور مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کے میں نے تمام سفرنامے پڑھے ہوئے ہیں"[۲]۔

البتہ تاریخِ اسلام اور تمام مسلم سپہ سالاروں کی سیرت کا مطالعہ، آپ کی اوّلین ترجیح ہوا کرتی، قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "اسلام کے تمام سپہ سالار اپنی مثال آپ ہیں، مگر حضرت سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بہت

---

(۱) "ماہنامہ النظامیہ "امیر المجاہدین نمبر، علّامہ خادم حسین کے ساتھ طویل رفاقت کی کچھ یادیں، ص۴۵۔

(۲) "ماہنامہ النظامیہ "امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی انہی کی زبانی، ص۳۲۔

زیادہ متاثر کیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف پر حاضری دینا میری ایک دیرینہ خواہش تھی، دس ۱۰ برس پہلے یہ خواہش بھی پوری ہوگئ"[۱]۔

والدین کی شفقت و محبت:

علّامہ خادم حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والدین کی شفقت و محبت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ "دنیا کی ہر ماں کی طرح میری والدہ بھی مجھ سے بے پناہ محبت کیا کرتیں، ساری عمر میرا بہت خیال رکھا، لیکن میں اپنے والد کے زیادہ قریب تھا، وہ مجھ سے بے حد پیار کرتے، اور میرے مُعاملے میں بہت حسّاس تھے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے، کہ وہ میرے سامنے کسی کو اونچا بولنے بھی نہیں دیتے تھے، ان کے ہوتے کسی کی مجال نہیں تھی، کہ میرے سامنے بلند آواز سے بات کرے۔

میں لاہور میں تھا تو "اٹک" سے والد صاحب، وافر مقدار میں میرے لیے دیسی گھی ڈبوں میں بھر کر لاتے، میں آج بھی دیسی گھی ہی کھاتا ہوں، ڈالڈا گھی کبھی چکھا تک نہیں۔ میرے برسرِ روزگار ہونے کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا، والد صاحب نے مجھ سے کبھی کوئی پیسہ نہیں لیا، اور نہ ہی مجھے کبھی خدمت کا موقع دیا، جب بھی پوچھتا تو فرماتے کہ "جس کام کے لیے ہم نے آپ کو تیار کیا ہے، وہ کام کرو!" ، والد

---

(۱) دیکھیے: "ماہنامہ النظامیہ "امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی انہی کی زبانی، ص۳۳۔

صاحب نے اپنے لیے کبھی کچھ نہ مانگا، کبھی زبردستی کچھ دینا چاہا، تو انکار کر دیا کرتے... والد صاحب کا انتقال ۲۰۰۸ء میں ہوا، یہ میری زندگی کا مشکل ترین مرحلہ تھا؛ کہ ایک سائبان سر سے اٹھ گیا تھا"[۱]۔

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ ماجدہ کی شفقت و محبت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ "میری والدہ پڑھی لکھی نہیں تھیں، لیکن کمال کی فہم و فراست رکھتی تھیں، ان کی باتیں آج بھی میرے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ اپنی گفتگو کے دوران موقع محل کی مناسبت سے، پنجابی کا جو مُحاورہ "پیڑاں ہور، تے پھکیاں ہور" استعمال کرتا ہوں، یہ جملہ میری والدہ اکثر استعمال فرماتی تھیں، اس کا مطلب ہے کہ "درد اَور ہے، دوائیاں اَور"، یعنی جب ایک شخص کوئی بات کرکے اس کے پردے میں، کسی پرانی بات کا بدلہ اتارنے کی کوشش کرے، تب یہ مُحاورہ استعمال ہوتا ہے، لہذا جب کوئی اس نَوعیت کی کاریگری دکھانے کی کوشش کرتا، تو میری والدہ عموماً یہی مُحاورہ استعمال کیا کرتیں۔ پردیس میں رہنے کے حوالے سے میری والدہ اکثر فرمایا کرتیں کہ "گھوڑے اور جوان کا کوئی وطن نہیں ہوتا، جوان اور گھوڑا جس طرف رخ کرے، وہی اس کا وطن ہے"[۲]۔

---

(۱) "ماہنامہ النظامیہ" امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی انہی کی زبانی، صـ۲۵،۲۶۔

(۲) "ماہنامہ النظامیہ" امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی انہی کی زبانی، صـ۲۷۔

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ "جب میں گھر سے واپس جاتا، تو میری والدہ منع کرنے کے باوجود بس اسٹاپ تک مجھے چھوڑنے آتیں، والد صاحب کے انتقال کے تقریبًا دو ۲ سال بعد وہ بھی خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ ان کی یادیں میرے لیے اندھیرے میں چمکتے جگنو کی مانند ہیں، میں آج بھی سوچتا ہوں کہ ایکسیڈنٹ میں میرے مفلوج ہونے کا دکھ میری ماں کو لے بیٹھا، اگرچہ میرے سامنے والدہ صاحبہ نے اس کا ذکر کبھی نہیں کیا، میرے سامنے وہ ہمیشہ ایک بہادر ماں کی طرح حوصلہ دینے والی باتیں کیا کرتیں، لیکن میں نے کئی بار کن اَنکھیوں سے انہیں آنکھیں مسلتے دیکھا، ٹھنڈی آہیں بھرتے سنا، یقینًا اپنے جوان بیٹے کے بستر سے لگ جانے کا دُکھ انہیں تھا، جس کا وہ ذکر نہیں کرتی تھیں"۔

حادثے کے بعد ایک بار میں نے والدہ سے کہا، کہ آپ میرے لیے دعا نہیں کرتیں! کہنے لگیں: کرتی ہوں، میں نے کہا کہ پھر قبول کیوں نہیں ہوئی! فرمانے لگیں: "جس لائن میں ہم لگے ہیں، اس لائن میں آگے موجود مریض ہم سے زیادہ تکلیف میں ہیں، جب اُن کا کام ہو جائے گا، تو ہمارا کام بھی ہو جائے گا! کیونکہ ہمارا دکھ ان سے بڑا نہیں ہے"، والدہ کی اس بات سے مجھے بڑا حوصلہ ملا"[1]۔

---

(۱) "ماہنامہ النظامیہ" امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی انہی کی زبانی، ص۲۸۔

والدین کی فرمانبرداری:

علّامہ خادم حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہزاروں علماء کے استاد، متعدّد اداروں کے سرپرست اعلی، اور مختلف تنظیمات کے امیر ہونے کے باوجود، اپنے والدین کے انتہائی فرمانبردار بیٹے تھے، آپ نے ہمیشہ اپنے کارکنان کو بھی یہی تربیت دی، کہ والدین کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا، ہمیشہ ان کے فرمانبردار بن کر رہو؛ کہ فلاح، کامیابی اور کامرانی کا حقیقی ذریعہ انہی کی ذات ہے!۔ایک بار خطاب کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی والدہ سے متعلق ایک واقعہ سنایا کہ "ایک بار میں نے نماز لیٹ پڑھی، تو میری ماں نے مجھ سے کہا کہ تمہیں مولوی کس نے بنایا ہے ؟! (مجھے کائنات میں ایسی بات کوئی دوسرا شخص نہیں کہہ سکتا!لوگ مجھے مختلف اَلقاب سے پکارتے ہیں، جبکہ میری ماں کہتی ہے کہ تجھے عالم کس نے بنایا ہے ؟!)میں نے عرض کی کہ والدہ محترمہ عالم میں ہوں یا آپ ؟میری والدہ نے جواب دیا کہ عالم تو میں نہیں ہوں، لیکن مجھے اتنا ضرور معلوم ہے کہ "ویلے دیاں نمازاں ہوندیاں نے، تے کویلے دیاں ٹکراں"، "یعنی نماز وہی ہے جو وقت پر ادا کر لی جائے، وقت گزرنے کے بعد پڑھی جانے والی نماز زمین سے سر ٹکرانے کے مترادِف ہے"۔

امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسکراتے ہوئے مزید ارشاد فرمایا کہ "میں اپنی ماں کی اس بات کو یاد کر کے آج بھی لطف اندوز ہوتا ہوں، ماں تو ماں ہوتی ہے، وہ جوتے بھی مارے تو مزہ تب ہے کہ ان کے سامنے اُف بھی نہ کرو!یقین جانیے کہ ماں جوتی

مارے تو انسان کی کئی منزلیں طے ہو جاتی ہیں! کیونکہ ماں تو ماں ہوتی ہے، اللہ کریم سب کی ماؤوں کو سلامت رکھے، آمین!"[۱]۔

جذبۂ عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

امام غیرت وحمیت، عاشقِ صادق، شیخ الحدیث حضرت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک سچے عاشق تھے، حضرت نے اپنی ساری زندگی محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر گزاری، آپ علیہ الرحمۃ کی ہر تقریر عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عبارت ہوا کرتی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے کہ "مجھے عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ماں کی گود سے ملا ہے، میری والدہ اٹھتے بیٹھتے ہر بات میں "صدقے یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کہا کرتیں، ان کا یہ جملہ میری روح وبدن میں بس گیا ہے"[۲]۔

حضرت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے کہ "ہمیں یہ جسم مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر قربان کرنے کے لیے دیا گیا ہے، جب ہمارا مرنا برحق ہے، تو پھر بندہ کیوں نہ نامِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جان قربان کر کے عزّت سے مرے"۔

---

(۱) https://www.youtube.com/watch?v=cWshMxOkeAI&t.

(۲) "ماہنامہ النظامیہ "امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی انہی کی زبانی، ص۲۸۔

علاوہ ازیں آنے والا مؤرِّخ یہ ضرور لکھے گا، کہ ہر مکتبۂ فکر اور جماعت سے تعلق رکھنے والے علماء نے، نظریاتی اختلاف کے باوجود بھی، حضرت کے جذبۂ عشق رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صداقت کا برسرِ منبر اعتراف کیا، حتی کہ الیکٹرانک میڈیا (Electronic Media) اور پرنٹ میڈیا (Print Media) سے تعلق رکھنے والے دانشوروں اور تجزیہ نگاروں نے سمیت، علّامہ رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے تمام سیاسی مخالفین بھی یہ کہنے پر مجبور ہوگئے، کہ ہمارا اختلافِ رائے اپنی جگہ، لیکن علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے محبت اور وفاداری، ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے!۔

بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضری کا شرف:

قائدِ ملتِ اسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے لاکھوں لوگوں کو عشقِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جام بھر بھر کر پلائے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ انتہائی دلنشین انداز سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیثیں سناتے اور اس کی شرح بیان فرمایا کرتے، ہجرِ رسول میں ان کی آنکھوں سے بسا اوقات زار وقطار اور بے اختیار آنسو بہنے لگتے، سننے والے بھی اس قدر مَحو ہو جاتے کہ چشمِ تصوّر سے مدینہ دیکھ لیتے! آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ زندگی کے آخری چند سالوں میں مدینہ شریف کی حاضری کے لیے بہت تڑپا کرتے، لیکن یہ سوچ کر حاضری کے لیے نہ جاتے، کہ آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤں گا، کہ "ان کی عزّت وناموس پر حملے ہوتے رہے، اور میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مدینے آگیا ہوں!"۔

مدینہ طیّبہ سے متعلق آپ کے یہ جذبات، صرف جوشِ خطابت کا نتیجہ نہیں، بلکہ کئی سال قبل بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جب پہلی بار حاضری ہوئے، اس وقت بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ ایسی ہی کیفیات سے دوچار تھے۔ مولانا حافظ خورشید انجم (فیض یافتہ جامعہ نظامیہ رضویہ) پہلی حاضری کا حال بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ "استادِ محترم قبلہ باباجی خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پہلی بار جب مدینہ طیّبہ حاضر ہوئے، تو ہم سب کلاس والوں نے سلام عرض کرنے کی استدعا کی، واپسی پر ہم نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حالات ومُشاہَدات سنانے کی درخواست کی، تو فرمانے لگے کہ " جب ہماری بس مدینہ شریف کی حدود میں داخل ہوئی، تو میری چیخ نکل گئی، سارے لوگ میری طرف دیکھنے لگے کہ اس مولانا کو کیا ہوگیا ہے ؟! جبکہ میرے دل کا حال یہ تھا کہ اگر حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ پوچھ لیا کہ مولوی خادم بتاؤ کیا عمل لے کر آئے ہو؟ تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا جواب دُوں گا!"۔ پھر ارشاد فرمایا کہ "ہمارا خیمہ مسجد نبوی شریف کے بالکل سامنے تھا، جب تیار ہوکر نماز کے لیے جانے لگا، تو یہ سوچ کر ہی غشی طاری ہوگئی، کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کس منہ سے پیش ہوں گا!۔

بعد ازاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری کے لیے دوبارہ تیار ہوا، تو میں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی، کہ یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں آپ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت ہاتھ اٹھاکر دعا مانگنا چاہتا ہوں، اور میری یہ خواہش ہے کہ اس وقت مجھے کوئی بدمذہب منع نہ کرے، بارگاہِ رسالت میں میری یہ عرضی قبول

ہوئی، میں نے پوری "دلائل الخیرات" مواجہہ شریف کے سامنے بیٹھ کر پڑھی، اور مجھے کسی نے منع نہ کیا، جب دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے، تو ایک بزرگ میرے پاس آکر بیٹھ گئے، اور آمین کہنے لگے، میں نے ان سے عرض کی کہ بابا جی! آج آپ دعا کریں اور میں آمین کہتا ہوں، اللہ کی قسم! وہ بزرگ ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے دعا کرتے رہے، اور میں آمین کہتا رہتا! ڈیوٹی پر موجود پولیس اہلکار لوگوں کو چھڑیاں مار مار کر منع کر رہے تھے، لیکن ان میں سے ہمارے نزدیک کوئی بھی نہ آیا!"۔

امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور احترامِ صحابہ:

امیر المجاہدین شیخ الحدیث علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مُشاجَراتِ صحابہ پر رائے زنی کے ہرگز قائل نہ تھے، اس حوالے سے آپ علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے تھے کہ "صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیض یافتہ لوگ ہیں، ان کے مُعاملات ان کے پاس! ہمیں کس نے قاضی بنایا ہے کہ ہم ان کے درمیان فیصلہ کریں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امیر المؤمنین سیّدنا علی اور سیّدنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین، ہونے والے مُعاملات سے متعلق امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ شعر پڑھا کرتے ؏

فرقِ مراتب بے شمار
حق بدست حیدرِ کرار!
مگر مُعاویہ بھی ہمارے سردار
طعن اُن پر بھی کارِ فُجّار!

امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حُب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آڑ میں، کبھی کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زبان درازی کو گوارا نہ فرمایا! ابھی کچھ عرصہ قبل بعض لوگوں نے سیّدنا امیر مُعاویہ اور سیّدنا ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مُعاملے میں، اپنے بُغضِ باطن کو ظاہر کیا، تو قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس پر انتہائی سخت ردِ عمل کا اظہار فرمایا[۱]۔

امیر المجاہدین کے چار قلم:

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عموماً اپنی جیب میں چار ۴ قلم رکھا کرتے، آپ کے شاگرد مفتی آصف عبداللہ قادری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ "میں نے استادِ محترم قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ "کیا آپ چار ۴ قلم، چار ۴ یاروں (خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی نسبت سے رکھتے ہیں؟" تو استاد محترم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ "مولانا آپ نے بہت اچھی نسبت بیان فرمائی، آئندہ سے میں اس نسبت کی بھی نیّت رکھوں گا" میں نے عرض کی: "حضور آپ پہلے کس نسبت سے رکھتے ہیں؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "اکثر لوگ مجھے کوئی نصیحت، تعویذ یا دستخط وغیرہ لکھنے کے لیے کہتے ہیں، میرے پاس وقت ہو تو میں لکھ دیتا ہوں؛ تاکہ سامنے والے کا دل خوش ہو جائے! لیکن کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ

---

(۱) "ماہنامہ النظامیہ "امیر المجاہدین نمبر، جانے والے تیرے قدموں کے نشاں باقی ہیں، ص۱۱۱۔

میرے پاس قلم نہیں ہوتا، اگر ہو تو کہیں کھو جاتا ہے! اس لیے میں چار ۴ قلم رکھتا ہوں! تاکہ ایک دو ۲ کھو جائیں، یا کوئی لے لے، تب بھی میرے پاس اضافی قلم موجود ہو، اور قلم نہ ہونے کی وجہ سے کسی کا دل نہ ٹوٹ جائے!"۔

امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی عاجزی وانکساری :

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک سخت گیر عالمِ دین کے طور پر زیادہ مشہور ہوئے، لیکن آپ کی سختی اور آپ کا جلال صرف ختمِ نبوّت اور ناموسِ رسالت کے منکِروں کی حد تک تھا، جن لوگوں نے آپ کی ذاتِ مبارکہ کا قریب سے مُشاہَدہ کیا ہے، وہ اس بات کا برملا اعتراف کرتے ہیں، کہ قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عاجزی وانکساری کے پیکر تھے، اتنی بڑی تحریک کا سربراہ ہونے کے باوجود، کبھی آپ کے انداز اور گفتار میں غرور و تکبر نہیں دیکھا گیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جلسے جلوسوں میں اپنے نام کا نعرہ کبھی نہیں لگنے دیا، بلکہ بطورِ عاجزی ہمیشہ خود کو "کتا، پاک رسول اللہ دا" کہنے میں فخر محسوس کرتے رہے، نیز دھرنوں کے دَوران کسی وی آئی پی (Vip) کنٹینر میں جاکر آرام کرنے کے بجائے، اپنے کارکنان کے ساتھ زمین پر سوتے رہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی عاجزی اور انکساری کا ایک واقعہ سناتے ہوئے، قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے شاگرد مفتی آصف عبد اللہ قادری حفظہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ "ایک بار میں نے سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزار شریف پر حاضری کے لیے بغداد شریف کا قصد کیا، جانے سے قبل میں نے استاد محترم سے عرض کی، کہ اگر آپ حکم فرمائیں تو

سرکارِ بغداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں آپ کا بھی سلام عرض کردُوں؟! قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ "میں اس قابل تو نہیں کہ اتنی جرأت کروں! ہاں اگر بغداد کی گلیوں میں کوئی کتا نظر آئے، تو اُسے میرا سلام عرض کر دینا!"۔ میں نے سوچا کہ اتنی شہرت اور اتنے علم کے باوجود غرور و تکبر سے اگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محفوظ ہیں، تو شاید اس کی ایک وجہ آپ کی عاجزی وانکساری، اور سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے آپ کی عقیدت و محبت بھی ہے!" ع

تجھ سے در، در سے سگ، اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دُور کا ڈورا تیرا!
اس نشانی کے جو سگ ہیں، نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹّا تیرا!

اکابر علمائے اہل سنّت اور سادات کِرام سے محبت:

بحر العلوم حضرت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکابر علمائے اہلِ سنّت اور ساداتِ کِرام سے بے حد عقیدت و محبت رکھتے تھے، بارہا دیکھنے میں آیا اور راقم الحروف بذاتِ خود بھی اس بات کا عینی شاہد ہے، کہ دورانِ تقریر اپنے پاس تشریف فرما سیّد زادوں کے گھٹنوں کو ادباً اپنا رومال یا ہاتھ لگا کر، بطور عقیدت و تبرّک اپنے سر پر پھیر لیا کرتے۔ اسی طرح علمائے اہلِ سنّت سے محبت واُلفت کا انداز بھی نرالا تھا، ایک بار مُحافظِ ختمِ نبوّت مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، داتا صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے آستانۂ ذیشان پر حاضر ہوئے، انہوں نے اپنے جوتے اتار کر رکھے، تو امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جوتے اٹھا کر اپنی پگڑی میں رکھ لیے، جب مجاہدِ ملّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ واپس تشریف لائے، تو علّامہ رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جوتے نکال کر حضرت کے قدموں میں رکھ دیے[(۱)]۔

علاوہ ازیں اپنے اساتذۂ کرام بالخصوص استاذ العلماء مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب، شرفِ ملّتِ حضرت علّامہ عبد الحکیم شرف قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہما، اور محققِ اہل سنّت علّامہ عبدالستار سعیدی صاحب -دامت برکاتہ العالیہ- سے بے حد محبت فرماتے، ان حضرات مقدّسہ کے ساتھ نہایت ادب و تعظیم سے پیش آتے۔ ایک بار قبلہ رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے استادِ محترم حضرت علّامہ عبدالستار سعیدی صاحب کی بارگاہ میں، اُن کی زیارت کی غرض سے حاضر ہوئے، تو معذوری کے باوجود وہیل چیئر سے اتر کر ادباً اُن کے قدموں میں جا بیٹھے۔

شعر و شاعری سے لگاؤ اور اقبالیات میں مہارت:

ماہرِ اقبالیات علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دورِ طالب علمی ہی سے شعر و شاعری سے بہت لگاؤ تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فارغ اوقات میں غیر نصابی کتب کے مطالعہ کے طور پر، امامِ اہلِ سنّت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ دیوان

---

(۱) "النظامیہ" امیر المجاہدین نمبر، جیسا میں نے انہیں پایا، ص۱۵۱۔

"حدائقِ بخشش"، اور ڈاکٹر اقبال کے اردو اور فارسی کلام کا مطالعہ فرماتے رہتے۔ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، کلامِ اقبال اور شعر و شاعری سے اپنے لگاؤ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ "دورانِ تعلیم درسی کتب کے علاوہ، میں جن کتب کا مطالعہ کرتا تھا، ان میں ڈاکٹر اقبال کا فارسی مجموعۂ کلام سرفہرست تھا، ۱۹۸۸ء میں "کُلیاتِ اقبال" خریدی لی تھی، نو عمری میں ہی اس قلندر شاعر کے اَفکار کا مطالعہ شروع کر دیا تھا، بلکہ یوں کہہ لیں کہ گویا اقبال کی روح نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا تھا، اگرچہ فارسی زبان میں نے مدرسہ میں پڑھی تھی، لیکن اقبال کے فارسی کلام کو اس کی روح کے مطابق سمجھنے کے لیے، مجھے فارسی کی بہت سی ڈکشنریاں (Dictionaries) خریدنا پڑیں۔ بعد ازاں علّامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے مرشد مولانا رُوم علیہ الرحمۃ کو بھی پڑھا، اور اور اُن کے بیشتر کلام کو اَزبر کر لیا تھا۔ میں علّامہ اقبال کے مہ خانے سے عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ مے لایا ہوں، جس کے آگے انگور کی شراب کوئی حیثیت نہیں رکھتی، حافظ شیرازی اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شاعری بھی میں نے پڑھی، اُردو شعراء میں اکبر الہ آبادی کی شاعری بہت پسند آئی "[۱]۔

علاوہ ازیں علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قلندرِ لاہوری علّامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے کلام پر اس قدر عبور حاصل تھا، کہ بڑے سے بڑا ماہر اقبالیات بھی ان کے

(۱) "النظامیہ" امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی انہی کی زبانی، ص۳۱، ۳۲۔

آگے طفلِ مکتب دکھائی دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ڈاکٹر اقبال کی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کے قُلوب واَذہان میں، اقبال کے فلسفۂ خودی کو اُجاگر کر دیا، بلکہ اگر یوں کہا جائے تو ہرگز مبالغہ نہ ہو گا کہ "کلامِ اقبال پڑھنے کا حقیقی معنی میں اگر کسی نے حق ادا کیا ہے، تو وہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات ہے"۔

امام اہلِ سنّت سے عقیدت و محبت:

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیّدی اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے انتہائی عقیدت و محبت رکھتے تھے، اور محبت کا یہ رشتہ زندگی بھر قائم دائم رہا، بلکہ یوں کہیے کہ "ہر گزرتے وقت کے ساتھ اس رشتے کی شدّت میں اضافہ ہوتا رہا، اور عقیدت کی ڈور مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی گئی"۔

امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عقیدت و محبت کا یہ رشتہ، جب "حدائقِ بخشش" کے مطالعہ سے شروع ہو کر "فتاوی رضویہ" تک پہنچا، تو رضویت کے بحرِ بے کراں میں مستغرق ہو کر رہ گئے، جب رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سچی محبت اور عشق کے مزید مَظاہر دیکھے تو "رضوی" نسبت کو، نہ صرف اپنے نام کا حصہ بنالیا، بلکہ اپنے قول وفعل سے خود کو ایک پکا سچا رضوی ثابت بھی کیا، اور پھر ساری دنیا نے دیکھ لیا کہ ایک حقیقی "رضوی شیر" کی آن بان شان کیسی ہوتی ہے! ساری دنیا گواہ ہے کہ اس رضوی شیر کی ایک للکار سے عالَمِ کفر پر لرزا طاری ہوا کرتا، یہ وہ "کلکِ

رضا" تھا جس کے کاری وار سے بچنے کے لیے گستاخانِ رسول کو اپنی جان کے لالے پڑ جاتے، وہ گستاخانہ کارٹونز جیسی شرانگیزی اور فساد کو بھول کر اپنی خیر مناتے پھرتے " ع

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار

اَعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں![1]

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اگرچہ نقشبندی سلسلۂ طریقت میں مرید تھے، لیکن انہوں نے "عقیدۂ ختمِ نبوّت" اور "ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پر پہرہ دے کر، عملی طور پر یہ ثابت کر دکھایا کہ "رضویت صرف کسی سلسلۂ طریقت کا نام نہیں، بلکہ غیرت وحمیت اور ایک نظریے کا نام رضویت ہے"۔

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی، امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عقیدت ومحبت کی جھلک، اکثر اُن کی تقریروں میں نظر آیا کرتی، جب آپ انتہائی ذَوق وشَوق سے امامِ اہلِ سنّت کا کلام پڑھتے، صرف یہی نہیں بلکہ "فتاوی رضویہ" کے طویل عربی خطبے کو زبانی کرکے، اُسے لوگوں میں عام کرنے کا سہرا بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کے سر ہے۔

اسی طرح "فتاوی رضویہ" (رضا فاؤنڈیشن) کی ابتدائی نو ۹ جلدوں کے مطالعاتی جائزہ پر مبنی مقالہ: "فقیہِ اسلام امام احمد رضا خان بریلوی بحیثیت مرجع

---

(١) "حدائق بخشش" امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۹۸۔

العلماء"[۱] بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کے رَشحاتِ قلم کا نتیجہ ہے۔اس مقالہ کا تعارُف پیش کرتے ہوئے قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد محترم علّامہ عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "مولانا خادم حسین (رضوی) فاضل "جامعہ نظامیہ" لاہور نے ایک مقالہ لکھا ہے، جس کا عنوان ہے: "امام احمد رضا بریلوی بحیثیت مرجع العماء"، اس مقالہ میں انہوں نے "فتاوی رضویہ" کی نو ۹ جلدوں (پہلی سے ساتویں اور دَسویں، گیارہویں جلد) کا حاصل مطالعہ پیش کیا ہے، ان کے فراہم کردہ اَعداد وشمار کے مطابق "فتاوی رضویہ" کی ان جلدوں میں، چار ہزار پچانویں (۴۰۹۵) استفتاء (سوالات) ہیں، جن میں سے تین ہزار چونتیس (۳۰۳۴) عوام الناس کی طرف سے، اور ایک ہزار اکسٹھ (۱۰۶۱) استفتاء علماء اور دانشوَروں کے پیش کردہ ہیں، اس کا مطلب یہ ہوا کہ استفتاء کرنے والوں میں ایک چوتھائی تعداد علماء اور دانشوَروں کی ہے، یہی وجہ ہے کہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جواب دیتے وقت صرف "ہاں" یا "نہیں" لکھنے کے بجائے دلائل وبراہین کے اَنبار لگا دیتے ہیں"[۲]۔

ماہر رضویات علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ مقالہ "فتاوی رضویہ" مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور کی جلد اوّل کے صفحہ ۳۱ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

---

(۱) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" ۳۱/۱۔

(۲) "فتاوی رضویہ" ۲۲/۱۔

امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی امامِ اہلِ سنّت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے عقیدت و محبت کا ایک پہلو یہ بھی ہے، کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ وقتاً فوقتاً سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تحریروں کو پڑھنے، اور اُن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی خوب ترغیب دیا کرتے، امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے "علم الصرف" سے متعلق اپنی کتاب "تعلیلاتِ خادمیہ" کے "حرفِ آغاز" میں تحریر فرمایا کہ "سیّدی اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین وملّت امام شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جو دَس ۱۰ اصول دینِ حق کی ترویج واِشاعت کے لیے بیان فرمائے، کاش! اہلِ سنّت وجماعت کے قائدین اور اُمراء ان کو اپناتے، تو ہر محفل وجلسہ کے اختتام پر اہلِ سنّت کی زبوں حالی کا رونا نہ رویا جاتا!"[1]۔

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہاں سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے عقیدت و محبت کا ایک انداز یہ بھی ہے، کہ ان کی کتب پر تحقیقی کام کر کے انہیں عام کیا جائے، نیز ان سے متعلق لوگوں کے حالات وواقعات اور اُن کی شخصیت سے عوامِ اہلِ سنّت کو آگاہ کیا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنی بے پناہ تحریکی مصروفیات کے باعث خود تو یہ کام نہیں کر پائے، البتہ اس کام کی اہلیت رکھنے والے افراد کو جاتے جاتے اپنی ترجیحات سے ضرور آگاہ فرما گئے۔ اس حوالے سے پروفیسر محمد عطاء الرحمان قادری رضوی (خطیب گلزار حبیب مسجد، سبزہ زار، لاہور) فرماتے ہیں کہ "امیر المجاہدین علّامہ

---

(۱) "تعلیلاتِ خادمیہ" حرف آغاز، صـ ۱۲۔

خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی غلام جان ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوانحِ عمری بنام "حیاتِ فقیہِ زماں" لکھنے کی بار بار تلقین فرمائی تھی"(۱)۔

جذبۂ حب الوطن:

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وطن عزیز پاکستان سے بے حد محبت رکھتے تھے، اکثر و بیشتر نوجوان نسل کو دو۲ قومی نظریہ کے بارے میں آگاہی دیتے ہوئے فرمایا کرتے کہ "پاکستان جن مقاصد کے لیے بنا ہے، اُن مقاصد کو سنا کریں"(۲)۔ ٹی وی چینل نیو نیوز (Neo News) کے اینکر پرسن نصر اللہ ملک کو انٹرویو دیتے ہوئے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "پاکستان جس مقصد کے لیے بنا، اس مقصد سے رُوگردانی کی وجہ سے حالات خراب ہوئے"(۳)۔

ہندو جرنیل نے پاکستان کو دھمکی دیتے ہوئے جب یہ کہا کہ "ہم پاکستان پر حملہ کردیں گے" تب پاکستان کے کسی سیاسی لیڈر کو یہ جرأت نہ ہوسکی، کہ اُسے منہ توڑ جواب دیتا، مگر وطن کی محبت سے سرشار علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے، ایسے تمام لیڈروں کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "اب تمام لبرلز (Librels)

---

(۱) پروفیسر محمد عطاء الرحمن قادری رضوی (لاہور، پاکستان) کا تعزیتی پیغام۔

(۲) "امیر المجاہدین کا آخری خطاب "فیض آباد دھرنا، نومبر ۲۰۲۰ء۔

(۳) "ٹی وی انٹرویو علّامہ خادم حسین رضوی "نیو نیوز، میزبان نصر اللہ ملک کے ساتھ۔

انڈیا کو جواب دیں، بلکہ ان سب لبرلز کو اکٹھا کر کے بارڈر (Border) پر لے جایا جائے؛ تاکہ یہ اُن ہندوؤں سے مذاکرات کریں! میں چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ لوگ ان سے بات ہی نہیں کر سکتے! ان ہندوؤں سے اگر کوئی بات کر سکتا ہے، تو وہ محمد عربی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا غلام کر سکتا ہے! مورتیوں پر دودھ کے چڑھاوے چڑھانے والے، مندروں کے ٹَل (گھنٹیاں) کھڑکھڑانے والے، رام بھگوان اور اللہ عزوجل کو ایک کہنے والے (ہمارے بعض سیاستدان) انہیں جواب نہیں دے سکتے! انہیں اگر کوئی جواب دے سکتا ہے تو صرف محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کا غلام دے سکتا ہے!"۔

پھر ہندو جرنیل اور انڈین فوج کو مخاطب کرتے ہوئے، امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "انڈیا والو! جب (۱۹۶۵ء میں) ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا، ہم نے اس وقت بھی تمہیں شکست دی تھی، اب تو ہمارے پاس ایٹم بم بھی ہے، غوری میزائل اور شاہین بھی ہے، ابابیل، حتف اور اَبدالی بھی ہے، خالد اور ضرار ٹینک بھی ہے، دنیا کی سب سے بہترین فوج بھی ہے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ "تحریک لبیک" کی صورت میں ہمارے پاس محمد عربی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ایسے غلام بھی ہیں، جو ایک اشارے پر دریا میں چھلانگ لگانے کے لیے تیار رہتے ہیں! ہمیں دھمکی دینے سے پہلے ہندو جرنیل کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ محمود غزنوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے تو تمھاری عورتوں کے حمل بھی گر جایا کرتے تھے!"۔

مزید فرمایا کہ "آرمی چیف قمر جاوید باجوہ صاحب! آپ بھی انڈیا کو ایسا ہی جواب دیں، یا پھر مجھے اپنا ترجمان بنائیں، میں آپ کی طرف سے انہیں جواب دیتا ہوں، میں بارڈر پر جا کر وہیل چیئر پر بیٹھ کر انہیں جواب دوں گا، یقین کریں! میرے سامنے بیٹھے ان بچوں اور (تحریک لبیک کے) کارکنوں میں اتنی ہمت اور جان ہے کہ امرتسر سے لے کر کشمیر تک، ایک ہی بندہ سرحد پر لگی ساری باڑ اکھیڑ کر رکھ دے گا، یہ ہوتی ہے "لا اِلٰہ اِلّا اللہ" کی پاوَر!"[۱] ع

ایک ہے معذور جسمی ڈٹ گیا میدان میں
پڑ گئے معذور ذہنی سب کے سب ہیجان میں!
دل کے دَورے آ پڑے ابلیس کی اولاد پر
نطفہ افرنگ و لبرل کے ارمان میں!

امیر المجاہدین اور مسئلہ کشمیر:

مقبوضہ کشمیر دنیا کا وہ خطہ ہے، جہاں بھارتی فوج کے ہاتھوں، گذشتہ تقریباً تہتر ۷۳ برس سے بے گناہ کشمیری مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے، آزادی جیسے بنیادی حق کا مطالبہ کرتے کرتے، چار ۴ نسلیں اپنی جانیں قربان کر چکی ہیں، لیکن انسانی حقوق کی نام نہاد تنظیمیں اور اقوامِ متحدہ (United Nations) اس پر مجرمانہ خاموشی

---

(۱)https://www.youtube.com/watch?v=Hud8kf1u8SE&t=87s.

اختیار کیے ہوئے ہیں، نیز اقوامِ عالَم کو بے خبر رکھنے کے لیے بینَ الاقوامی میڈیا (International Media) کو وہاں جانے کی اجازت تک نہیں، پاکستانی حکومت بھی عملی اِقدامات کے بجائے پانچ ۵ فروری کو "کشمیر ڈے" (Kashmir Day) منا کر سمجھ بیٹھی ہے کہ اظہارِ یکجہتی کا حق ادا ہوگیا۔

کشمیر کمیٹی کے سربراہ کو بھی اگر کبھی یاد آجائے، کہ اس کی اصل ذمّہ داری کیا ہے؟! اور وہ کس بات کی تنخواہ لے رہا ہے؟! تو وہ بھی اپنے پریس سیکرٹری (Press Secretary) کے ذریعے کشمیری مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کے بارے میں، ایک آدھ مذمّتی بیان جاری کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہوجاتا ہے۔

اپوزیشن (Opposition) کی مختلف سیاسی جماعتیں بھی اس مسئلہ پر سیاست کرکے، اپنی دکانداری چمکاتی چلی آرہی ہیں، لیکن مایوسی کی اس تاریکی میں علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آواز، روشنی کی وہ واحد کرن تھی، جو کسی دنیاوی مفاد کے بغیر اہلیانِ کشمیر کے حق میں، اپنی پوری قوّت کے ساتھ گونجتی رہی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اکثر اوقات مسئلہ کشمیر پر گفتگو کرکے، حکومت اور اَفواجِ پاکستان کو جھنجھوڑتے رہتے، کشمیری مسلمان مَردوں، عورتوں اور بچوں پر ہونے والے مظالم، اور انسانیت سے بدتر سُلوک پر اقوامِ عالَم کی توجہ مبذول کراکے، اِتمامِ حُجّت فرماتے رہتے، پون صدی گذرنے کے باوجود کوئی حل نہ نکلنے کے بعد، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نزدیک مسئلہ کشمیر کا واحد حل اب جنگ ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حکمرانوں کو مخاطَب کرکے ارشاد فرماتے کہ "کشمیر

کا مسئلہ بات چیت، یا چوراہوں پر آدھا گھنٹا کھڑے ہو کر احتجاج کرنے سے حل نہیں ہوگا! بلکہ یہ ایسے آزاد ہوگا جیسے مکہ فتح ہوا، جیسے بدر فتح ہوا، آپ سرکاری ملازمین کو احتجاج کے لیے چوراہوں پر کھڑا کر دیتے ہیں، کیا ایسے کشمیر آزاد ہوگا؟!"[1]۔

کشمیر سے متعلق آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اصولی مَوقف کے باعث انڈین میڈیا (Indian Media) صحافت کے تمام تر اُصول ضوابط کو روندتے ہوئے، اَخلاقیات کے دائرے سے باہر نکل کر، ہمیشہ علّامہ خادم رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے خلاف زہر اُگلتا رہا، غیر صحافتی زبان استعمال کرتا رہا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تقریروں کے مختلف ویڈیو کلپس (Video clips) میں اڈیٹنگ (Editing) کرکے، دنیا بھر کے لوگوں کو گمراہ اور متنفر کرنے کی کوشش کرتا رہا، لیکن امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ انڈین میڈیا کی اس بلیک میلنگ (Blackmailing) سے کبھی پریشان نہ ہوئے، اور ہمیشہ مسئلۂ کشمیر اور وطنِ عزیز کی حفاظت پر بات کرتے رہے۔

امیر المجاہدین علیہ الرحمۃ اور محسنِ پاکستان ڈاکٹر عبد القدیر خان:

قائدِ ملّت اسلامیہ امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، پاکستان کو عالَمِ اسلام کی پہلی ایٹمی قوّت بنانے والے مشہور مسلمان سائنسدان، ڈاکٹر عبد القدیر خان حفظہ اللہ تعالٰی سے بے پناہ محبت فرمایا کرتے، اور اپنی تقریروں میں وقتاً فوقتاً اس محبت کا

---

(۱) "امیر المجاہدین کا آخری خطاب "فیض آباد دھرنا، نومبر ۲۰۲۰ء۔

برملا اظہار بھی فرماتے، حکومت کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کے ساتھ رَوا رکھے جانے والے سُلوکِ بے سُلوکی پر شاکی رہے، اور ہمیشہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی اعلانیہ اَخلاقی حمایت فرماتے رہے! قائدِ ملّت اسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محسنِ پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان حفظہ اللہ تعالیٰ سے کس قدر محبت فرماتے تھے، اس کا اندازہ اس بات سے لگا لیجیے، کہ ایک بار تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "اگر تحریک لبیک کی حکومت آئی، تو ہم صدر یا وزیرِ اعظم کا منصب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو پیش کریں گے، ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو یونہی نظر بند نہیں رکھا گیا، پاکستان جیسے اسلامی ملک کو ایٹمی قوّت بنانے پر عالمِ کفران سے نالاں ہے، اور اسی جرم کی انہیں سزا دی جارہی ہے! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ چوہڑے چمار تو باہر گھومیں، اور محسنِ ملّت ڈاکٹر عبدالقدیر خان حفظہ اللہ تعالیٰ جیسے عظیم انسان کو نظر بند رکھا جائے!"۔

قائدِ ملّت اسلامیہ قبلہ امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ کی، محسنِ پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان حفظہ اللہ تعالیٰ سے جب بالمشافہ ملاقات ہوئی، تو قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کی دست بوسی کی، ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے کہ "میرے پاس بڑے بڑے مذہبی اور سیاسی لیڈر آئے، سب نے مجھ سے ایک ہاتھ سے سلام لیا، پھر آپ نے سفید ریش ہو کر میرے ہاتھ کیوں چومے؟" امیر المجاہدین علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: "گل وِچ ہورا اے"، ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے کہ مجھے بتائیں کہ "کس چیز نے آپ کو ایسا کرنے پر اُبھارا؟" علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ "حدیثِ پاک میں

ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الوَاحِدِ ثَلَاثَةً الجَنَّةَ: صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَالمُمِدَّ بِهِ»[1] "اللہ تعالی ایک تیر کے سبب تین ۳ آدمیوں کو جنّت میں داخل فرمائے گا: (۱) تیر بنانے والے کو، جو بناتے وقت ثواب کی نیّت رکھے، (۲) تیر چلانے والے کو، (۳) اور تیر دینے والے کو"۔ جس نے تیر بنایا وہ جنّت میں چلا جائے گا، جس نے تیر پکڑایا، یا چلایا، وہ بھی جنّت میں جائے گا، تو کیا ایٹم بم بنانے والا جنّتی نہیں ہوسکتا!"۔

اس کے بعد علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ڈاکٹر عبد القدیر خان سے یہ پوچھا کہ "آپ نے "شہاب الدّین غوری" کا مقبرہ کیوں بنوایا؟" محسنِ پاکستان ڈاکٹر عبد القدیر خان نے اس کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "اس کی دو ۲ وجوہات ہیں جن پر مجھے بڑا فخر ہے: پہلی وجہ یہ ہے کہ میرے خاندان میں آج تک کوئی غدار پیدا نہیں ہوا۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ میرے پورے خاندان میں آج تک کوئی مرزائی (منکرِ ختمِ نبوّت) نہیں ہوا" امیر المجاہدین علیہ الرحمۃ نے ڈاکٹر صاحب کا یہ ایمان افروز جواب سن کر ارشاد فرمایا کہ "مجھے اپنا ہاتھ دیں؛ تاکہ میں اس کی پھر دست بوسی کر سکوں! آجکل لوگ اپنی دنیاوی مال ودولت، جاہ وحشمت اور دین فروشی پر فخر کرتے

---

(۱) "سنن الترمذي" أبواب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل الرمي في سبيل الله، ر: ١٦٣٧، صـ٣٩٥. [وقال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ".

ہیں، لیکن آپ کتنے عظیم انسان ہیں، جنہیں اس بات پر فخر ہے کہ اس کے خاندان میں کوئی غدار اور منکرِ ختمِ نبوّت نہیں گذرا!"۔

عظمتِ رفتہ کی بحالی اور علّامہ خادم حسین رضوی:

اتحادِ اُمّت کے داعی علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوچ صرف محراب و منبر کی حد تک محدود نہیں تھی، بلکہ بحیثیت مسلم رَہنما وہ ایک وسیع سوچ کے حامل قائد تھے، آپ نے ہمیشہ اُمّتِ مسلمہ کے اجتماعی مفاد کی بات کی، اُن کی کھوئی ہوئی عظمت رفتہ کی بحالی پر بات کی، یہود و نصاریٰ کے خلاف اتحادِ امّت کی اَہمیت پر زور دیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی قوم میں سب سے زیادہ فکر مسلم نوجوانوں کی رہی! کیونکہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس بات کو بخوبی جانتے تھے، کہ قوم کا مستقبل نوجوانوں سے وابستہ ہے! لہذا وہ ہمیشہ انہیں فرنگی طور طریقوں سے بچنے، اور اپنے آباء واَجداد کے اسلامی اَفکار و نظریات کو اپنانے کی پُرزور ترغیب دیتے رہے، لہذا فرماتے ہیں کہ "جو قومیں دَورِ اِنحطاط میں اپنے افکار و نظریات پر سختی سے کاربند رہیں، ان کے دوبارہ عزّت و وقار حاصل کرنے، اور سربلند ہونے میں دیر نہیں لگتی، لیکن جو قومیں اپنے اَفکار و نظریات کو چھوڑ کر، اَغیار کی نقّالی میں مصروف ہوجاتی ہیں، تباہی و بربادی ہمیشہ کے لیے اُن کا مقدّر بن جاتی ہے"[1]۔

---

(۱) "تعلیلاتِ خادمیہ" حرف آغاز، ص۱۲تا۱۴ ملتقطاً۔

دینی مدارس میں اصطلاحات:

یہود و نصاری عرصۂ دراز سے اس کوشش میں ہیں، کہ مسلم ممالک کے کمزور اور کرپٹ حکمرانوں کے ذریعے، دینی مدارس کا نصابِ تعلیم تبدیل کر دیا جائے! تاکہ مسلمان نوجوان فلسفۂ جہاد اور اسلامی تعلیمات پڑھ کر، مجاہدِ اسلام بننے کی بجائے یہود و نصاری کی مادّی ترقی، جنسی بے راہ روی اور فحاشی کا شکار ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ آئے روز دینی مدارس میں اِصلاحات کے نام پر بل پاس کر کے، ان کے تعلیمی نصاب میں تبدیلی کی آوازیں بلند کی جاتی ہیں، پَے در پَے مسلسل کوششوں کے بعد، وہ لوگ اپنے مذموم مقاصد میں کسی حد تک کامیاب بھی نظر آتے ہیں، اس ساری صورتحال پر تجزیہ پیش کرتے ہوئے علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "یہ بات پیشِ نظر رہے کہ پختہ اَفکار و نظریات پر وہی قوم ثابت قدم رہ سکتی ہے، جس کا نصابِ تعلیم اَغیار کا مرہونِ منّت نہ ہو، سیّدی اعلیٰ حضرت، مجدِّد دین وملّت، امام شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے، جو دَس ۱۰ اصول دینِ حق کی ترویج واِشاعت کے لیے بیان فرمائے، کاش اہلِ سنّت و جماعت کے قائدین اور اُمراء اُن کو اپناتے! تو ہر محفل و جلسہ کے اختتام پر اہلِ سنّت کی زبوں حالی کا رونا نہ رویا جاتا!"۔

پھر فرمایا کہ "فرنگیوں کی برصغیر آمد کے بعد، ہمارے اَسلاف نے جس جواں مردی اور استقامت کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا، وہ تاریخِ اسلام کا ایک درخشاں باب ہے، ان کے چلے جانے کے بعد چاہیے تو یہ تھا، کہ دینی مدارس کو فروغ و ترقی دے

کر اپنے اَسلاف کے دیے ہوئے نظامِ تعلیم کی حفاظت کا بندوبست کیا جاتا! لیکن العجب ثم العجب! آہستہ آہستہ دینی مدارس کے اَربابِ حل وعقد، مغربی یلغار کے زیرِ دام آتے گئے، اور آج مُعاملہ یہاں تک آ پہنچا کہ جو کتابیں سرکاری سطح پر مسلمان بچوں کو تباہ کرنے کے لیے پڑھائی جاتی تھیں، انہیں مدارسِ دینیہ کے نصاب میں شامل کر لیا گیا، جن میں لڈی، بھنگڑے وغیرہ کو پاکستانی ثقافت کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جبکہ بعض ایسے لوگوں کو مسلمانوں کے ہیرو کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جنہیں مفتیانِ اسلام نے ان کے غلط عقائد ونظریات کی بنیاد پر، دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا تھا[۱] ؏

پختہ اَفکار کہاں ڈھونڈنے جائے کوئی

اس زمانے کی ہوا رکھتی ہے ہر چیز کو خام!

جس قوم کا نصابِ تعلیم اَغیار کے اَفکار ونظریات پر مشتمل ہو، یا وہ قوم نظامِ تعلیم میں غیروں کی محتاج ہو، غلامی اس کا مقدّر بن جاتی ہے! اس پر درویشِ لاہوری علّامہ اقبال علیہ الرحمۃ کی گواہی پڑھیے، اور غور وفکر کیجیے کہ اہلِ اسلام کے نصابِ تعلیم کو بدلنے کا کتنا پرانا منصوبہ تھا، جسے (ہمارے) اس زمانے میں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے![۲] ؏

---

(۱)https://www.youtube.com/watch?v=Hud8kf1u8SE&t=87s.

(۲)https://www.youtube.com/watch?v=Hud8kf1u8SE&t=87s.

اک لُردِ فرنگی نے کہا اپنے پسر سے
منظر وہ طلب کر کہ تیری آنکھ نہ ہو سیر!
سینے میں رہیں رازِ مُلوکانہ تو بہتر
کرتے نہیں محکوم کو تیغوں سے کبھی زیر!
تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے اسے پھیر!
تاثیر میں اِکسیر سے بڑھ کر ہے یہ تیزاب
سونے کا ہمالہ ہو تو مٹی کا ہے اک ڈھیر![1]

ان اشعار کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے، کہ ایک انگریز نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ "مسلمانوں کو ایسی تعلیم پڑھاؤ، جس کے بعد وہ سونا بھی ہو تو مٹی بن جائے، غیر اسلامی تعلیم سے بڑھ کر اَور کوئی چیز مسلمانوں کے لیے زیادہ تباہ کن نہیں"۔

آج دنیاوی تعلیم کو ترقیٔ اسلام کا نام دے کر، درسِ نظامی کے نصاب میں داخل کیا جارہا ہے، اور اس پر عجیب قسم کے دلائل بھی دیے جارہے ہیں... اس وقت

(۱) "ضربِ کلیم" علّامہ اقبال، سیاسیات مشرق ومغرب، نصیحت، صـ ۶۱۱۔

دینی مدارس کو حکومتی اور فرنگی آسیب سے بچانے کے لیے، علمائے اسلام کو اپنے اَسلاف جیسا کردار ادا کرنا ہو گا"[1]۔

پیشہ ور مولویوں اور نعت خوانوں کی اِصلاح:

قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ، اِصلاحِ مُعاشرہ پر بھی بھرپور توجہ دی، اس حوالے سے انھوں نے کسی بھی پہلو کو نظر انداز نہیں کیا، عوام الناس کے ساتھ ساتھ آپ نے محراب و منبر سے وابستہ طبقے کی بھی خوب اِصلاح فرمائی، امیر عزیمت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مروّجہ پیری مریدی اور مروّجہ نعت خوانی کو بطور پیشہ اپنانے والوں، اور ان میں طرح طرح کی خُرافات متعارف کرانے والوں کے سخت خلاف تھے، وہ اپنی خطابات میں ان چیزوں کی بھرپور مذمّت فرمایا کرتے۔ ایک موقع پر خطاب کرتے ہوئے قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "آج ہمارے نعت خواں حضرات کہتے ہیں کہ "مدینے جاؤں، لوٹ کر واپس نہ آؤں"، میں پوچھتا ہوں کہ جناب کیوں؟ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے! یہاں واپس آکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کا کام کون کرے گا؟! یہود و نصاریٰ کی آنکھوں میں آنکھیں کون ڈالے گا؟! تم لوگ قومِ موسیٰ علیہ السلام کی طرح بنتے جا رہے ہو! حلوے تم لوگ کھاؤ! جیبیں تم لوگ بھرو! ہوائی جہاز کے ٹکٹس

---

(۱) "تعلیلاتِ خادمیہ" حرفِ آغاز، ص۱۲۔

(Tickets) کی ڈیمانڈ (Demand) تم کرو، اور دین کے لیے پتھر رسول اللہ ﷺ کھائیں! آج کا (پیشہ ور) مولوی تقریر کر کے (اپنی ساری ذمّہ داریوں سے) فارغ ہو جاتا ہے، نعت خواں نعت پڑھ کر (اپنی ساری ذمّہ داریوں سے) فارغ ہو جاتا ہے، (کتنے افسوس کی بات ہے کہ اگر) حضور ﷺ کا اُمّتی پانچ ۵ نمازیں پڑھ کر یہ کہے کہ "میں نے دین کا کام کر لیا ہے!"، نمازیں تم نے اپنے لیے پڑھیں! حج عمرے تم نے اپنے لیے کیے! مال ودولت اور جائیدادیں تم نے اپنے لیے بنائیں! یہ بتاؤ کہ رسول اللہ ﷺ کی ناموس کی خاطر کونسا کام کیا ہے؟! اقبال کہتا ہے: ع

تھے تو آباء وہ تمھارے ہی مگر تم کیا ہو

ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو!

وہابیوں نے رسائل لکھ کر بانٹے کہ میلاد منانا شرک ہے، نعت خوانوں سے کہیں کہ آکر جواب دو! حضور ﷺ کی ناموس کی بات ہو تو ان میں سے کوئی نہیں آتا، لیکن نعت پڑھنے کی بات ہو، تو پانچ سو ۵۰۰ نعت خواں حاضری لگوانے کے لیے لائن میں کھڑے ہو جاتے ہیں! میں پوچھتا ہوں کہ اگر واقعی حاضری لگوانا مقصود ہے، تو کیا یہ حاضری اپنے گھر میں نعت کے دو ۲ شعر پڑھ کر نہیں لگ سکتی! یہاں آنے کی کیا ضرورت ہے؟! آجکل کے نعت خواں، لوگوں کی جیبوں سے نوٹ نکلوانے کے

لیے "ماں کی شان" پڑھ کر اُن کی دُکھتی رگ پر ہاتھ رکھتے ہیں، انہیں اس حوالے سے خوب غور و فکر کر کے اپنی اِصلاح کرنی چاہیے!!""[۱]۔

خدمتِ دین کے تعلق سے علماء کو نصیحت:

مجاہدِ ناموسِ رسالت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علماء کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "علماء اپنی ذمّہ داری پوری کریں، ایک رشوت لینے والا تھانیدار بھی اپنے تھانے کی بڑی حفاظت کرتا ہے، جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین تخت پر ہوتا ہے، تو پھر (وہاں امیر المؤمنین) سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی پوچھا جاتا ہے کہ "یہ لمبا کُرتا کیسے بنایا؟!"۔ اسلام اتنا طاقتور ہے کہ وہ پانامہ لیکس (Panama Leaks)جیسی نَوبت آنے ہی نہیں دیتا! اسلام سیّدنا عمر فاروق جیسے عظیم حکمراں کو بھی چھتیس ۳۶ پیوند لگے کپڑے پہنا دیتا ہے! اسلام امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے کفن کے لیے تیسری نئ چادر بھی خریدنے نہیں دیتا! اسلام وہ ہے جو حاکمِ وقت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیٹیوں کو بھی پیاز سے روٹی کھلا دیتا ہے! آج بیس ۲۰ قسم کے کھانے کھا کر، اور لاکھوں روپے لے کر تقریر کرنے والوں، نعتیں پڑھنے والوں کو کیا پتہ، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر میں تو ایک ایک ماہ تک چولہا نہیں جلتا تھا! ہوائی جہازوں میں سفر کرنے والے، لاکھوں روپے لینے، اور طرح طرح کے کھانوں کی فرمائشیں کرنے

---

(۱) https://www.youtube.com/watch?v=cWshMxOkeAI&t=32s.

والے مولویوں کو کیا پتہ، کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خالی پیٹ پتھر باندھ کر خندقیں کیسے کھودیں! انہیں کیا پتہ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قمیص پر چھتیس ۳۶ پیوند کیسے لگائے! علمائے کرام لوگوں کے سامنے اسلام کا یہ رحمت والا نظام بیان کریں، ورنہ کل بروزِ قیامت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہو کر کیا جواب دیں گے ؟!"[۱]۔

قادیانی مشیر کی تعیناتی پر علّامہ خادم رضوی علیہ الرحمۃ کا ردِ عمل:

اہلِ سنّت کا شیر علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ختمِ نبوّت کے مُحافظ اور پہرے دار تھے، وہ خود کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چوکیدار کہا کرتے، اور یہ بات صرف زبانی دعووں تک محدود نہیں تھی، بلکہ انہوں نے عملی طور پر بھی ایسا کر کے دکھایا۔ جس وقت حکومتِ پاکستان کی جانب سے قادیانی مشیر کی تعیین کی جا رہی تھی، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی بھرپور مخالفت کی، اور ہر ممکنہ پلیٹ فارم سے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "آج مرزائیوں (قادیانیوں) کو لا کر بڑے بڑے عہدوں سے نوازا جا رہا ہے، مجھ سے کہتے ہیں کہ "یہ بھی انسان اور پاکستان کے شہری ہیں"، میں پوچھتا ہوں کہ پاکستان بنانے کے لیے انہوں کیا قربانیاں دی ہیں؟ وطن عزیز پاکستان، پیپلز آف پاکستان (Peoples of Pakistan) کے لیے نہیں بنا، بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دِین کے لیے بنا ہے! ع

---

(۱)https://www.facebook.com/382556098743569/videos/1788692617947752.

پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ

دستور ریاست کیا ہوگا؟ محمد رسول اللہ!

کائنات میں صرف مسلمان کامیاب ہے، باقی سارے انسان خسارے میں ہیں! یہ بلب (یعنی ایجادات) دیکھ کر تم سمجھ بیٹھے کہ وہ لوگ ترقی کر گئے، اور ہم پیچھے رہ گئے! ایک رپورٹ کے مطابق ایک سال میں دس ہزار مسلمان مرزائی (قادیانی) بن کر بیرونِ ملک (یورپ) چلے گئے، حکمران ہمیں بتائیں کہ اس چیز کا کون ذمّہ دار ہے؟! آج یورپی ویزوں کی خاطر لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ختمِ نبوّت کا انکار کرکے باہر جارہے ہیں، جس شخص نے فارم پر یہ لکھ دیا کہ وہ مرزائی ہے، (سن لو!) وہ اسی وقت کافر ہوگیا۔ مایوسی کی یہ فضا اسی وقت ختم ہوگی، جب تخت پر محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین آئے گا!"[1] ؎

نہ بکنے والے ہیں، نہ جھکنے والے ہیں

غیروں کے اشاروں پر نہ رکنے والے ہیں!

یارسول اللہ کا نعرہ ہم نے ورثے میں ہے پایا

دیکھو دیکھو کون آیا، محمد عربی کا دین آیا!

---

(۱)https://www.youtube.com/watch?v=QiNZo2__r5Y&feature=youtu.be.

امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات:

قائدِ ملّتِ اسلامیہ امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرامین، ارشادات اور تعلیمات، آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں، امّتِ مسلمہ اور کارکنان کی رَہنمائی کے لیے علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چند ملفوظات حسبِ ذیل پیش ہیں:

(۱) "حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر ہر مسلمان پر فرضِ اعظم، بلکہ جانِ ایمان ہے"[۱]۔

(۲) "صرف باتوں سے بات نہیں بنے گی، دین نافذ کرنے کے لیے گھروں سے نکلنا ہوگا!"[۲]۔

(۳) "اگر اُمّتِ مسلمہ ترقی کرنا چاہتی ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرے"[۳]۔

(۴) "اسلام کسی کی مدد کا محتاج نہیں، اسلام تو کمزوروں کو اتنی طاقت دیتا ہے، کہ وہ

---

(۱) "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، مرکزی مجلس رضا لاہور، ص۶۴۔

(۲) "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص۶۲۔

(۳) "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص۶۴۔

ظالموں کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں، اور فتح یاب ہو جاتے ہیں!"[(۱)]۔

(۵) "منافق کسی حال میں راضی نہیں ہوتا"[(۲)]۔

(۶) "اسلام قربانیوں کا نام ہے، چیخنے اور چلانے (واویلا کرنے) کا نام نہیں"[(۳)]۔

(۷) "سدا بادشاہی صرف میرے رب کی ہے، اس حد تک آگے نہ جاؤ کہ اللہ عزّوجلّ کے غضب سے بچنے کے لیے تمہیں کوئی جگہ بھی نہ ملے!"[(۴)]۔

(۸) "تم کہتے ہو کہ کیا علماء دین کے ٹھیکدار ہیں؟ ہم ٹھیکدار تو نہیں، لیکن چوکیدار ضرور ہیں!"[(۵)]۔

(۹) "جو قومیں اپنی بنیادیں چھوڑ دیتی ہے، وہ ختم ہو جاتی ہیں"[(۶)]۔

(۱۰) "پاکستان جن مقاصد کے لیے بنا، ان مقاصد کو پڑھتے سنتے رہا کریں"[(۷)]۔

---

(۱) "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص ۶۴۔

(۲) دیکھیے: "زاویۂ نظر" مفتی منیب الرحمن صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ، روزنامہ دنیا، ۲۸ نومبر ۲۰۲۰ء، ملتقطاً۔

(۳) "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص ۶۱۔

(۴) "امیر المجاہدین کا آخری خطاب "فیض آباد دھرنا، نومبر ۲۰۲۰ء۔

(۵) "امیر المجاہدین کا آخری خطاب "فیض آباد دھرنا، نومبر ۲۰۲۰ء۔

(۶) "امیر المجاہدین کا آخری خطاب "فیض آباد دھرنا، نومبر ۲۰۲۰ء۔

(۷) "امیر المجاہدین کا آخری خطاب "فیض آباد دھرنا، نومبر ۲۰۲۰ء۔

(۱۱) "پاکستان کی ترقی ناموسِ رسالت اور ختمِ نبوّت پر ڈاکہ ڈال کر نہیں، بلکہ ان کا تحفظ کرنے میں ہے "[۱]۔

(۱۲) "پاکستان کی ترقی میں رکاوٹ، کرپٹ اور نا اہل حکمران ہیں "[۲]۔

(۱۳) "جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین تخت پر ہو گا، تو کوئی کسی کا حق نہیں مار سکے گا "[۳]۔

(۱۴) "علماء اپنی ذمّہ داری پوری کریں، اور لوگوں کے سامنے اسلام کا رحمت والا نظام بھی بیان کریں "[۴]۔

(۱۵) "ہمیں آخر کار دین کی طرف آنا ہی ہو گا، اس کے سوا کوئی چارہ نہیں !"[۵]۔

(۱۶) "صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پیٹ پر پتھر باندھ کر بھی نماز نہیں چھوڑی، اور تم عمدہ عمدہ کھانے کھا کر بھی کہتے ہو کہ دین پر چلنا مشکل ہے !"[۶]۔

---

(۱) "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص ۶۳۔

(۲) "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص ۶۳۔

(۳) "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص ۶۳۔

(۴) https://www.facebook.com/watch/?v=1788692617947752.

(۵) "علّامہ خادم حسین رضوی...حیات و خدمات" علامہ عبد الستار عاصم، ص ۱۵۲۔

(۶) "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص ۶۲۔

(۱۷) "سودی نظام ختم کردو، معیشت سنبھل جائے گی، انگریز کا کالا قانون ختم کرکے اللہ کا قانون نافذ کردو، زمین سونا اُگلے گی!"[۱]۔

(۱۸) "ناموسِ رسالت پر حملہ، دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے!"[۲]۔

(۱۹) "ایک جنگ شروع ہوچکی ہے، اور یہ ناموسِ رسالت ﷺ کی جنگ ہے، جو اس جنگ میں پیچھے رہتا ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے غداری کررہا ہے!"[۳]۔

(۲۰) "اگر روزِ محشر نبی ﷺ نے یہ فرما دیا کہ "میری توہین پر یہ چپ چاپ بیٹھا رہا، یہ میرا اُمّتی نہیں ہوسکتا!" تو پھر کیا کروگے؟ کہاں جاؤگے؟"[۴]۔

(۲۱) "اگر ہم فیض آباد میں جل کر راکھ بھی ہوجاتے، تو حضور ﷺ کی ختمِ نبوّت کے مقابلے میں اس بات کی کوئی اَہمیت نہیں تھی"[۵]۔

(۲۲) "تمھارے بارے میں کوئی بات کرے، تو شام سے پہلے پہلے تم اسے گھر سے اٹھوا لیتے ہو؛ کہ ہماری بے ادبی ہوگئی، لیکن جب سرِ عام ختمِ نبوّت کا انکار کیا

---

(۱) "مجموعۂ فرامین امام خادم حسین رضوی" محمد عثمان فاروقی نقشبندی، ص ۳۰۔

(۲) "مجموعۂ فرامین امام خادم حسین رضوی" محمد عثمان فاروقی نقشبندی، ص ۷۷۔

(۳) "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص ۶۰۔

(۴) "مجموعۂ فرامین امام خادم حسین رضوی" محمد عثمان فاروقی نقشبندی، ص ۷۷۔

(۵) "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص ۶۱۔

جائے، تو اس وقت قانون کے مُحافظ اور ادارے کہاں چلے جاتے ہیں؟!"[۱]۔

(۲۳) "میری داڑھی سفید ہو گئی، اور میں نے بہت سی کتابیں پڑھیں، مگر مجھے ایک روایت بھی ایسی نہیں ملی جس سے یہ پتہ چلے، کہ کسی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو ۲ نمبری (دوغلہ پن اور مکّاری) کی ہو، اور وہ بچ گیا ہو!"[۲]۔

(۲۴) "جس کے پاس چار پیسے آجاتے ہیں، وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرنا چھوڑ دیتا ہے! ایسی "امیری" سے انسان "غریب" ہی بہتر ہے"[۳]۔

(۲۵) "اسلام کسی کا قرض نہیں رکھتا، اگر کسی نے صرف اسلام کے بارے میں کلمۂ خیر بھی کہہ دیا، تو اسلام اس جملہ کے صدقے میں ہزاروں لوگوں میں اس کی تعریف کروا دیتا ہے!"[۴]۔

(۲۶) "نوجوانو! تم اٹھ کھڑے ہوئے، تمھارا اٹھ کھڑا ہونا ہی کافی ہے! اسلام تمھاری جوانیاں بھی بچائے گا، اور تمھاری عزتیں بھی! اور اگر اسلام کے ساتھ چلوگے تو تمھارا نام بھی روشن ہوگا!"[۵]۔

---

(۱) "مجموعۂ فرامین امام خادم حسین رضوی" محمد عثمان فاروقی نقشبندی، ص۱۲۔

(۲) "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص۶۰۔

(۳) "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص۶۱۔

(۴) "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص۶۱۔

(۵) "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص۶۲۔

محکمۂ اوقاف پنجاب کی ملازمت:

شیخ الحدیث علّامہ حافظ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی اکتوبر ۱۹۹۳ء میں محکمۂ اوقاف پنجاب کے توسّط سے، اسکیل سات ۷ میں بطور خطیب وامام دربار سائیں کرم الہی (گجرات) میں تعیین عمل میں آئی، بعد ازاں جامع مسجد دربار حضرت شاہ ابو المعالی (لاہور) میں تبادلہ ہوا، لیکن حکومتی پالیسیوں پر تنقید، اور حق گوئی کی پاداش میں آپ چار ۴ ماہ کے لیے معطل کر دیے گئے۔ بحالی کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے داتا دربار کے قریب واقع "دربار پیر مکّی صاحب" (لاہور) کی مسجد میں بھی خطابت کے فرائض انجام دیے، لیکن ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قانون کے تحفظ سے متعلق، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو سنجیدہ نوعیت کے تحفظات تھے، جس کے سبب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حکومتی پالیسیوں پر برملا کڑی تنقید کی، اور اس پر کسی قسم کا کمپرومائس (Compromise) نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا، نتیجۃً محکمۂ اوقاف نے آپ کو ملازمت سے برطرف کر دیا، لیکن امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے شدید مُعاشی مسائل کے باوجود ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے سرکاری ملازمت کی کوئی پراہ نہ کی۔ جس وقت آپ محکمۂ اوقاف کی ملازمت سے برطرف کیے گئے، اس وقت آپ کی ماہانہ تنخواہ بیس ہزار (۲۰۰۰۰) تھی۔

سرکاری ملازمت سے برطرفی کا سبب بتاتے ہوئے، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "ناموسِ رسالت قانون کے تحفظ کے لیے چلائی

جانے والی تحریک کے دوران، محکمۂ اوقاف پنجاب کی جانب سے مجھ سے کہا گیا کہ میں یہ سلسلہ روک دُوں، ورنہ ملازمت چھوڑنی پڑے گی!۔

قصہ مختصر یہ کہ سرکاری حکم کے مطابق، میں ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بات نہیں کر سکتا تھا، میرے انکار پر مجھے ملازمت سے برطرف کر دیا گیا، برطرفی کے بعد میرے پاس چند صوبائی خطیب آئے، اور مجھے کہا کہ حکومت آپ کو پنشن (Pension) دینے کے لیے تیار ہے، چونکہ آپ معذور بھی ہیں! لہذا پنشن کی رقم بھی پوری تنخواہ کے برابر ملے گی، اور آپ کے بڑے بیٹے کو محکمۂ اوقاف میں ملازمت بھی دی جائے گی، لیکن میں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اب کچھ نہیں چاہیے"[1]۔

تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسے عظیم مقصد کی خاطر، اپنی سرکاری ملازمت چھوڑنے کے بعد، آپ نے صرف پندرہ ۱۵ ہزار روپے ماہانہ پر، گرینڈ بیٹری اسٹاپ، یتیم خانہ چوک، ملتان روڈ (لاہور) پر واقع "جامع مسجد رحمۃ للعالمین" میں تادمِ حیات خطابت کے فرائض انجام دیے۔

یہ وہی مشہور و معروف مسجد ہے جس کے تین ۳ مرلہ کے مکان میں، ووٹنگ (Voting) کے اعتبار سے پاکستان کی چوتھی اور پنجاب کی تیسری بڑی مذہبی

---

(۱) "النظامیہ "امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی انہی کی زبانی، ص ۳۵۔

سیاسی جماعت **"تحریک لبیک پاکستان"** کا سربراہ، اپنے تمام اہلِ خانہ کے ساتھ رہائش پذیر تھا، اور آج اسی مسجد سے متّصل **"مدرسہ ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ"** کے ایک کمرے میں آپ کا مزار شریف واقع ہے، جہاں وقتاً فوقتاً مختلف مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے عوام وخوّاص، علماء ومشائخ اور سیاستدان حاضری دینے کو اپنے لیے باعثِ شرف سمجھتے ہیں۔

امیر المجاہدین علیہ الرحمۃ کی وفات پر گستاخانِ رسول کا اظہارِ مسرّت:

امامِ عزیمت علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دورِ حاضر کی وہ عظیم شخصیت تھے، جنہوں نے اس زمانہ میں امّتِ مسلمہ کو ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پہرہ دینے کے لیے بیدار کیا، اور لوگوں کے ایمان کو ایسی جلا بخشی، کہ بچہ بچہ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مرمٹنے کے لیے تیار ہوگیا۔ اللہ رب العالمین نے آپ کو ایسا حوصلہ اور وہ جرأت عطا فرمائی تھی، کہ ملّتِ کفر کے در ودیوار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی للکار سے لرز اٹھتے تھے، عالَمِ کفر ہمیشہ آپ کی شخصیت سے خوف زدہ رہتا، یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال کی خبر سن کر گیرٹ ویلڈرز (Geert Wilders) جیسے گستاخِ رسول اور انڈین میڈیا جیسے مسلم دشمن عناصر نے بڑی خوشیوں کا اظہار کیا[۱]۔

البتہ ساری امّتِ مسلمہ کے لیے، مشرق سے مغرب تک، عجم سے عرب تک، علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کی خبر، انتہائی غیر متوقع تھی۔ ابتداءً

---

(۱) https://www.youtube.com/watch?v=gCl2ufsdQx0&feature=youtu.be.

کسی کو آپ کی وفات کی خبر سن کر یقین ہی نہیں آیا، سوشل میڈیا پر حیات و وفات کی متضاد خبریں گردش کرتی رہیں، لیکن جب تحریک لبیک کے مرکزی رہنماؤں کی طرف سے تصدیق ہوئی، تو اس کے بعد سارا عالمِ اسلام سوگ میں ڈوب گیا۔

وصال شریف:

قائدِ ملّتِ اسلامیہ، پاسبانِ ختمِ نبوّت، مُحافظِ ناموسِ رسالت، شیخ الحدیث حضرت علّامہ مولانا حافظ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا انتقال بظاہر شدید علالت کے سبب ہوا، وفات سے چند روز قبل آپ کو تیز بخار تھا، شدید بیمار ہونے کے باوجود فرانس میں گستاخانہ خاکوں کی نمائش کے خلاف، فیض آباد دھرنے میں شرکت فرمائی، جہاں دسمبر کی سخت سردی اور مسلسل تیز بارشوں کے سبب آپ کی طبیعت مزید ناساز ہوگئی، فوری طبی امداد بھی دی گئی، لیکن کوئی اِفاقہ نہ ہوا، حکومت سے کامیاب مذاکرات کے بعد دھرنا ختم ہوا، تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ واپس لاہور تشریف لے گئے، جہاں ۳ ربیع الآخر ۱۴۴۲ھ/ ۱۹ نومبر ۲۰۲۰ء، بروز جمعرات آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی طبیعت اچانک زیادہ خراب ہوئی، ایمبولینس کے ذریعے فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا، لیکن آپ جانبر نہ ہوسکے، اور تقریبًا آٹھ ۸ بج کر اڑتالیس ۴۸ منٹ پر، آپ نے داعئ اجل کو لبیک کہا، اور اس دنیائے فانی سے کوچ فرما گئے، اِنّاللہ واِنّا الیہ راجعون !۔

سوشل میڈیا اور بعض دینی حلقوں کی جانب سے، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی اچانک وفات کو مشکوک نگاہوں سے دیکھا گیا، اور اسے اسلام مخالف

قوّتوں کی کارستانی بھی قرار دیا گیا، گیرٹ ویلڈرز (Geert Wilders) سمیت مغربی گستاخانِ رسول نے، امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے انتقال پر جس طرح خوشی کا اظہار کیا، اس سے ان خدشات کو مزید تقویت ملتی ہے !!۔

نمازِ جنازہ اور تدفین:

امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نمازِ جنازہ میں پاکستان کے ساتھ ساتھ، دنیا بھر سے علماء، مشائخ اور دیگر لوگ نے جوق در جوق شرکت کی، یہاں تک بسوں، ٹرینوں اور ہوائی جہاز کے ٹکٹ ملنا بہت دشوار ہوگئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نمازِ جنازہ اکیس ۲۱ نومبر ۲۰۲۰ء، بروز ہفتہ، سہ پہر دو ۲ بجے کے قریب "مینار پاکستان" گراؤنڈ (گریٹر اقبال پارک) میں ادا کی گئی۔ جنازے میں لاکھوں لاکھ افراد نے شرکت کی، مینار پاکستان گراؤنڈ مکمل بھر گیا، جو کہ اس سے پہلے پاک و ہند کی تاریخ میں کبھی نہیں بھرا تھا، نیز اَطراف کی تمام سڑکیں بھی کئی کئی کلومیٹر تک بھر چکی تھیں، لہذا سب نے بالاتفاق کہا کہ یہ جنازہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا اجتماعِ جنازہ تھا۔

نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد ملتان روڈ پر واقع "مدرسہ ابو ذر غفاری" میں امامِ غیرت و حمیت، امیر المجاہدین، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تدفین عمل میں آئی۔

نئے امیر کی نامزدگی:

نماز جنازہ آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا سعد حسین رضوی –دامت برکاتہ العالیہ– نے پڑھائی، نماز جنازہ سے قبل تحریک لبیک کی مجلسِ شُوری نے باہمی

مشاوَرت اور متفقہ رائے سے، انہیں "تحریک لبیک پاکستان" کا مرکزی امیر بھی منتخب کیا۔ اجتماعِ جنازہ میں صاحبزادہ صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں، اپنے والد قبلہ امیر المجاہدین کے مشن کو جاری رکھنے کے عزم کا اِظہار کیا۔

پاکستان کا سب سے بڑا جنازہ:

امیرالمجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ جنازہ میں شرکاء کی تعداد دیکھ کر، اسے برصغیر پاک وہند کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ قرار دیا جاسکتا ہے، تاحدِ نگاہ انسانی سر ہی سر دکھائی دے رہے تھے، یہاں تک کہ میڈیا کوریج (Media Coverage) کرنے والے ڈورن کیمروں (Drone Cameras) کی وسعت (Range) بھی جواب دے گئی، لیکن بالآخر شرکائے جنازہ کا اِحاطہ نہیں کیا جاسکا!۔

سینئر صحافی اور تجزیہ نگار ہارون الرشید صاحب نے، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازے پر تبصرے کرتے ہوئے کہا کہ "میں نے متعدّد جنازے دیکھے ہیں، لیکن یہ پہلا واقعہ ہے کہ مینارِ پاکستان مکمل طور پر بھر گیا، جو اس سے پہلے کبھی نہیں بھرا تھا، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازے میں لوگ آزادی چوک تک جمع تھے، اس جنازے سے تو کسی کا مُوازنہ ہی نہیں!"۔ انہوں نے مزید کہا کہ "غازی علم دِین شہید" اور "ممتاز قادری شہید" کا جنازہ بھی بہت بڑا تھا"[1]۔

---

(۱) "خادم رضوی کے جنازے کا کسی سے مُوازنہ نہیں" روزنامہ ۹۲ لاہور۔

مشہور ٹی وی اینکر اور کالم نگار جاوید چوہدری صاحب، جنازے کے اَحوال میں لکھتے ہیں کہ "تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جسدِ خاکی، بذریعۂ ایمبولینس نمازِ جنازہ کے مقام "مینارِ پاکستان" لے جایا گیا، ہزاروں کی تعداد میں کارکنان اور عقیدتمند میّت لے جانے والی ایمبولینس کے ساتھ پیدل چلتے رہے، اس موقع پر ملتان روڈ پر دکانیں بند رہیں، "ملتان روڈ" سے "آزادی فلائی اوور" تک راستے کے دونوں طرف لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی، جو کہ ایمبولینس پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کر رہے تھے، ایمبولینس کے ہمراہ چلنے والے شرکاء "لبیک یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"، "تاجدارِ ختمِ نبوّت زندہ باد" کے نعرے، اور درودِ پاک پڑھتے رہے، نمازِ جنازہ میں لاہور سمیت صوبہ بھر سے قافلے مینارِ پاکستان پہنچتے رہے، جبکہ بہت بڑی تعداد میں لوگ نمازِ جنازہ کے لیے طے کیے گئے وقت سے پہلے ہی مینارِ پاکستان گراؤنڈ میں پہنچ گئے تھے، جس سے گراؤنڈ مکمل طور پر بھر گیا، اس کے بعد لوگ اَطراف کی شاہراہوں پر جمع ہونا شروع ہوگئے، ہر طرف انسانوں کا سمندر نظر آیا، جبکہ "آزادی فلائی اوور" بھی نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے آنے والوں سے مکمل طور پر بھر گیا تھا، انتہائی رش کی وجہ سے میّت لانے والی ایمبولینس کو

نمازِ جنازہ کے مقام "مینارِ پاکستان گراؤنڈ" تک نہ پہنچایا جاسکا، بلکہ اسے "آزادی فلائی اوور" کے اوپر ہی کھڑا کردیا گیا، اور وہیں سے نمازِ جنازہ پڑھائی گئی"[۱]۔
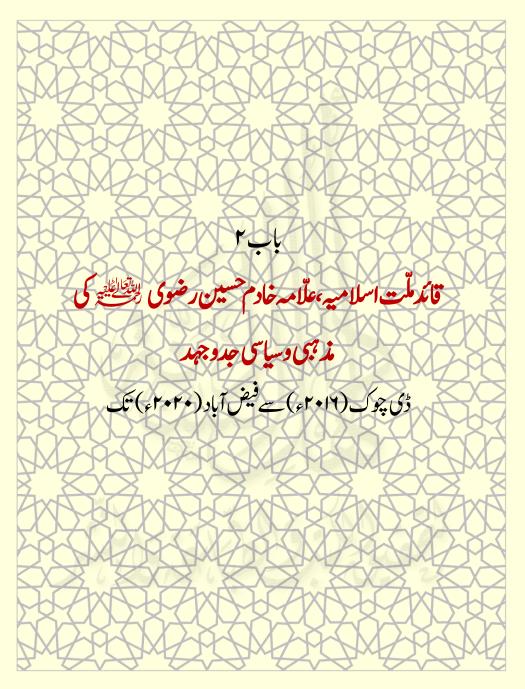
(۱) "علّامہ خادم حسین رضوی کی نمازِ جنازہ میں وفاقی حکومت کی جانب سے کس کس نے شرکت کی" جاوید چوہدری، ۲۱ نومبر ۲۰۲۰ء۔

باب ۲

قائدِ ملّت اسلامیہ، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

مذہبی وسیاسی جدوجہد

ڈی چوک (۲۰۱۶ء) سے فیض آباد (۲۰۲۰ء) تک

باب ۲

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مذہبی وسیاسی جدوجہد
ڈی چوک (۲۰۱۶ء) سے فیض آباد (۲۰۲۰ء) تک

امیر المجاہدین شیخ الحدیث علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک کامیاب مدرِّس، بے مثال خطیب، بہترین مصنِّف، بلند پایہ عالمِ دین، پختہ حافظِ قرآن، ماہرِ اِقبالیات ورضویات، اور شفیق ومہربان باپ ہونے کے ساتھ ساتھ، قیادت کی بھرپور صلاحیت رکھنے والے مذہبی رَہنما بھی تھے۔

وہ پاکستانی سیاست کے منظرنامے پر ۲۰۱۵ء کے بعد اُبھر کر سامنے آئے۔ انہوں نے پانچ ۵ سال کے قلیل عرصہ میں کامیابی، کامرانی اور عوامی مقبولیت کے سارے ریکارڈ توڑ ڈالے، لاکھوں کی تعداد پر مشتمل عوامی جلسے جلوس اور لانگ مارچ کیے۔ ۲۰۱۶ء میں ڈی چوک اسلام آباد سے، ۲۰۲۰ء میں فیض آباد راولپنڈی تک، پانچ کامیاب دھرنے دیے، ہر دھرنے کے بعد کامیاب مذاکرات کی صورت میں نواز شریف اور عمران خان کی حکومتوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا۔

ان کے دھرنوں اور ریلیوں پر انتہائی پُرتشدّد آپریشن کیے گئے، لیکن کوئی بھی حکومت ان کے سامنے اپنے باطل مقصد میں کامیاب نہ ہوسکی۔ ۲۰۱۸ء میں پاکستان کے عام انتخابات ہوئے، جس میں "تحریک لبیک پاکستان" نے علّامہ رضوی

کی قیادت میں ملک بھر سے پہلی بار الیکشن میں حصہ لیا، اور تقریبًا بائیس ۲۲ لاکھ سے زائد ووٹ لے کر تمام سیاسی جماعتوں کو حیران وپریشان کر دیا۔ "تحریک لبیک" کو رجسٹریشن کے صرف ایک سال بعد ہی پاکستان کی چوتھی، اور پنجاب کی تیسری بڑی جماعت بنادینا، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی سیاسی لیاقت اور دُور اندیشی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ درج ذیل سطور میں حضرت امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مذہبی وسیاسی سفر، اور آپ کی مسلسل جدوجہد کا مختصر جائزہ پیش خدمت ہے:

گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قتل کے اسباب ومحرّکات:

۲۰۱۰ء میں "پاکستان پیپلز پارٹی" سے تعلق رکھنے والے، گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے عدالت سے سزا یافتہ ایک گستاخِ رسول مسیحی عورت، آسیہ مسیح کو بے قصور ومظلوم کہہ کر، قانون سے کھلواڑ کرنے کی کوشش کی، اور عملی طور پر توہینِ رسالت کا مرتکِب ہوا۔ صرف یہی نہیں، بلکہ اس عورت کی بے جا حمایت کرتے ہوئے، توہینِ رسالت سے متعلق قانون کو "کالا قانون" اور اپنی "نَجاست" قرار دیا۔

علمائے اسلام کی توہین کرتے ہوئے انہیں اپنے "جوتے کی نوک" پر رکھا، اور "قادیانیوں کو مسلمان جانا"۔ یہ وہ اُمور ہیں جو سلمان تاثیر کی ہلاکت کا سبب بنے، اور غازی ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اس ناپاک کے قتل پر اُبھارا۔ سلمان تاثیر کے قتل سے کچھ لمحے قبل، غازی ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس ناپاک کے متنازع بیانات پر توجہ دلا کر، اسے توبہ کرنے کا مشورہ دیا، اور اس کی اصلاح کی کوشش بھی کی، لیکن وہ چیختے چلاتے ہوئے کہنے لگا کہ "توہینِ رسالت کا قانون نہ صرف کالا قانون ہے، بلکہ میری

نجاست ہے"۔ یہ جملے سن کر غازی ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غیرتِ ایمانی سے سرشار ہوکر، اس ناپاک کو موقع ہی پر ستائیس ۲۷ گولیاں مار کر قتل کرڈالا۔

یہ واقعہ چار ۴ جنوری ۲۰۱۱ء کو ایف ۶ اسلام آباد کی معروف "کوہسار مارکیٹ" میں پیش آیا۔ گستاخِ رسول سلمان تاثیر کو قتل کرنے کے فوری بعد، غازی ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود ہی اپنی گرفتاری پیش کردی، اور عدالت میں یہ بیان دیا کہ "میں نے یہ کام "تحفظِ ناموسِ رسالت" کی خاطر کیا ہے، اور مجھے اس پر کوئی پچھتاوا نہیں!"۔

غازی رہائی تحریک کا آغاز:

پروانۂ شمعِ رسالت، غازی ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شہادت سے قبل تقریبًا پانچ ۵ سال تک جیل میں قید رہے۔ تمام تر قانونی کوششوں کے بعد، ۲۰۱۵ء میں قائد ملّت اسلامیہ امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور "کنز العلماء علّامہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب -دامت برکاتہ- نے، اپنے دیگر ساتھیوں اور علماء ومشائخ کے ساتھ مل کر، غازی صاحب کی رہائی کے لیے "غازی رہائی تحریک" چلائی، اور وسائل کی کمی کے باوجود، دن رات ایک کرکے پورے پاکستان میں احتجاجی جلسے جلوس منعقد کیے۔ اس ساری جہدوجہد میں اہلِ سنّت وجماعت کی تمام تنظیمات سے تعلق رکھنے والے رَہنما، علماء، ائمہ ومؤذّنین اور عوام اہلِ سنّت، اپنی مدد آپ کے تحت شریک ہوتے رہے، اس کے علاوہ غازی ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد گرامی ملک بشیر اعوان، اور بڑے بھائی ملک دلپذیر اعوان بھی شانہ بشانہ رہے۔

یہ وہ وقت تھا جب امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی میں ایک نیا موڑ آپہنچا، اور اللہ عزّوجلّ نے انہیں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناموس پر پہرے داری کے لیے منتخب فرمالیا۔ اپنی زندگی میں آنے والی اس تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے، علّامہ رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "میری زندگی پُر سکون ڈگر پر چل رہی تھے، میں درس وتدریس کے علاوہ پیر مکّی مسجد (لاہور) میں خطبہ دیتا تھا، ممتاز قادری کی گرفتاری اور پھر پھانسی نے میری زندگی میں ہلچل پیدا کردی، ممتاز قادری نے ایک گستاخِ رسول (سلمان تاثیر) کو گولیاں مار کر مسلمانوں کا سر فخر سے بلند کر دیا تھا، ممتاز قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جس محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وفا کی، قیامت تک حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امّت ان پر ناز کرتی رہے گے، لیکن حکومت نے اس عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جیل میں ڈال دیا"[1]۔

کوٹ لکھپت جیل میں اسیری کے ایّام:

علّامہ رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ "ممتاز قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رہائی کے لیے ہم نے تحریک چلائی اور مظاہرے کیے، اسی حوالے سے کیے گئے ایک مظاہرے میں مجھے گرفتار کر لیا گیا، جب مجھے گرفتار کرکے لے جایا جارہا تھا، تو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ایک پولیس افسر نے مجھے طعنہ دیا کہ "تم کیا نبی کے ٹھیکدار ہو! جب بھی تمھاری تقریر سنو، ناموسِ رسالت پر بات کرتے ہو! تمہیں اَور کوئی موضوع نہیں ملتا؟!

(۱) "النظامیہ "امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی اُنھی کی زبانی، صـ ۳۳۔

میں نے اس سے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ٹھیکدار تو سیّدنا صدیق اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی نہیں تھے، انہوں نے فرمایا تھا کہ «أَطِيعُونِي مَا أَطَعْتُ اللهَ وَرَسُولَهُ»[1] "لوگو! میرے پیچھے اس وقت تک چلنا، جب تک میں اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اِطاعت کروں!"۔ لہذا میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ٹھیکدار تو نہیں ہوں، لیکن چوکیدار ضرور ہوں!۔

بعدازاں مجھے کوٹ لکھپت جیل (لاہور) میں پہنچایا گیا، تو جیل سپر نٹنڈنٹ (Jail Superintendent) نے دریافت کیا کہ کیا کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ **"مسجد میں جھاڑو دیتا ہوں"**، جیل سپر نٹنڈنٹ نے اپنے نائب سے پوچھا کہ کیا لکھوں؟ وہ بولا: سر جی مؤذّن لکھ چھوڑو! جب جیل سے رہا ہوا، تو اس سے اگلے روز غازی ممتاز قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خط ملا، جمعہ کا دن تھا، نماز سے قبل وہ خط ممتاز قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد اور بھائی لے کر آئے تھے، یہ خط آج بھی میرے پاس محفوظ ہے، میں اس خط کو اپنی بخشش کا ذریعہ سمجھتا ہوں، یہ بڑا طویل خط ہے، لیکن اس کا ایک جملہ قابلِ توجہ ہے، ممتاز قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا کہ **"مولانا جب آپ کوٹ لکھپت جیل میں قید تھے، تو میں بھی آپ کے ساتھ تھا!"** اس وقت تو مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی، کہ ممتاز قادری

---

(١) "جامع معمر بن راشد" للأزدي، باب لا طاعةَ في معصية، ر: ٢٠٧٠٢، ١١/ ٣٣٦. و"السيرة النبوية" لابن هشام، أمر سقيفة بني ساعدة، خطبة أبي بكر رضي الله تعالى عنه، ٢/ ٦٦١.

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو اڈیالہ جیل میں ہیں، اور میں کوٹ لکھپت جیل میں تھا، تو وہ میرے ساتھ کیسے ہو گئے؟! لیکن بعد میں سمجھ آئی کہ ممتاز قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جسمانی طور پر تو نہیں، لیکن روحانی طور پر میرے ساتھ ضرور تھے، یہی وجہ ہے کہ سرد ترین موسم میں بھی جب جیل انتظامیہ نے مجھے ٹھنڈ سے بچنے کے لیے، کوئی خاطر خواہ چیزیں نہیں دی تھی، پھر بھی سلاخوں کے پار سے سرد ہوائیں مجھ تک نہیں آرہی تھیں"[1]۔

غازی ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہادت:

غازی ممتاز قادری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو راولپنڈی کی "انسدادِ دہشتگردی عدالت" نے "تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے مقدّس جرم میں، دو ۲ بار سزائے موت سنائی، سزا کے خلاف اپیل پر۔ "اسلام آباد ہائی کورٹ" نے فروری ۲۰۱۵ء میں اس مقدّمے سے دہشتگردی کی دفعات تو خارج کر دیں، لیکن سزائے موت کا فیصلہ برقرار رکھا۔ دسمبر ۲۰۱۵ء میں "سپریم کورٹ آف پاکستان" نے دہشتگردی کی دفعات کو دوبارہ بحال کرتے ہوئے سزائے موت کے فیصلے کو برقرار رکھا، نیز صدرِ مملکت نے بھی غازی ممتاز قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے متعلق رحم کی اپیل مسترد کر دی، واضح رہے کہ رحم کی یہ اپیل غازی ممتاز قادری علیہ الرحمۃ کی جانب سے فائل (File) نہیں کی گئی تھی! کیونکہ

---

(۱) "النظامیہ" امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی انہی کی زبانی، صـــ۳۴، ۳۵۔

انہوں نے ایسا کرنے سے منع فرمادیا تھا، البتہ آپ سے عقیدت و محبت رکھنے والے بعض احباب نے اپنے طور پر یہ اپیل فائل (File) کی تھی۔

پھر ۲۹ فروری ۲۰۱۶ء کو غازی ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سزائے موت دے دی گئی، شہادت کی رات غازی ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ساری رات ذکر واَذکار میں گزاری، سحری کے وقت روزہ رکھا، اور چہرے پر کالا کپڑا پہنے بغیر، باعمامہ ہوکر، بغیر کسی سہارے کے خود اپنے پیروں پر چل کر، تختۂ دار تک تشریف لے گئے، پھانسی کا پھندہ اپنے ہاتھوں سے گلے میں ڈال کر شہادت کا جام پیا، اور بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوگئے!۔

غازی ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پھانسی کے حوالے سے نون لیگی حکومت کی بدنیّتی کا ذکر کرتے ہوئے، امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "جس وقت ممتاز قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رہائی کے حوالے سے ہمارا احتجاج جاری تھا، اس وقت حکومت نے وفاقی وزیر برائے مذہبی اُمور، پیر امین الحسنات صاحب کے ذریعے پیغام بھیجا کہ **"ممتاز قادری کو پھانسی نہیں دی جائے گی!"**۔ ہمیں سیکرٹریٹ بلایا گیا، وہاں ایک صوبائی وزیر اور آئی جی پنجاب کے علاوہ، اکتوبر ۱۹۹۹ء سے پہلے آئی جی سندھ رہنے والے رانا مقبول بھی تھے، ہماری طرف سے قاری (پیر) افضل قادری اور دیگر تھے، بالخصوص رانا مقبول یہ شعر پڑھ رہے تھے: ع

با خدا دیوانہ باش، با محمد ہوشیار!

اور کہہ رہے تھے کہ "عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑا حسّاس مسئلہ ہے، اس پر کیسے کمپرومائز (Compromise) کیا جا سکتا ہے ...؟!" ان سب کا کہنا تھا کہ "وزارتیں اور عہدے بعد میں ہیں، پہلے ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ہیں"۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ "ممتاز قادری کی پھانسی کے مُعاملے کو طوالت دی جائے گی، اور پھر کچھ عرصہ بعد رہا کر دیا جائے گا"۔ لیکن ان کے لہجے چغلی کھا رہے تھے! میں سمجھ رہا تھا کہ یہ دو نمبری کر رہے ہیں، تاہم میں خاموش رہا؛ کہ اگر بولا تو ان سب کی پریشانی بڑھ جائے گی، میں ان کی طرف دیکھتا تو وہ نظریں نیچی کر لیتے تھے۔

بعد ازاں وہی ہوا جس کا اندازہ مجھے کسی حد تک ہو چکا تھا، صدرِ مملکت کے پاس پھانسی کے مجرموں کی ہزاروں اپیلیں پہلے سے پڑی تھیں، لیکن ان اپیلوں کو پسِ پشت ڈال کر، ممتاز قادری کی اپیل کو مسترد کر دیا گیا، یہ سراسر بدنیّتی تھی! بالآخر ایک عاشقِ رسول کو تختۂ دار پر لٹکا دیا گیا، ہم ہر طرح کی کوششوں اور قید وبند کی صُعوبتیں اٹھانے کے باوُجود، ممتاز قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بچا نہیں سکے، دل پر بڑا بوجھ تھا، ممتاز قادری شہید کا جسدِ خاکی لایا گیا، تو میں نے جا کر اپنی پگڑی ممتاز قادری کے قدموں میں رکھ دی، چارپائی کو بھی کئی بار چوما، اور کہا کہ "حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جا کر ہماری شکایت نہ لگانا! ہم سے جو ہو سکا وہ ہم نے کیا!"۔

ممتاز قادری اپنے اہلِ خانہ سے آخری ملاقات میں روئے نہیں، پھانسی گھاٹ کی طرف بھی جاتے ہوئے مسکرا رہے تھے، ان کے والد نے بھی ایک آنسو نہیں

بہایا؛ تاکہ کہیں وہاں موجود مخالفین باہر جاکر یہ پروپیگنڈہ نہ کریں، کہ ممتاز قادری اور ان کے والد گرامی آخری وقت میں ہمّت ہار گئے تھے"[۱]۔

ڈی چوک، اسلام آباد کا دھرنا:

۲۷ مارچ ۲۰۱۶ء کو لیاقت باغ راولپنڈی میں شہیدِ ناموسِ رسالت، غازی ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہلم میں، پاکستان بھر سے ہزاروں عاشقانِ رسول نے بھرپور شرکت کی، چہلم کے اختتام پر شرکاء نے امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور "پاکستان سنی تحریک" کے سربراہ ثروت اعجاز قادری کی قیادت میں، اسلام آباد کی طرف مارچ کرتے ہوئے ڈی چوک اسلام آباد میں دھرنا دے دیا، یہ دھرنا چار ۴ روز تک جاری رہا، ابتداءً نون لیگی حکومت نے مذاکرات سے انکار کیا، اور بڑے پیمانے پر آپریشن کرتے ہوئے آنسو گیس شیلنگ کی انتہاء کر دی، آس پاس کی آبادی بھی اس شیلنگ سے شدید متاثر ہوئی، یہاں تک کہ لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر اپنے اپنے رشتہ داروں کے ہاں منتقل ہونے پر مجبور ہو گئے۔ دھرنے کے شرکاء کے لیے کھانا یا پانی لے جانے پر بھی پابندی عائد کر دی گئی، اور مظاہرین کو چاروں اطراف سے گھیر لیا گیا۔ اس کے باوجود علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے جانثار کارکنان کے عزم واستقلال اور ثابت قدمی میں کمی نہیں آئی،

---

(۱) "النظامیہ "امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی اُنھی کی زبانی، ص ۳۵ تا ۳۷۔

ان کے حوصلے بلند سے بلند تر رہے، بالآخر حکومت مذاکرات پر مجبور ہوئی، اس میں زعمائے اہلِ سنّت کی مدد لی گئی، حکومت اور شرکائے دھرنا کے مابین باہمی مشاوَرت سے ایک یادداشت پر دستخط ہوئے، جس کے بنیادی نکات درج ذیل تھے:

(۱) تعزیراتِ پاکستان کی توہینِ مذہب سے متعلق دفعہ 295c میں نہ کوئی ترمیم زیرِ غور ہے، اور نہ ہی اس میں کوئی ترمین کی جائے گی۔

(۲) حکومت پُرامن احتجاج کرنے والے گرفتار افراد کو رہا کرے گی۔

(۳) توہینِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدّمات میں سزا یافتہ کسی شخص کو کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں دی جائے گی۔

(۴) فورتھ شیڈول (Fourth Schedule) کی فہرست پر نظر ثانی کا عمل جاری ہے، اس میں سے بے گناہ افراد کے نام خارج کردیے جائیں گے۔

(۵) علمائے کرام پر درج مقدّمات کی واپسی کا جائزہ لیا جائے گا۔

(٦) میڈیا پر فحش پروگراموں کی روک تھام کے لیے علمائے کرام ثبوتوں کے ہمراہ پیمرا (Pemra) سے رجوع کریں گے، جو قانونی کاروائی کرنے کا مجاز ہے۔

(۷) ملک میں نظامِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نفاذ کے لیے سفارشات مرتّب کر کے وزارت مذہبی اُمور کو پیش کی جائیں گی[۱]۔

تحریک لبیک یارسول اللہ کا آغاز:

غازی ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہادت کے بعد "غازی رہائی تحریک" کا نام تبدیل کر کے "تحریک لبیک یا رسولَ اللہ" رکھ دیا گیا[۲]، **قائد ملّت اسلامیہ** امیر المجاہدین علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ولولہ انگیز قیادت، اور جوشِ خطابت سے تحریک میں رُوح پھُونک دی، جس کے نتیجے میں ملک کے گوشے گوشے سے نوجوانانِ اہل سنّت اس تحریک کا حصہ بنتے چلے گئے۔

تحفظِ ختمِ نبوّت کے سلسلہ میں فیض آباد دھرنا:

۲۰۱۷ء میں نواز شریف حکومت نے ایک پارلیمانی بل میں حکومت کی طرف سے اراکین اسمبلی کے نامزدگی فارم (Nomination Form) کی ایک شق میں حلف نامہ کے الفاظ بدل دیے، جس پر ہر طرف سے صدائے احتجاج بلند ہوئی۔ علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیانات کے بجائے عملی اِقدام کیا، اور پانچ ۵ نومبر تا

---

(۱) دیکھیے: "اسلام آباد کے ڈی چوک میں چار روزہ احتجاجی دھرنا ختم" ڈی ڈبلیو ڈاٹ کام (https://www.dw.com)، ۳۰مارچ ۲۰۱۶ء۔

(۲) https://www.youtube.com/watch?v=NDEynYe3BdA.

ستائیس ۲۷ نومبر ۲۰۱۷ء تک فیض آباد انٹرچینج پر اکیس ۲۱ دن تک مسلسل دھرنا دیا[۱]، اور یہ مطالبہ کیا کہ "اراکینِ اسمبلی کے حلف نامہ میں ختمِ نبوّت سے متعلق شق کو واپس اصل صورت میں بحال کیا جائے، نیز قادیانیت نوازی پر مبنی اس دانستہ غلطی کے مرتکِب افراد کو سامنے لایا جائے"۔

لوگوں کو اس دھرنے میں شمولیت سے روکنے کے لیے، حکومت نے کنٹینرز (Containers) لگا کر ملک کی تمام شاہراہیں بند کر ڈالیں، لیکن اس کے باوجود پاکستانی عوام کی ایک کثیر تعداد نے بڑھ چڑھ کر ان دھرنوں میں شرکت کی، اور نون لیگی حکومت کو یہ واضح پیغام دیا کہ "عقیدۂ ختمِ نبوّت" کے خلاف کسی قسم کی کوئی سازش قبول نہیں کی جائے گی!!۔

ابتداءً حکومت نے تشدّد کا راستہ اپنایا، اور پُرامن شرکائے دھرنا کے خلاف ۲۵ نومبر کی صبح وفاقی پولیس اور رینجرز کے ذریعے، ایک ناکام آپریشن کیا، اس آپریشن سے قبل نون لیگی حکومت نے یہ دعوی کر رکھا تھا، کہ صرف تین ۳ گھنٹے کے آپریشن میں ہم دھرنے کے شرکاء کو منتشر کر دیں گے، لیکن بڑے پیمانے پر پُرتشدّد آپریشن کے باوجود، حکومت اس دھرنے کو منتشر کرنے میں بالکل ناکام رہی۔ اس آپریشن میں "تحریک لبیک" کے سینکڑوں کارکنان زخمی ہوئے، پولیس نے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) آنسو

---

(۱) "تحریک لبیک پاکستان کے بانی علّامہ خادم حسین رضوی کون تھے؟" انڈیپنڈنٹ اردو، ۱۹ نومبر ۲۰۲۰ء۔

گیس شیل پھینکے، ربڑ کی گولیوں کے ساتھ ساتھ براہِ راست اصلی گولیاں بھی چلائی گئیں، جس کے نتیجے میں "تحریک لبیک" کے کارکنان میں سے آٹھ ۸ افراد کی شہادت ہوئی۔

جس وقت یہ آپریشن جاری تھا، اس وقت قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بنفسِ نفیس خود بھی دھرنے میں موجود تھے، اور بڑی تعداد میں ہونے والی آنسو گیس کی شیلنگ کا خود بھی سامنا کر رہے تھے، لیکن اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ استقامت کا پہاڑ بن کر ڈٹے رہے، ایک ہی جگہ پر ڈٹ کر شیلنگ کا سامنا کرنے والے، اپنے اس معذور قائد قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قوّتِ برداشت اور عزم واستقلال کو دیکھ کر، نہتے نوجوان اور کارکنان اپنی تکلیف بھول گئے، اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح آنسو گیس شیلنگ، اور ربڑ کی گولیوں کا سامنا کرتے رہے، لیکن ہزاروں کی تعداد میں موجود حکومتی اہلکار، اپنے تمام ترجبری ہتھکنڈوں اور آتشیں اسلحہ کے باوجود، انہیں دھرنے کے مقام سے ہٹانے میں بالکل ناکام رہے۔

نون لیگی حکومت کے اس ظلم وستم اور اسلام دشمن پالیسیوں کو دیکھتے ہوئے، احتجاج کا سلسلہ ملک بھر میں پھیل گیا، اس پر وزیرِ داخلہ نے پچیس ۲۵ نومبر کو فوج سے مدد طلب کر لی، بعد ازاں پاکستان آرمی کی ثالثی اور ضمانت پر حکومت اور "تحریک لبیک" کے مابین مُعاہدہ ہوا، تب ستائیس ۲۷ نومبر کو دھرنا ختم کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔

ختمِ نبوّت سے متعلقہ شق میں تبدیلی کی کوشش کرنے والے اصل ذمّہ داران کو، نون لیگی حکومت نے سامنے لانے کے بجائے، اس کے بظاہر ذمّہ دار وفاقی

وزیرِ قانون زاہد حامد کو قربانی کا بکرا بنایا، جس کے نتیجے میں وہ اپنی پارٹی سے وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے، استعفی دے کر خاموشی سے اپنے گھر چلا گیا، اور قومی سیاست سے ہمیشہ کے لیے کنارہ کشی اختیار کرلی۔

فیض آباد دھرنے میں عشق ومستی سے سرشار ہوکر، ہزاروں آنسو گیس شیل کا سامنا کرنے والے، امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس دھرنے میں ہونے والی غیبی مدد کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ "فیض آباد دھرنے میں کنٹینر کے ساتھ جو خیمہ لگا ہوا تھا، میں اکثر اسی میں سویا کرتا تھا، شروع کے چار پانچ دن ٹرالر کے نیچے بھی سویا، ہر طرف سے سرد ہوا آتی تھی، لیکن اس سخت سردی کے موسم میں بھی، ہم جن کے لیے سوئے تھے، انہوں نے سرد ہواؤں کو محسوس نہیں ہونے دیا، جب ہر طرف شیلنگ ہورہی تھی، تو مجھے آنسو گیس کا دھواں بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ اکثر پوچھا جاتا ہے کہ "دھرنے کے خلاف آپریشن کرنے والی پولیس کیسے پسپا ہوئی؟" یہ تو میں نہیں بتا سکتا، لیکن لوگ کہتے ہیں کہ کچھ ہوا ضرور تھا، پولیس والوں کو میں نے بھاگتے دیکھا تو میں نے اپنے لوگوں سے پوچھا کہ انہیں ہوا کیا ہے؟ تو وہ کہنے لگے کہ پتہ نہیں کیا ہوا ہے! میں تو "لبیک یا رسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے نعروں کے ساتھ پولیس والوں کو تلقین کررہا تھا، کہ آپ نے ہمیں مار بھی دیا تو ٹرمپ خوش ہوجائے گا،

کفر خوش ہو جائے گا کہ لوگ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے آئے تھے، اور خود مسلمانوں نے ان کو مار دیا تھا"[۱]۔

امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی میں انقلابی حدیث پاک:

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "حدیث قدسی میں ہے کہ: «أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي»[۲] "میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق، اس کے ساتھ مُعاملہ فرماتا ہوں"۔ اس حدیثِ پاک نے میری زندگی بدل کر رکھ دی! میں نے ہمیشہ اس حدیث پاک کو پیشِ نظر رکھا، اپنی زندگی میں اچھے سے اچھا گمان رکھا، اور جیسا گمان رکھا اللہ تعالی نے بھی وَیسا ہی مُعاملہ فرمایا"۔

فیض آباد دھرنے میں پولیس نے گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کیا، تو یوں لگتا تھا جیسے پانچ ۵ منٹ میں سب کو گرفتار کرلیں گے! حالانکہ جب میں لاہور سے چلا تھا تو مجھے پختہ یقین تھا، کہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناموس کے لیے نکلے ہیں، لہذا ضرور کامیاب ہوں گے! اس وقت بھی مجھے یہی حدیثِ پاک یاد آئی، اور مجھے یقین ہوگیا کہ ہم ضرور کامیاب ہوں گے، میں نے گنبدِ خضراء کی طرف توجہ کی، اور دل ہی دل میں بارگاہِ

---

(۱) "النظامیہ "امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی اُنھی کی زبانی، صـ۳۷تا۳۸۔

(۲) "صحيح البخاري" كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾، ر: ۷٤۰٥، صـ۱۲۷۳.

رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اگر ختمِ نبوّت کے مسئلہ میں ہمارے جسم کے ٹکرے بھی ہوجائیں، تو یہ کوئی بڑی قربانی نہیں ہوگی! لیکن اگر دشمنانِ اسلام کامیاب ہوگئے، تو مسلمانوں کے حوصلے پست ہوجائیں گے، بس میں یہ عرض کرہی رہا تھا کہ "غیبی مدد" آئی اور پانسہ یکسر پلٹ گیا، پولیس پر خوف طاری ہوا، اور وہ بھاگ گئی"۔

داتادربار دھرنا:

۲۰۱۷ء میں فیض آباد (راولپنڈی) میں دھرنا ختم کرانے کے لیے حکومت نے جو مُعاہدہ کیا، بعد میں حکومت نے اس پر بدنیّتی کا مُظاہرہ کیا، اور اس پر عمل درآمد کرنے میں پس وپیش سے کام لیتی رہی، امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معاہدے پر عمل درآمد کے لیے چار ۴ ماہ کے طویل انتظار کے بعد، یکم اپریل ۲۰۱۸ء کو داتا دربار کے سامنے دوبارہ دھرنا دے دیا، اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ "فیض آباد دھرنے میں ہونے والے معاہدے پر عمل کیا جائے!" حکومت نے یہاں بھی ابتداءً پکڑ دھکڑ اور مار پیٹ کے ذریعے دھرنا ختم کرانے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔ یہ دھرنا مسلسل بارہ ۱۲ روز تک جاری رہا، بعدازاں گیارہ ۱۱ گھنٹوں کے طویل مذاکرات کے بعد طے پایا کہ

(۱) حکومت فیض آباد معاہدے پر عمل در آمد کو یقینی بنائے گی۔

(۲) اراکینِ اسمبلی کے حلَف نامہ میں تبدیلی سے متعلق راجہ ظفر الحق کی تحقیقاتی رپورٹ کو منظرِ عام پر لایا جائے گا۔

(۳) فیض آباد دھرنے میں شہید ہونے والے کارکنان کی ایف آئی آر (FIR) درج کی جائے۔

(۴) مساجد میں اذان کے لیے لاؤوڈ اسپیکر کے استعمال پر عائد پابندی ختم کی جائے گی[۱]۔

اسٹیبلشمنٹ (Establishment) سے تعلقات کی تردید:

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوج کی پشت پناہی یا اسٹیبلشمنٹ (Establishment) سے اپنے تعلقات کی تردید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "دھرنے کے دوران اس طرح کی بہت سی افواہیں اڑائی گئیں، اور پروپیگنڈہ کیا گیا کہ "ہمارے پیچھے فوج یا اسٹیبلشمنٹ ہے"۔ واللہِ! مجھ سے تو اس سلسلے میں کبھی کسی نے رابطہ نہیں کیا، دراصل یہ ساری باتیں ہماری تحریک کو متاثر کرنے کے لیے کی جارہی تھیں، جب معاہدے کے بعد دھرنا ختم کرنے کا اعلان ہوا، تب "جنرل فیض حمید" (موجودہ DG ISI) میرے خیمے میں ضرور آئے تھے، ان کا کہنا تھا کہ علّامہ خادم حسین رضوی سے ملوا تو دو! وہ ہیں کون؟ جہاں تک دھرنے کی بات ہے، یہ ایک ایسا کام ہو گیا ہے کہ مؤرِّخ بھی لکھتے ہوئے ہزار بار کانپے گا کہ "نہتے عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہزاروں مسلح لوگ (پولیس اہلکار) کیسے پسپا ہوے!"[۲]۔

---

(۱) دیکھیے: "تحریک لبیک اور حکومت کے درمیان رات گئے مذاکرات کامیاب"، ڈیلی پاکستان، ۱۳ اپریل ۲۰۱۸ء۔

(۲) "النظامیہ" امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانح زندگانی اُنھی کی زبانی، صـ ۳۸۔

اسٹیبلشمنٹ (Establishment) کی پشت پناہی سے متعلق لبرلز اور دیگر سیاسی جماعتوں کی جانب سے، کیے جانے والے اس پروپیگنڈہ کی تردید امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک انٹرویو میں بھی فرمائی۔ ٹی وی چینل نیو نیوز (New News) کے اینکر پرسن، جناب نصر اللہ ملک نے علّامہ رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک انٹرویو کے دوران پوچھا کہ "مذہبی جماعتوں کے بارے میں ایک تاثر یہ بھی ہے، کہ یہ لوگ سیاست میں آتے نہیں، بلکہ (اسٹیبلشمنٹ کے ذریعے) لائے جاتے ہیں"، کیا آپ کو بھی کسی نے ایسا کرنے کو کہا ہے؟ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی تردید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "جی نہیں، ہمیں کسی نے نہیں کہا، اور آئندہ بھی ایسا نہیں ہو گا، ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ یہود ونصاریٰ سے بات کرتے وقت ہمارے لوگوں کا لہجہ معذرت خواہانہ کیوں ہوتا ہے؟! آج یورپ میں کسی ایک بندے سے زیادتی ہو جائے، تو پورا یورپ اس کے حق میں آواز بلند کرنے کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے، لیکن لاکھوں مسلمان عراق، افغانستان، شام اور برما (میانمار) میں ذَبح ہو جائیں، تو یہ لوگ اسے عدل کا نام دیتے ہیں!! ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ دنیا عدل وانصاف کے تقاضوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اسلام کو سمجھے!!"[۱]۔

(۱) "نیو نیوز" انٹرویو علّامہ خادم حسین رضوی، میزبان: نصر اللہ ملک۔

اسی طرح قبلہ مفتی منیب الرحمن صاحب -دامت برکاتہ العالیہ- سے حال ہی میں یوٹیوب چینل "اسٹوڈیو ۵" کو دیے گئے ایک انٹرویو میں سوال ہوا کہ "علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ "یہ پلانٹڈ (planted) تھے"، اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ اس پر قبلہ مفتی صاحب نے کیا خوب جواب ارشاد فرمایا کہ "پلانٹڈ (Planted) کے معنی ہیں "کسی کا کاشت کیا ہوا پودا، یا کسی کی جانب سے اپنے ایجنڈے پر لانچ کیا ہوا فرد"، ہمارے ہاں چونکہ بدگمانی اور بدنیّتی کا شِعار عام ہے، اس لیے میرا سوال یہ ہے کہ "اگر علّامہ خادم حسین رضوی جیسے شاہکار کسی ٹکسال (سکے ڈھالنے / بنانے والے کارخانے) میں ڈھلتے ہیں، یا کسی ادارے کی جانب سے پلانٹ (Plant) کیے جاتے ہیں، تو آپ کی مشینیں اور ٹکسال بند تو نہیں ہو گئے! ایسا کوئی شاہکار دوسرا پیدا کر کے دکھایے! اور پھر اسے ملک کے اندر اور بیرونِ ملک کروڑوں انسانوں کے دلوں میں بٹھا کر دکھا دیجیے! ہم بھی آپ کی کرامت یا کرشماتی کمال کو تسلیم کر لیں گے!""[۱]۔

---

(۱) دیکھیے: "زاویۂ نظر"، علّامہ خادم حسین رضوی، روزنامہ دنیا، ۲۸ نومبر ۲۰۲۰ء، ملتقطاً۔

ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پہرہ داری:

۲۰۱۸ء میں ہالینڈ کی "فریڈم پارٹی (Freedom Party)" کے رہنما گیرٹ ویلڈرز (Geert wilders) نے نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین پر مبنی گستاخانہ کارٹونز (Blasphemy Cartoons) کی نمائش کا اعلان کیا، اس پر "تحریک لبیک" نے ۲۹ اگست ۲۰۱۸ء کو داتا دربار لاہور سے اسلام آباد تک لانگ مارچ کا اعلان کرتے ہوئے، پی ٹی آئی (PTI) حکومت سے مطالبہ کیا کہ "ہالینڈ کی حکومت کے ساتھ دوطرفہ سفارتی تعلقات منقطع کیے جائیں، اور ڈچ سفیر کو ناپسندیدہ قرار دے کر پاکستان سے بے دخل کیا جائے"[1]۔

اس لانگ مارچ کی قیادت امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بذاتِ خود فرمائی۔ آپ کا جذبہ قابلِ دید تھا، دَورانِ مارچ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "لبیک یا رسول اللہ" کے نعروں سے لانگ مارچ کے شرکاء کا لہو گرماتے رہے، درود شریف پڑھتے رہے۔ "تحریک لبیک" کے اس زبردست اور کامیاب ترین احتجاجی لانگ مارچ کے باعث، حکومت نے مذاکرات کی دعوت دی، ۳۰ اگست ۲۰۱۸ء کو ابھی یہ مذاکرات جاری ہی تھے، کہ ہالینڈ سے اچانک یہ خبر آگئی کہ گستاخِ رسول ملعون "گیرٹ ویلڈرز"

---

(۱) دیکھیے: "ہالینڈ میں گستاخانہ خاکوں کے خلاف تحریک لبیک کی احتجاجی ریلی"، روزنامہ امّت، ۱۷ اگست ۲۰۱۸ء۔

نے توہین آمیز کارٹونز(Blasphemy Cartoons) بنانے کا مقابلہ منسوخ کر دیا ہے[۱]۔ وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے فوری طور پر اس کا کریڈٹ (Credit) اپنی حکومت کو دینے کی کوشش کی، حالانکہ گستاخِ رسول گیرٹ ویلڈرز نے گستاخانہ کارٹونز کا مقابلہ منسوخ کرنے کی وجہ خود تحریر کرتے ہوئے لکھا:

" To avoid the risk of victims from Islamic violence, I have decided to cancel the cartoon competition".[۲]

"کارٹونز بنانے کا یہ مقابلہ میں نے اسلامی شدّت کے خطرات سے بچنے کے لیے منسوخ کیا ہے"۔

"تحریک لبیک" کی اس عظیم فتح کا اعتراف عالَمی میڈیا نے بھی مختلف الفاظ میں کیا، امریکی نیوز ایجنسی "ایسوسی ایٹڈ پریس (Associated Press)"، اخبار "سیاٹل ٹائمز (Seattle Times)" اور "واشنگٹن پوسٹ (Washington Post)" کے مطابق کارٹونز نمائش کی منسوخی کی وجہ، پاکستان میں ہونے والا احتجاج ہے۔ برطانوی اخبار "دی انڈیپنڈنٹ (The Indipendent)" نے بھی کارٹونز نمائش کی منسوخی کا

---

(۱) دیکھیے: "بی بی سی اردو"، ۱۳۱گست ۲۰۱۸ء۔

(۲) دیکھیے: "بی این او نیوز"، ۱۳۰گست ۲۰۱۸ء۔

وزن پاکستان کے پلڑے میں ڈالا، امریکی نشریاتی ادارے "اے بی سی نیوز (abc news)" جیسے اداروں نے بھی، گستاخانہ کارٹونزر کوانے کا کریڈٹ پاکستان کو دیا[1]۔

آسیہ مسیح کی رہائی کے فیصلے کے خلاف، ملک بھر میں احتجاجی دھرنے:

آسیہ نامی ایک مسیحی عورت ۲۰۰۹ء میں، ایک مسلم خاتون سے جھگڑے کے دوران، قرآن مجید اور حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی مرتکِب ہوئی، سیّد محمد امین بخاری ایس پی انویسٹی گیشن آفیسر (Sp Investigation Officer)، شیخوپورہ (پنجاب) کے رُوبرو اس نے اپنے جرم کا اعتراف بھی کیا، اور اپنے اس ناقابلِ مُعافی جرم پر مُعافی بھی چاہی۔ نومبر ۲۰۱۰ء میں جرم ثابت ہونے پر "سیشن کورٹ" نے اسے سزائے موت سنادی، سزا کے خلاف ۲۰۱۴ء میں آسیہ مسیح نے "لاہور ہائی کورٹ" سے رجوع کیا، عدالتِ عالیہ نے بھی اس کی اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، سیشن کورٹ (Session Court) کی سزا کو برقرار رکھا۔ بعدازاں اس عورت نے "سپریم کورٹ آف پاکستان" میں اپیل دائر کی، جس کی سماعت مکمل ہونے پر ۸/اکتوبر ۲۰۱۸ء کو اس پر فیصلہ محفوظ کیا گیا، جبکہ ۳۱/اکتوبر ۲۰۱۸ء کو فیصلہ جاری کرتے ہوئے اسے باعزّت بری کر دیا گیا۔

---

(۱) دیکھیے: "گستاخانہ خاکوں کا مقابلہ پاکستان کی وجہ سے منسوخ ہوا ...عالمی میڈیا"، ہم نیوز، ۳۱ اگست ۲۰۱۸ء۔

آسیہ مسیح کی رہائی کے سلسلہ میں پاکستانی حکومت اور عدلیہ پر کس قدر دباؤ تھا، یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں! یورپی یونین کے نمائندۂ خصوصی جان فیگل (Jan Figel) نے اس سلسلے میں باقاعدہ پاکستان کا دَورہ کیا، اور یورپی یونین کی طرف سے حکومتِ پاکستان کو یہ پیغام دیا، کہ مستقبل میں ہونے والی مالی امداد کو "توہینِ رسالت" کے مُعاملے میں سزائے موت کا سامنا کرنے والی، مسیحی خاتون آسیہ کے مثبت نتائج (یعنی رہائی) سے منسلک کیا جائے گا[۱]۔

اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کو مُعاشی نقصان پہنچانے کی دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ "یورپی یونین" پاکستان کی برآمدات کی اصل منزل ہے، پاکستان کی کُل برآمدات کے ۶ء۵۳ فیصد حصے کی خریدار "یورپی یونین" ہے۔ یعنی آسیہ مسیح سے متعلق فیصلہ ہماری خواہشات کے مطابق نہ ہونے کی صورت میں، تجارت کا یہ سلسلہ منقطع بھی ہو سکتا ہے، جس کا پاکستان متحمل نہیں ہو سکتا!۔

ہماری عدالتوں پر دباؤ بڑھاتے ہوئے یورپی یونین کے عہدیدار جان فیگل (Jan Figel) نے اس بات پر بھی زور دیا، کہ آسیہ مسیح کا مُعاملہ یورپی یونین کے ممبر ممالک، خاص طور پر اٹلی کے لیے بہت اہم ہے، وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ پاکستانی عدالتِ عظمی، ایک مخصوص حصے (مذہبی طبقے) کو خوش کرنے کے لیے، جان بوجھ کر

---

(۱) /https://fp.brecorder.com/2018/01/20180122337506.

اس فیصلے میں تاخیر کر رہی ہے۔ اس خبر سے متعلق مزید تفصیل کے لیے انگریزی اخبار "بزنس ریکارڈر" کراچی، بائیس ۲۲ جنوری ۲۰۱۸ء کی اِشاعت ملاحظہ فرمائیے[۱]۔

مذکورہ بالا صورتحال اور انٹرنیشنل پریشر کے باعث، یہ فیصلہ بالکل بھی غیر متوقع نہیں تھا۔ اس فیصلے سے پاکستانی مسلمانوں کے جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی، اور وہ بطور احتجاج سڑکوں پر نکل آئے، توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ کے بعض ناخوشگوار واقعات بھی پیش آئے۔ اس حسّاس مسئلے پر **"تحریک لبیک پاکستان"** نے بھی ملک گیر احتجاج کیا۔

"تحریک لبیک" کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور سیاسی قوّت میں اضافے سے خائف عمران خان کی حکومت نے، اس احتجاج کو کمزور اور غیر مؤثر کرنے کے لیے، ملک بھر میں ہونے والے نقصانات کا ملبہ "تحریک لبیک پاکستان" پر ڈال دیا، اور اس کی قیادت سمیت متعدّد کارکنان پر، بغیر کسی ثبوت کے جھوٹے مقدّمات قائم کر دیے۔ اس ملک گیر احتجاج کا اختتام ۲ نومبر ۲۰۱۸ء کو حکومتی وفد کے ساتھ، اڑتالیس ۴۸ گھنٹوں کے کامیاب مذاکرات کے بعد، ایک معاہدے کی صورت میں ہوا، اس معاہدے کے نکات درج ذیل تھے:

(۱) آسیہ مسیح کے مقدّمے میں نظرِ ثانی کی اپیل دائر کر دی گئی ہے، جو کہ فریقین کا قانونی حق اور اختیار ہے، جس پر حکومت معترض نہیں ہوگی۔

---

(۱) /https://fp.brecorder.com/2018/01/20180122337506.

(۲) آسیہ مسیح کا نام فوری طور پر ای سی ایل (Exit Control List) میں شامل کرنے کے لیے قانونی کاروائی کی جائے۔

(۳) آسیہ مسیح کی بریّت کے خلاف چلائی گئی احتجاجی تحریک میں اگر کوئی شہادتیں ہوئی ہیں، تو ان کے بارے میں قانونی چارہ جُوئی کی جائے گی۔

(۴) اس احتجاج کے دوران جس کسی کی بلا جواز دل آزاری ہوئی، یا کسی کو تکلیف پہنچی ہو، تو "تحریک لبیک" اس پر معذرت خواہ ہے۔

اس معاہدے پر حکومتی وفد کی جانب سے وفاقی وزیر برائے مذہبی اُمور پیر نور الحق قادری، اور صوبائی وزیر قانون جناب راجہ بشارت صاحب کے دستخط ہیں، جبکہ "تحریک لبیک یا رسول اللہ (پاکستان)" کی جانب سے تحریک کے سابق سرپرستِ اعلیٰ پیر محمد افضل قادری، اور مرکزی ناظمِ اعلیٰ تحریک لبیک جناب وحید نور صاحب نے دستخط کیے[1]۔

(۱) دیکھیے: "حکومت اور مظاہرین کے درمیان مذاکرات کے بعد دھرنا ختم"، سچ نیوز (ڈیجیٹل ایڈیشن) ۳نومبر ۲۰۱۸ء۔

۲۵ نومبر... یوم شہدائے تحریک:

آسیہ مسیح کی سپریم کورٹ سے رہائی کے فیصلے کو ابھی ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا، کہ امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "فیض آباد دھرنا" میں شہید ہونے والے کارکنان کی یاد میں، "یومِ شہدائے تحریک" منانے کا اعلان کیا، اور اس کے لیے ان کے یومِ شہادت کی مناسبت سے، پچیس ۲۵ نومبر کی تاریخ مقرّر کی، لیکن پچیس ۲۵ نومبر ۲۰۱۸ء سے قبل ہی، پی ٹی آئی (PTI) حکومت کی جانب سے، بڑے پیمانے پر کریک ڈاؤن (Crack Down) کا سلسلہ شروع ہوگیا، امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی سمیت، "تحریک لبیک پاکستان" کی تمام اعلی قیادت، صوبائی رَہنما، علماء ومشائخ، آئمہ وخطباء اور ہزاروں کارکنان کو، ان کے گھروں سے گرفتار کرکے، بغاوت اور دہشتگردی جیسے سنگین نَوعیت کے، جھوٹے مقدّمات قائم کردیے گئے۔

اس سلسلے میں حکومت نے اس قدر سنگ دلی کا مظاہرہ کیا، کہ ساٹھ ستّر سال کے بزرگوں، اور علمائے کرام کے مقام ومرتبے، اور پیرانہ سالی کا بھی ذرّہ برابر خیال نہ کیا! انہیں زبردستی مساجد، مدارس اور گھروں سے اٹھا اٹھا کر جیلوں میں بند کر دیا گیا، موسم سخت سرد ہونے کے باعث بعض علماء شدید بیمار ہوگئے، انہیں مناسب ادویات بھی فراہم نہ کی گئیں، جس کے نتیجے میں بعض تو جیلوں میں ہی وفات پاگئے۔

"جرمِ بے گناہی" کے سبب، امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے قریبی ساتھیوں کو، تقریبًا چھ ٦ ماہ تک جیل کی سلاخوں کے پیچھے رکھا گیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جسمانی معذوری کا لحاظ کیے بغیر، آپ کو ذہنی طور پر ٹارچر

(Torture) کیا گیا، بیماری کے پیشِ نظر جو ادویات آپ روزانہ کی بنیاد پر لیا کرتے، ان سے بھی محروم کر دیا گیا، لیکن اس کے باوجود بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عزم واستقلال میں کوئی تزلزل نہ آیا، بلکہ آپ علیہ الرحمۃ استقامت کا پہاڑ بن کر، اپنے مشن اور ہدف پر مضبوطی سے ڈٹے رہے!۔

علاوہ ازیں امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے بھائی، جناب محترم امیر حسین رضوی صاحب نے، جب آسیہ مسیح کی رہائی اور قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سمیت، "تحریک لبیک پاکستان" کے دیگر کارکنان کی، غیر قانونی گرفتاری کے خلاف احتجاج کیا، توان پر بھی جھوٹے مقدّمات قائم کر دیے گئے، اور تیرہ ۱۳ ماہ تک مقدّمات کی سماعت کے بعد، قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی اور بھتیجے سمیت چھیاسی ۸۶ بے گناہ کارکنان کو انسداد دہشتگردی کی خصوصی عدالت کے ذریعے، مجموعی طور پر، چار ہزار سات سواڑتیس (۴۷۳۸) سال قید کی سزا سنا ئی گئی، صرف یہی نہیں، بلکہ ایک کروڑ ستّر لاکھ روپے سے زائد جرمانہ، اور ان کی تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد ضبط کرنے کا بھی حکم دیا گیا[۱]۔ اس کے باوجود بھی، یہ سب ہتھکنڈے امام عزیمت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کمزور کرنے اور

(۱) دیکھیے: "بی بی سی اردو"، ۱۷ جنوری ۲۰۲۰ء۔

جھکانے میں ناکام رہے، بالآخر آپ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پہرے داری کے لیے، پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہوکر اُبھرے!۔

سیاسی آغاز اور اس کا سبب:

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے غازی ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مُعاملے میں، حکومتی طرزِ عمل اور ان کے دوغلے پن سے بہت دلبرداشتہ ہوئے، ناموسِ رسالت کے ایک مُحافظ کی سزائے موت نے، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل پر گہرے اثرات چھوڑے تھے، لہذا آپ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کو تخت پر لانے کے لیے، عملی طور پر سیاست میں آنے کا فیصلہ کرلیا۔

مذہبی حلقوں کی جانب سے اس فیصلے کا بھرپور خیر مقدم کیا گیا، قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعد، ایک عرصہ سے عوامِ اہلِ سنّت کسی حقیقی اور عوامی قیادت سے محروم تھے، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس خلاء کو پُر کرتے ہوئے، اہل سنّت وجماعت کی اکثریت کو، ایک پلیٹ فارم پر جمع کرکے، ان کا سیاسی شُعور بیدار کیا، اور انہیں ان کے "ووٹ بنک" کی طاقت کا احساس دلایا۔ علماء ومشایخ اور دینی مدارس نے خاص طور پر ان کی آواز پر "لبیک" کہا، اور اس جدوجہد میں ان کے شریکِ سفر بھی ہوئے۔

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اِخلاص اور انتھک محنت کی برکت سے، دیکھتے ہی دیکھتے اس تحریک نے مقبولیت کے سارے ریکارڈ توڑ دیے،

لاکھوں شرکاء پر مشتمل بڑے بڑے جلسوں اور کامیاب دھرنوں نے، عالمی سطح پر بھرپور توجہ حاصل کرکے، دیگر تمام سیاسی جماعتوں کے لیے خطرے کی گھنٹیاں بجادیں!۔

ابھی یہ جدوجہد جاری تھی، کہ بعض وُجوہ اور اختلافِ رائے کے باعث، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور کنزالعلماء علّامہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی حفظہ اللہ تعالیٰ کے عملی راستے جلدا ہوگئے، لیکن دونوں رَہنماؤں نے دانشمندی سے کام لیتے ہوئے، الگ الگ پلیٹ فارم سے تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس عظیم مشن کو جاری رکھا۔ امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **"تحریک لبیک پاکستان"** (TLP) کی بنیاد رکھی، جبکہ کنزالعلماء علّامہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے **"تحریک لبیک اسلام"** کے نام سے اپنی سیاسی جماعت رجسٹر کروائی۔

قائدین کے اس باہمی اختلاف کے سبب علماء اور عوامِ اہلِ سنّت بہت دُکھی ہوئے، الیکشن سے کچھ عرصہ قبل ہونے والے اس اختلاف کے سبب اہلِ سنّت کا ووٹ بنک بھی تقسیم ہوگیا، اور خاطر خواہ نتائج حاصل نہ کیے جاسکے۔ بہرحال فی الوقت ضرورت اس اَمر کی ہے کہ "تحریک لبیک پاکستان" کے نئے امیر مولانا سعد حسین رضوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ اور کنزالعلماء ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب -دامت برکاتہ برکاتہ العالیہ- رضائے الٰہی عزّوجلّ کی خاطر، تمام باہمی اختلافات کو پَس پُشت ڈال کر متحد ہوجائیں، اور اہلِ سنّت کے ممتاز علماء کی مشاوَرت اور مدد سے، تمام سنّی جماعتوں کا سیاسی بنیادوں پر ایک مضبوط اتحاد قائم کریں؛ تاکہ دین کی بالادستی کے لیے کی جانے

والی جدوجہد نتیجہ خیز ثابت ہوسکے! گذشتہ الیکشن میں ناکامی کا ایک بڑا سبب اکابر علمائے اہلِ سنّت سے عدم مشاورت اور باہمی اتحاد کا فقدان تھا! لہٰذا ماضی کی غلطیوں اور ناتجربہ کاری کے باعث ہونے والے تنظیمی نقصانات سے سبق سیکھتے ہوئے، ابھی سے پیش بندی کی جائے تو زیادہ مناسب ومفید رہے گا!!۔

تحریک لبیک پاکستان کا قیام:

"تحریک لبیک پاکستان" (TLP) "تحریک لبیک یارسول اللہ" کا سیاسی ونگ ہے، یہ ایک مذہبی سیاسی جماعت ہے، جو امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیرِ قیادت قائم ہوئی۔ ۲۶ جولائی ۲۰۱۷ء کو الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اسے رجسٹرڈ کیا، اور ووٹنگ کے لیے کرین کا نشان الاٹ کیا[۱]۔

ضمنی انتخابات میں حیران کن کارکردگی:

اپنی رجسٹریشن کے صرف بیس ۲۰ روز بعد، "تحریک لبیک" نے سابق وزیر اعظم نواز شریف کی نااہلی کے سبب، لاہور سے خالی ہونے والی نشست حلقہ این اے 120 کے ضمنی انتخاب ۲۰۱۷ء میں حصہ لیا، اور بیگم کلثوم نواز کے مقابلے میں تیسری پوزیشن پر، سات ہزار سے زائد ووٹ حاصل کرکے، سب کو حیرت میں ڈال دیا۔

(۱) دیکھیے: "وکی پیڈیا" آزاد دائرۃ المعارف۔

اسی طرح حلقہ این اے ۴ پشاور کے ضمنی انتخاب میں، تقریبًا دس ہزار ووٹ لے کر پانچویں پوزیشن حاصل کی، جبکہ ضمنی انتخاب ۲۰۱۸ء میں تحریک انصاف کے امیدوار جہانگیر ترین کی نااہلی کے سبب، خالی ہونے والی نشست حلقہ این اے ۱۵۴ لودھراں (پنجاب) سے، ساڑھے گیارہ ہزار ووٹ لے کر، مسلم لیگ نون اور پی ٹی آئی کے بعد تیسرے نمبر پر رہی۔

الیکشن ۲۰۱۸ء کے ذریعے سیاسی ایوانوں میں ہلچل:

"تحریک لبیک پاکستان" کی بطور سیاسی جماعت رجسٹریشن کے ٹھیک ایک سال بعد، ۲۵ جولائی ۲۰۱۸ء کو، پاکستان کی پندرہویں قومی اسمبلی، اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کے لیے عام انتخابات ہوئے۔ "تحریک لبیک پاکستان" نے قومی اور صوبائی نشستوں پر، ملک بھر سے اپنے سینکڑوں امیدوار کھڑے کیے، کسی مذہبی سیاسی جماعت کی جانب سے، بغیر کسی اتحادی کے اتنے امیدوار کھڑے کرنا بھی، اپنی جگہ ایک بہت بڑا کارنامہ تھا۔ پاکستان کی متعدّد سیاسی جماعتیں جو عرصۂ دراز سے میدانِ سیاست میں ہیں، سالہا سال گزر جانے کے باوجود وہ بھی ایسا کرنے میں ناکام رہیں۔ "تحریک لبیک پاکستان" نے امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قیادت میں، صرف ایک سالہ سیاسی جدوجہد کے نتیجے میں، بائیس ۲۲ لاکھ چونتیس ۳۴ ہزار سے زائد ووٹ حاصل کرکے، ساری دنیا کو حیران کردیا۔

یہ وہ اعداد وشمار ہیں جو الیکشن کمیشن آف پاکستان (Election Commission of Pakistan) کے سرکاری نتائج کے مطابق ہیں، ورنہ "تحریک لبیک پاکستان" کے مقامی پولنگ ایجنٹس کے ذریعے، جمع کیے گئے اعداد وشمار کے مطابق "تحریک لبیک" کے ووٹوں کی تعداد، سرکاری نتائج سے کئی گنا زیادہ تھی۔

الیکشن کے روز سوشل میڈیا پر "تحریک لبیک" کے کارکنان کی جانب سے دی گئی اطلاعات کے مطابق، پولنگ آفیسرز نے اکثر پولنگ بوتھ (Polling Booth) کے نتائج، الیکشن قوانین کے مطابق فارم پینتالیس ۴۵ پر دینے کے بجائے، سادہ پرچے پر ہاتھ سے لکھ کر بغیر مہر کے دیے، جو الیکشن قوانین کی سراسر خلاف ورزی تھی۔

ملک کے کونے کونے سے اس نَوعیت کی دھاندلی کی خبریں آتی رہیں، لیکن امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے الیکشن میں دھاندلی کی وجہ سے احتجاج کرنا، یا ووٹوں کی دوبارہ گنتی کا مطالبہ کرنا مناسب نہیں جانا!۔

سرکاری نتائج کے مطابق "تحریک لبیک پاکستان" اپنے ووٹوں کی انفرادی حیثیت کے اعتبار سے، اس وقت وطنِ عزیز پاکستان کی چوتھی، اور پنجاب کی تیسری بڑی سیاسی جماعت ہے۔ "تحریک لبیک" کے امیدواروں کو ملنے والے لاکھوں ووٹ، دیگر سیاسی جماعتوں اور مبصرین کے لیے کسی دھچکے سے کم نہیں تھے!۔

سندھ کی صوبائی اسمبلی سے "تحریک لبیک پاکستان" کے دو ۲ امیدواروں نے واضح طور پر برتری حاصل کی، جبکہ خواتین کے لیے مخصوص کوٹہ سے بھی ایک نشست

"تحریک لبیک" کو حاصل ہوئی۔ یقیناً اس کامیابی کے پیچھے علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سحر انگیز شخصیت، ان کی قیادت اور سیاسی سُوجھ بُوجھ کا بھی بڑا عمل دخل تھا۔

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انتہائی قلیل مدّت میں "تحریک لبیک پاکستان" کو بامِ عروج تک پہنچایا، اتنے کم وقت میں اتنی بڑی کامیابی اور مقبولیت، ملک کی کسی دوسری سیاسی یا مذہبی جماعت کو حاصل نہیں ہوئی۔ راولپنڈی اور اسلام آباد کے سنگم پر واقع "فیض آباد" جیسے اہم مقام پر دھرنا دے کر، ہر بار اپنے مطالبات تسلیم کروا لینے کا خیال، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پہلے کسی مذہبی یا سیاسی جماعت کو نہیں آیا، یہ ان کی سیاسی لیاقت کی ایک ہلکی سی جھلک ہے! لہذا کسی دوسری سیاسی جماعت کی جانب سے، مستقبل میں اس مقام پر دھرنا دیا جانا، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سیاست میں یقیناً اپنا استاد ماننے کے مترادِف ہوگا!۔

فرانس میں گستاخانہ کارٹونز کی نمائش کے خلاف دھرنا:

۶/ اکتوبر ۲۰۲۰ء کو فرانس کے ایک بدبخت دہشتگرد اسکول ٹیچر "سیموئل پیٹی" نے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توہین آمیز کارٹونز، اپنے طلباء کو دکھانے کی ناپاک جسارت کی، اور کلاس میں موجود مسلمان طلباء کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی لازوال محبت وعقیدت کے سبب، عبد اللہ نامی ایک چیچن نوجوان سے یہ بات برداشت نہ ہوئی، لہذا اس نے گستاخی کی ناپاک جسارت کرنے والے ملعون کا سر قلم کر دیا۔

فرانس کے صدر "ایمانویل میکرون" (Emmanuel Macron) نے مذہبی مُنافرت پھیلانے، اور بینَ المذاہب ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے والے، اس بدبخت اسکول ٹیچر کے اس فعل کی مذمّت کرنے کے بجائے، انتہائی جانبدارانہ رویہ اختیار کیا، اور فرانس میں بسنے والے پچاس ۵۰ لاکھ سے زائد مسلمانوں کے جذبات کی پرواہ کیے بغیر، اس ملعون مقتول کو فرانس کا قومی ہیرو قرار دیتے ہوئے "لیجن آف آنر" (Legion of Honor) کے اعلیٰ ترین سِول (Civil) اِعزاز سے نوازا۔

فرانس میں یہ اِعزاز اس شخص کو دیا جاتا ہے، جس نے آرمی یا شہری سطح پر غیر معمولی خدمات انجام دی ہوں۔ فرانس کے صدر نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ اس کے حکم پر، مقتول کا سوگ سرکاری سطح پر منایا گیا، اور اس کی یاد میں سرکاری عمارتوں پر کئی گھنٹوں تک توہینِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مشتمل "گستاخانہ کارٹونز" آویزاں کیے گئے[1]۔

اس کے بعد دنیا بھر میں فرانس کے خلاف احتجاج کا سلسلہ شروع ہو گیا، فرانس کے مُعاشی بائیکاٹ سے متعلق بھی دنیا بھر سے خبریں آنے لگیں، پاکستانی عوام نے بھی اپنے طور پر فرانسیسی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا، لیکن ہمارے موجودہ وزیرِاعظم عمران خان، اور قومی اسمبلی نے صرف مذمّتی قرارداد پیش کرنے پر اِکتفاء کیا، ساتھ ہی ساتھ فرانس کے

---

(۱) دیکھیے: واعظ الجمعہ "توہین رسالت اور آزادیٔ اظہار رائے" ادارۂ اہل سنّت، کراچی، ص۱۳، ۱۴۔

ساتھ سرکاری سطح پر بائیکاٹ کرنے، اور اپنا سفارتی عملہ واپس بلانے کے لیے باہم صلاح مشورہ کرنے کا تاثر بھی دیا، لیکن عملی طور پر پی ٹی آئی حکومت نے کچھ بھی نہیں کیا!۔

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مہینے تک حکومت کی جانب سے کسی ٹھوس اِقدام کا انتظار کیا، لیکن کوئی خاص پیش رفت نہ ہونے کے بعد، ۷ نومبر ۲۰۲۰ء کو "تحریک لبیک پاکستان کراچی" کے زیرِاہتمام، **"تحفظِ ناموسِ رسالت"** احتجاجی مارچ کا اہتمام فرمایا، جس میں کراچی بھر سے ہزاروں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شریک ہوئے، مارچ کے اختتام پر خطاب کرتے ہوئے قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کیا کہ **"سرکاری سطح پر فرانس کا مُعاشی بائیکاٹ کیا جائے، اور فرانسیسی سفیر کو ناپسندیدہ قرار دے کر ملک بدر کیا جائے"**۔ اپنے ان مطالبات پر عمل درآمد کے لیے حکومت کو ایک ہفتے کی مزید مہلت دی، اور ایک ہفتے کے بعد دوبارہ ۱۵ نومبر ۲۰۲۰ء کو لیاقت باغ (راولپنڈی) سے فیض آباد تک، پر اُمن ریلی اور دھرنے کا اعلان فرمایا۔

حکومت نے امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جائز اور ملکی آئین کی رُو سے قابلِ عمل مطالبات پر غور وفکر کرنے کے بجائے، ریاستی طاقت کا بے دریغ استعمال کرکے ریلی اور دھرنے کو ناکام بنانے کا فیصلہ کیا، لہذا ۳۰۰۱ کنٹینرز کے ذریعے اسلام آباد آنے والے تمام داخلی راستے بند کردیے گئے، دو۲ دن تک موبائل فون نیٹ ورک (Mobile Phone Network) جام کردیا گیا، اور گرفتاریوں کا سلسلہ

شروع کر کے سینکڑوں کارکنان کو ان کے علاقوں سے ہی اٹھا لیا گیا۔ اس کے باوجود بھی لیاقت باغ سے وقتِ مقرّرہ پر "تحفظِ ناموسِ رسالت ریلی" کا آغاز ہوا۔

ریلی کے شروع ہوتے ہی پولیس اہلکاروں کی جانب سے مار پیٹ، پکڑ دھکڑ اور آنسو گیس کی شیلنگ کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا، اس کے باوجود جوش و جذبے سے سرشار کارکنان، گلیوں سے نکل نکل کر ریلی میں شریک ہوتے رہے، فیض آباد پہنچنے تک یہ ریلی ایک بہت بڑے کارواں کی صورت اختیار کر چکی تھی، شام کو فیض آباد پہنچنے پر آنسو گیس شیلنگ (Shelling) کا سلسلہ چند گھنٹوں کے لیے موقوف ہوا، راولپنڈی اور اسلام آباد کی سرد راتوں میں "لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی صدائیں حدّتِ عشق سے ماحول کو گرماتی رہیں، سخت سردی اور مسلسل بارش کے باوجود، دھرنے کے شرکاء کے حوصلے بالکل بھی پست نہیں ہوئے۔

حکومت نے "تحریک لبیک" کے کارکنان پر بے بنیاد اِلزام لگایا کہ "یہ لوگ فرانسیسی ایمبیسی (Embassy) کو نذرِ آتش کرنے کی نیّت سے اسلام آباد میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں"۔ اسی اِلزام کی بنیاد پر، پُرامن شرکائے دھرنا کے خلاف رات گئے آپریشن کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا، جو صبح تک جاری رہا، لیکن حکومت "تحریک لبیک" کے کارکنان کو منتشر کرنے میں حسبِ سابق پھر سے ناکام رہی۔

پیر کی شام ۱۶ نومبر ۲۰۲۰ء کو وزیرِاعظم پاکستان عمران خان نے، ذاتی طور پر وفاقی وزیر برائے مذہبی اُمور، جناب نور الحق قادری صاحب کو حکومتی وفد کے ہمراہ

"تحریک لبیک پاکستان" کی قیادت سے مذاکرات کا ٹاسک (Task) سونپا، چار ۴ نکاتی معاہدے کی بنیاد پر مذاکرات کامیاب رہے، اس معاہدے کے نکات درج ذیل تھے:

(۱) حکومتِ پاکستان فرانس کے سفیر کو دو سے تین ماہ کے اندر، پارلیمنٹ سے فیصلہ سازی کے ذریعے ملک بدر کرے گی۔

(۲) حکومتِ پاکستان فرانس میں اپنا سفیر متعیّن نہیں کرے گی۔

(۳) فرانس کی مصنوعات کا سرکاری سطح پر مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا۔

(۴) گرفتار شدہ اسیرانِ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فی الفور رہا کیا جائے گا، اور بعد میں بھی موجودہ مارچ کے حوالے سے کوئی مقدّمہ درج نہیں کیا جائے گا۔

اس معاہدے پر حکومتی وفد کی جانب سے وفاقی وزیرِ داخلہ "بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) سیّد اعجاز شاہ" ، وفاقی وزیر برائے مذہبی اُمور "پیر نور الحق قادری" ، کمشنر اسلام آباد "جناب عامر احمد صاحب" نے دستخط کیے۔ جبکہ "تحریک لبیک پاکستان" کی جانب سے "ڈاکٹر محمد شفیق امینی صاحب" (امیر تحریک لبیک KPK)، "سیّد عنایت الحق شاہ صاحب" (امیر تحریک لبیک شمالی پنجاب) اور "علّامہ غلام عباس فیضی صاحب" (ناظم اعلی تحریک لبیک شمالی پنجاب) نے دستخط فرمائے[1]۔

---

(۱) دیکھیے: "حکومت کے مذہبی وسیاسی جماعت سے کامیاب مذاکرات"، بی بی سی اردو، ۷ انومبر ۲۰۲۰ء۔

معاہدے کے بعد امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پاکستانی حکمرانوں کو مخاطَب کرکے اپنی زندگی کا انتہائی فکر انگیز آخری خطاب فرمایا، اور اس کے بعد انتہائی پُر امن انداز سے دھرنا ختم کر دیا گیا۔

پاکستانی حکمرانوں سے علّامہ خادم حسین رضوی کا آخری فکر انگیز خطاب:

علّامہ رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ساری زندگی جہدِ مسلسل سے عبارت ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے رخصت کی بجائے عزیمت کا وہ راستہ اختیار کیا، جہاں ہر قدم پر کانٹوں کی سیج سے گزرنا پڑتا ہے، اس راستے میں آپ کو طرح طرح کی اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا، کبھی قید وبند کی صُعوبتیں برداشت کرنا پڑیں، تو کبھی معذوری کے عالَم میں سنسناتی گولیوں اور آنسو گیس کی شیلنگ سے واسطہ پڑا، کبھی یہود ونصاریٰ نے دہشتگرد اور انتہا پسند کہا، تو کبھی اپنوں نے بیگانوں سے بھی بد تر سُلوک کیا، لیکن اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عقیدۂ ختمِ نبوّت، اور تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مقدّس مشن سے دستبردار نہ ہوئے۔

حکمرانوں نے آپ کو کبھی مال وزر کا لالچ دے کر خریدنے کی کوشش کی، تو کبھی اقتدار میں حصہ دار بننے کی پیش کش کی، لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کسی قسم کا کمپرومائز (Compromise) نہ کیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حکومتِ وقت آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مخالفت پر کمربستہ ہوگئی، آپ کے راستے میں مسلسل روڑے اٹکائے جانے لگے، آپ کو خوفزدہ کرنے کے لیے جھوٹے مقدّمات کا سہارا بھی لیا گیا، آپ کے خاندان اور بھائیوں کو بھی پریشان کیا گیا، ہزاروں سال قید کی سزائیں سنائی گئیں، لیکن آپ یہ کہتے ہوئے ڈٹے رہے، کھڑے رہے کہ ؎

یہ تو ہوگا حشر کو معلوم کہ جیتا کون اور ہارا کون

ہم سوئے حشر چلیں گے شہ ابرار کے ساتھ!

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی ہمّت نہ ہاری، بلکہ اپنے آخری وقت تک خوابِ غفلت میں پڑے مسلمانوں، اور یہود ونصاری کی خوشنودی کے طلبگار پاکستانی حکمرانوں کو، صراطِ مستقیم پر لانے کی کوشش کرتے رہے، انہیں فکرِ آخرت دِلاکر تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پروانوں پر ظلم وستم سے باز رہنے کی تلقین کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا!۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی زندگی کے آخری خطاب میں بھی یہی کوشش کرتے ہوئے نظر آئے، آپ نے اپنے آخری خطاب میں حکمرانوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "ہماری "تحریک لبیک" کے ساتھ جو تم کر رہے ہو، یہ بات نامناسب ہے! میں بڑا محتاط لفظ بول رہا ہوں! سدا بادشاہی میرے رب کی ہے! اسلام آباد مسلمانوں کی جگہ ہے، اس کے لیے لاکھوں مسلمانوں نے قربانیاں دی ہیں! ہیرے جواہرات تم یہاں سے لُوٹتے ہو، اور نچھاوَر غیروں پر کرتے ہو! اس حد تک آگے نہ بڑھو کہ اللہ کے غضب سے بچنے کے لیے تمہیں کوئی جگہ بھی نہ ملے! ع

مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے!

تم حضور اکرم ﷺ کے غلاموں پر جس انداز میں (اندھادُھند) شیلنگ (Shelling) کرتے ہو، جس بے دردی کے ساتھ انہیں گرفتار کرتے ہو، لبیک کے نعرے پر تم انہیں مارتے ہو، جس دن (بروزِ قیامت) عدالت لگے گی، ہر چیز کا حساب دینا ہے! وہ ایسی عدالت ہے جہاں ایک بلّی کو باندھنے والی عورت بھی جہنم میں جاتی ہے! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: «رَأَى الْمَرْأَةَ مُعَلَّقَةً فِي النَّارِ وَالْهِرَّةُ تَخْدِشُهَا فِي وَجْهِهَا»[1] "میں نے دیکھا کہ عورت جہنم میں لٹکی ہوئی ہے، اور ایک بلّی اس عورت کا چہرہ نوچ رہی ہے!"۔

"تمہیں ایجنسیوں نے غلط رپورٹ دی، کہ ہم فرانسیسی ایمبیسی (France Embassy) پر حملہ کرنے جارہے تھے! یہ بات ہمارے تصوّر میں بھی نہیں تھی، کیوں جھوٹ بولتے ہو؟ یہ چمکتے ہوئے چہروں والے علماء ومشایخ، سادات اور حفّاظ وقاری حضرات، آپ ان سے آکر پوچھ لیں کہ ان کے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟ ہم آپ کو بتادیتے کہ ہم (فیض آباد) کیوں جارہے ہیں! ع

چڑھتی ہے جب فقر کی سان پہ تیغِ خودی
ایک سپاہی کی ضرب کرتی ہے کارِ سپاہ![2]

---

(۱) "الزواجر عن اقتراف الكبائر" لابن حجر الهيتمي، كتاب العدد، الكبيرة الثامنة والتاسعة والعشرة...إلخ، ۲/ ۱٤۱.

(۲) "بال جبریل" علّامہ اقبال، صـ ۳۹۹۔

"بہتر ۷۲ سالوں تک تم لوگوں نے جھوٹ بول بول کر پاکستان کو تباہ کر دیا ہے! تم ہمیں لولی پاپ دیتے ہو! خالی باتوں سے کچھ نہیں ہو گا! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزّت وناموس پر پہرہ دو! کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ بروزِ قیامت آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناموس کے مُحافظین کی لائن میں آجائیں! آپ اس لائن میں لگ جائیں جہاں نورالدین زنگی ہو گا! صلاح الدین ایوبی ہو گا! محمود غزنوی اور شہاب الدین محمد غوری ہو گا! کیوں اپنی آخرت خراب کر رہے ہو؟! اور جو اس راہ میں نکلتے ہیں ان پر بھی ظلم کرتے ہو! (شرعًا) اس بات کی اجازت نہیں ہے! اپنی نالائقیاں **"تحریک لبیک"** کے اوپر مت ڈالو!"۔

پاکستان جس مقصد کے لیے بنا تھا، اسی مقصد کی تکمیل کے لیے ہم یہاں (فیض آباد دھرنے) میں بیٹھے ہیں! اس جدوجہد میں "قائداعظم محمد علی جناح"، "قلندرِ لاہوری علّامہ اقبال"، "حضرت مولانا سیّد نعیم الدّین مرادآبادی"، "سیّد ابو الحسنات قادری"، "مولانا مصطفی رضاخاں قادری"، "مولانا حامد رضاخان قادری" رحمۃ اللہ علیہم کا نظامِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نفاذ کے علاوہ کوئی اَور مقصد نہیں تھا؛ اس لیے حکمرانوں سے گزارش ہے کہ اس طرح نہ کریں! جو قومیں اپنی بنیادیں چھوڑ دیتی ہے، وہ ختم ہو جاتی ہیں! ہم اپنی بنیاد پر کھڑے ہیں!"[1]

ع

پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ

دستورِ ریاست کیا ہو گا؟ محمد رسول اللہ!

---

(۱) "امیر المجاہدین کا آخری خطاب"، فیض آباد دھرنا، نومبر ۲۰۲۰ء

معاہدے کے تیسرے روز ۱۹ نومبر کو، امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اچانک انتقال ہوگیا، جس کے بعد حکومت اپنے معاہدے سے رُوگردانی کرتی نظر آرہی ہے !اور ان کی طرف سے یہ بھی کہا جارہا ہے کہ قانونی اعتبار سے اس مُعاہدے کی کوئی حیثیت نہیں !کیونکہ یہ معاہدہ ایک سادہ پرچے پر لکھا ہوا ہے !۔

اس معاہدے کی قانونی حیثیت اگرچہ کچھ بھی نہ ہو، لیکن اس کی اَخلاقی اور شرعی حیثیت سے کوئی بھی باشُعور انسان انکار نہیں کر سکتا! حکومت نے اپنی نمائندگی کے لیے جن وزراء کو "تحریک لبیک" کی قیادت کے پاس بھیجا تھا، کیا ان کی بھی کوئی قانونی حیثیت ہے یا نہیں ؟!کیا وہ لوگ ذاتی حیثیت میں آکر معاہدہ کر گئے تھے ؟!یا پھر انہوں نے ریاست کی ترجمانی کی ؟!اور اگر حکومتیں ہی ایسا غیر اَخلاقی اور غیر ذمّہ دارانہ رویہ اختیار کریں گی، تو دنیا میں ہماری کیا عزّت رہ جائے گی ؟! کیا پھر اَقوامِ عالَم ہمارا اعتبار کریں گی ؟! کیا وہ یہ نہیں کہیں گی کہ یہ وہ قوم ہے، جو اپنے معاہدوں کی پاسداری نہیں کیا کرتی ؟! حکومت ایک بار تو سادہ پیپر پر کیے ہوئے معاہدے سے مکر سکتی ہے، لیکن اگر ایسی ہی صورتحال کا دوبارہ سامنا کرنا پڑا، تو کوئی بھی سیاسی یا مذہبی جماعت اس وقت تک حکومت کی کسی یقین دہانی پر اعتبار نہیں کرے گی، جب تک وہ اس سے قانونی حیثیت کی حامل کوئی تحریر نہ حاصل کرلے! خدارا! ایسی غلط روایات کو فروغ مت دیجیے، اور معاہدوں کی پاسداری کو یقینی بنائیے !۔

علاوہ ازیں حکومت اگر واقعتہً اپنے حالیہ معاہدے پر عمل کرنے میں سنجیدہ نہیں، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ نومبر ۲۰۱۷ء کی طرح اسلام آباد کی فضائیں، بہت جلد

ایک اَور "تاریخی دھرنے" کی میزبانی کرتی دکھائی دیں گی! "تحریک لبیک" کے کارکنان، شاید اپنے نوجوان اور پُرجوش امیر مولانا سعد حسین رضوی صاحب کے، صرف ایک اشارۂ اَبرو کے منتظر دکھائی دے رہے ہیں! ع

سبھی عاشق ذرا جلدی کفن باندھے ہوئے نکلو
یہودی نسل کو زیرِ قدم روندے ہوئے نکلو!
فرشتے بھی مدد کو آسماں سے آنے والے ہیں
زباں سے نعرۂ لبیک تم کہتے ہوئے نکلو![1]

تحریک لبیک کا مستقبل:

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اچانک وفات سے اہل سنّت وجماعت کے حلقوں میں جو خلاء پیدا ہوا ہے، اسے آسانی سے پُر نہیں کیا جاسکتا! امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سحر انگیز شخصیت، اندازِ خطابت، علم وعمل واِخلاص، جرأت وبے باکی، حق گوئی، اور سب سے بڑھ کر نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک سے ان کی والہانہ محبت ووفاداری، یہ وہ اوصافِ حمیدہ ہیں، جو علّامہ رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت کو دیگر مُعاصرین میں ممتاز کرتی ہیں۔

---

(۱) کلام: شاعر اہلِ سنّت جناب آفتاب احمد رضوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ۔

ان کی شجاعت کا یہ عالَم تھا کہ وہیل چیئر (wheel chair) پر بیٹھ کر دی گئی ان کی ایک للکار سے، پورا عالَمِ کفر کانپ اٹھتا تھا! یہود ونصاریٰ کا نمک کھانے والوں کی دَوڑیں لگ جایا کرتیں، ان کی جوشیلی اور ولولہ انگیز تقریریں اس قدر مؤثر ہوا کرتیں، کہ ان کی کہی ہر بات دل میں اترتی چلی جاتی! نوجوان ان کی ایک آواز پر "لبیک" کہتے ہوئے، اپنی جانوں کا نذرانہ ہتھیلی پر رکھ کر قربان کرنے کے لیے دوڑتے چلے آتے! لہٰذا اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا، کہ فی الحال بظاہر ایسی کوئی شخصیت نظر نہیں آتی، جسے ان کا نعم البدل قرار دیا جاسکے! یہی وجہ ہے کہ بعض سیاسی مبصرین اور تجزیہ نگار حضرات یہ بھی کہتے نظر آتے ہیں کہ "ماضی کی دیگر کئی جماعتوں کی طرح "تحریک لبیک" بھی اپنے قائد علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گرد ہی گھومتی رہی ہے! لہٰذا اچانک ابھرنے والی یہ جماعت، جلد ہی قصۂ پارینہ بن جائے گی!"۔

امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانشینی سے متعلق، ایسے تمام تجزیہ نگاروں اور سیاسی مبصرین کے نقطۂ نظر سے، بصد احترام ہم اختلاف رائے کی جسارت کرتے ہیں! اور اس اختلافِ رائے کی بنیادی وجہ قائدِ ملّتِ اسلامیہ علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مذہبی وسیاسی جدوجہد اور کارکنوں کی تربیت ہے، علّامہ رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے کارکنان کو عزیمت کے خاردار راستے پر چلاتے ہوئے، انہیں سخت جان اور نظریاتی بنادیا ہے، اور انہیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناموس پر پہرے داری کا جو سبق، گھول کر گویا گھٹی میں پلایا ہے، اسے دیکھتے ہوئے پورے وُثوق کے ساتھ یہ بات کہی جاسکتی ہے، کہ آنے والے دنوں میں "تحریک لبیک پاکستان" بطور سیاسی جماعت، پہلے سے

زیادہ مضبوط اور فعّال ہو کر ابھرے گی! اور دیگر سیاسی جماعتوں کو ٹف ٹائم دیتے ہوئے اپنی حیثیت مزید بھی منوائے گی، ان شاء اللہ!۔

جہاں تک علّامہ قائد ملّت اسلامیہ علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے، مولانا سعد حسین رضوی کو امیرِ تحریک مقرّر کرنے کی بات ہے، تو اس میں بھی کوئی حرج کی بات نہیں، امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی زندگی میں کبھی اس خواہش کا اظہار نہیں فرمایا، کہ ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے کو امیرِ تحریک مقرّر کیا جائے، بلکہ ان کی جانشین کا فیصلہ خالصتًہ "تحریک لبیک" کی مجلسِ شُوریٰ کا تنظیمی فیصلہ ہے، اور اس فیصلے کے پیچھے جذبات کے بجائے تحریکی مفادات کا عمل دخل زیادہ ہے۔

مولانا سعد حسین رضوی روزِ اوّل سے "تحریک لبیک" کی تمام سرگرمیوں اور فیصلہ سازی کے عمل میں شریک رہے ہیں، وہ نوجوان اور پرجوش ہیں، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تربیت یافتہ ہیں، امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ حاضر رہ کر فیضیاب ہونے کا شرف، اُن کے سوا کسی کو حاصل نہیں، ان کی سیرت وکردار اور شکل وصورت میں بھی، امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جھلک دکھائی دیتی ہے، اس کے علاوہ تحریک کا مرکز پنجاب ہونے کے سبب بھی، وہ مرکزی امیر بننے کے لیے سب سے زیادہ موزوں شخص تھے۔

انہوں نے اپنے ابتدائی بیانات میں، اپنے والد امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مشن کو جاری رکھنے کا عزمِ مصمم کیا ہے، اور یہ عہد بھی کیا ہے کہ "حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی شان میں گستاخی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی!"۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ کریم ان کی صورت میں ہمیں ان کے والد امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعم البدل عطا فرمائے، آمین!۔

علاوہ ازیں جو احباب ماضی میں کی گئی غلطیوں کے سبب خفاء ہیں، یا تحریک کے مستقبل کے حوالے سے مایوس ہیں، اُن کی بارگاہ میں صرف اتنا عرض کرنا چاہوں گا، کہ "تحریک لبیک" ابھی اپنے ابتدائی مراحل سے گذر رہی ہے، بتقاضائے بشریت اور کم تجربہ کاری کے باعث یقیناً کچھ غلط فیصلے بھی ہوئے ہوں گے! اور آئندہ بھی غیر ممکنات میں سے نہیں! لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہم تحریکی سرگرمیوں میں حصہ لینا چھوڑ دیں، ہمیں اللہ رب العالمین کی ذات پر بھروسہ رکھتے ہوئے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے! ہمارا رب عزّوجلّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾[1] "اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو"۔

ہم سب کے سوچنے کا انداز باہم مختلف ہو سکتا ہے، ہمارے طریقۂ کار اور ترجیحات میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے، لیکن **"عقیدۂ ختمِ نبوّت"** اور **"تحفظِ ناموسِ رسالت"** وہ مقدّس اور عظیم مقاصد ہیں، جس میں کسی مسلمان کو کوئی اختلاف نہیں ہو

(۱) پ ٢٤، الزمر: ٥٣.

سکتا! بس اس مقصد کو پیشِ نظر رکھ کر جدوجہد جاری رکھیں، اور اپنے قیمتی مشوروں اور تجربات کی رَوشنی میں تحریک کے تنظیمی اُمور میں بہتری کے لیے بھی کوشش کرتے رہیے!۔

وقت اور حالات کا تقاضا:

"تحریک لبیک پاکستان" کو میدانِ سیاست میں باقاعدہ طور پر قدم رکھے ہوئے، ابھی صرف ساڑھے تین سال کا عرصہ ہوا ہے مگر اپنے پہلے الیکشن میں ہی بائیس ۲۲ لاکھ سے زائد ووٹ حاصل کرنا، اس تحریک کے درخشندہ مستقبل کا پیش خیمہ ہے، ان شاء اللہ! میدانِ سیاست میں اپنے مختص تجربے کی بنیاد پر، "تحریک لبیک" میں ابھی ایسے کئی امور پائے جاتے ہیں، جن میں مزید بہتری کی گنجائش بھی ہے، اور وقت اور حالات کے کچھ تقاضے بھی ہیں!۔

پَے در پے ختمِ نبوّت اور ناموسِ رسالت پر ہونے والے حملوں کے سبب قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو، اپنی حیات میں اتنی فرصت نہ مل سکی، کہ وہ از سرِ نَو تحریک کی تنظیم سازی کرتے، یا اسے عالَمی معیار کے مطابق مزید ترتیب وتضبیط کے مراحل سے گزارتے! اس کے علاوہ قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چلنے پھرنے سے معذوری بھی، شہر شہر ملک ملک جاکر، باقاعدہ تنظیم سازی کے عمل میں حائل ہوا کرتی۔

اب "تحریک لبیک" کے نئے مرکزی امیر جناب مولانا حافظ سعد حسین رضوی صاحب-دامت برکاتہ العالیہ-کے پاس یہ سنہری موقع ہے، کہ وہ اپنی اوّلین فرصت

میں تنظیم سازی، اور ضروری اصطلاحات کے ذریعے، اپنی قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا منوائیں، اور خود کو اپنے والد امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سب سے بہتر جانشین ثابت کریں!۔

تنظیم سازی اور اصطلاحات کے سلسلہ میں تحریک کے عہدے داران کے علاوہ، اکابر علمائے اہل سنّت سے مشاورت بھی بہت مفید رہے گی! البتہ خالصۃً مسلکی مفادات کے پیشِ نظر ہماری طرف سے دی گئی چند تجاویز درج ذیل ہیں:

(۱) "مجلسِ شُوری" کے اراکین میں اضافہ کرتے ہوئے، پاکستان بھر سے مخلص اور تجربہ کار علمائے اہلِ سنّت کو اس میں شامل کیا جائے! تاکہ باہمی مشاوَرت کے ذریعے تحریکی سرگرمیوں کو مزید بہتر اور مؤثر بنایا جاسکے۔

(۲) "تحریک لبیک" کا ایک ایسا تھنک ٹینک (Think Tank) قائم کیا جائے، جو پاکستان بھر کے پڑھے لکھے، اور حالاتِ حاضرہ کے تقاضوں کو سمجھنے والے، قابل علماء و مفتیانِ کرام، اور وکلاء حضرات پر مشتمل ہو۔ اس تھنک ٹینک کے تمام اراکین قانون یا سیاست کے طالبِ علم رہے ہوں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ ملکی آئین اور قوانین سے آگاہ ہوں، نیز ملکی سیاست کے اَسرار و رُموز اور باریکیوں سے بھی واقف ہوں!۔ یہ تھنک ٹینک (Think Tank) "تحریک لبیک" کی بہتری کے لیے سفارشات مرتّب کرے، اور پالیسی بنانے میں مدد دے!۔

(۳) اختلافِ رائے کو انتہائی کشادہ دلی اور خندہ پیشانی سے برداشت اور قبول کیا جائے؛ کہ اس میں انتہائی ترقی اور سربلندی کا راز پنہاں ہے!!۔

(۴) اچھی شہرت کے حامل سیاسی بیک گراؤنڈیا اثرورُسوخ رکھنے والی شخصیات کوبھی، "تحریک لبیک" میں شمولیت پر آمادہ کیا جائے، اور اس نوعیت کی خبروں کو میڈیا کے ذریعے مشتہر بھی کیا جائے۔

(۵) ایک ایسی "مجلسِ رابطہ" قائم کی جائے، جو تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں، قانون ساز اداروں، بزنس کمیونٹی (Business Community)، وکلاء برادری، بار ایسوسی ایشنز (Bar Associations)، ٹرانسپورٹرز (Transporters)، اور الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا (Electronic and Print Media) سے قریبی تعلقات استوار کرے، اور انہیں اپنے مقصد سے آگاہ کرکے اپنا ہم نوا بنائے!۔

(٦) کراچی، لاہور، اسلام آباد، کوئٹہ، اور پشاور جیسے بڑے شہروں میں، پڑھے لکھے، حاضر جواب، اور نرم مزاج کے حامل ایسے افراد تیار کیے جائیں، جو ٹی وی چینلز (Tv Channels) پر جاکر، ہمارے موقف کو احسن انداز سے بیان کر سکیں، اور تحریکی پالیسیوں کا دفاع بھی کر سکیں! اس سلسلے میں باقاعدہ میڈیا اکیڈمی (Media Academy) بناکر، نیز پروفیشنلز (Professionals) کی خدمات حاصل کرکے، مزید اپنے تروتازہ دستے بھی تیار کیے جاسکتے ہیں!۔

(۷) تحریکی عہدے داران، پارٹی پالیسی اور اجازت کے بغیر، میڈیا (Media) پر ہرگز ایسا کوئی بیان جاری نہ کریں، جس سے تحریک کے اَغراض ومقاصد یا اس کے وقار

(image) کو نقصان پہنچے! بامرِ مجبوری اگر کوئی ایسا کرے، تو وہ یہ واضح کرے کہ یہ پارٹی پالیسی نہیں، بلکہ اس کی ذاتی رائے ہے! نیز اس عہدے دار کے خلاف شوکاز نوٹس (Show Cause Notice) اور تادیبی کاروائی کا حق بھی محفوظ رکھا جائے!۔

(۸) ہر شہر میں "تحریک لبیک" کے عہدے داران سے رابطہ کرکے، پڑھے لکھے نوجوانوں پر مشتمل سوشل میڈیا ٹیمز (Social Media Teams) تیار کی جائیں، اور انہیں اس بات کا پابند کیا جائے، کہ کسی بھی صورت میں ہرگز ہرگز غیر اَخلاقی رویہ اختیار نہ کریں، اگر کسی کی پوسٹ (POST) یا کمنٹ (Comment) پسند نہ آئے، تو اسے منفی تنقید کا نشانہ ہرگز نہ بنائیں، بلکہ مثبت تنقید اور اختلافِ رائے کے آداب ملحوظ رکھ کر، اس کا مضبوط اور مدلّل جواب دیا جائے!۔

(۹) تحریک کے ماتحت جو سوشل میڈیا گروپس (Social Media Groups) اور پیجز (Pages) بنائے جائیں، ان کے نام صرف تحریک کے نام پر نہ رکھیں، بلکہ دیگر نام بھی استعمال فرمائیں؛ تاکہ انہیں بلاک (Block) نہ کیا جاسکے!۔

(۱۰) تنظیم سازی کی مہم چلا کر لوگوں کو "تحریک لبیک پاکستان" کا باقاعدہ رکن بنایا جائے، ان کا مکمل ریکارڈ مرتّب کرکے مرکز کے ساتھ علاقائی انتظامیہ کو بھی فراہم کیا جائے؛ تاکہ مقامی سطح پر باہم مربوط اور متحد رہنے میں آسانی رہے!۔

(۱۱) اعلیٰ قیادت اور صوبائی رَہنماؤں کے کم ازکم تین تین نائب مقرّر کیے جائیں؛ تاکہ کسی ناگہانی یا ہنگامی صورتِ حال میں قیادت کا فُقدان پیدا نہ ہونے پائے!۔

(۱۲) کالج اور یونیورسٹی سطح پر "تحریک لبیک" کے اسٹوڈنٹس ونگز (students wings) قائم کرکے، انہیں **"تحفظ ناموس رسالت"،** اور دینِ اسلام کو تختِ حکومت پرلانے کے اس عظیم مشن میں شریک کیا جائے!۔

(۱۳) ائمہ ومؤذِّنین اور علماء وخطباء حضرات کے لیے بھی ایک خصوصی ونگ تشکیل دے کر، ان کا بھی ریکارڈ مرتَّب کیا جائے، نیز انہیں تحریکی سرگرمیوں کے لیے متحرک بھی کیا جائے!۔

(۱۴) کارکنان کی اَخلاقی اور تنظیمی تربیت کے لیے **"ماہانہ فکری اور تربیتی نشستوں"** کا اہتمام کیا جائے؛ تاکہ علم وعمل میں بہتری کے ساتھ ساتھ باہمی رابطہ بھی مضبوط تر ہو!۔

(۱۵) الیکشن کے سلسلہ میں اپنی ہم خیال مذہبی اور سیاسی جماعتوں سے اتحاد کی اَہمیت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے، بلکہ ان سے قریبی تعلقات استوار کیے جائیں؛ تاکہ وقتِ ضرورت ان کی اَخلاقی اور سیاسی حمایت حاصل کی جاسکے!۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے، آمین!۔

قائدِ ملّت اسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اپنے کارکنوں کو نصیحت:

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی جدوجہد کا مقصد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ "اللہ رب العالمین نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾[1] "اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا!"۔

حق کو لانے کے لیے پہلے محنت کرنا پڑے گی، پورا زور لگے گا، اور جب حق غالب آجائے گا، تب باطل آگے لگ کر دَوڑنا شروع ہو جائے گا! ہم میدانِ عمل میں اسی مقصد کے لیے آئے ہیں، اگر ہمارے ساتھیوں نے اِخلاص کے ساتھ کام کیا، سخت محنت کی، ذاتی مفادات کی طرف مائل نہ ہوئے، اپنی شخصیات بنانے کے چکر میں نہ پڑے، اور مَناصب کی پرواہ کیے بغیر، خالصتًہ اللہ ورسول کی رضا کے حصول کے لیے جدوجہد کرتے رہے، تو اللہ تعالی ان کو ضرور برکت دے گا، اور اگر انہوں نے بھی وہی ڈگرا اختیار کی، جو دیگر کئی لوگوں نے اختیار کر رکھی ہے، تو پھر وہی ہوتا رہے گا، جو پہلے سے ہوتا چلا آرہا ہے!!"۔
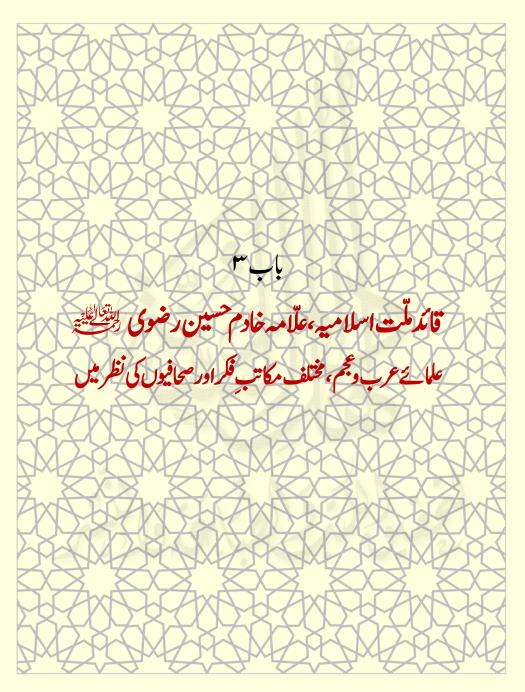
(۱) پ ۱۵، الإسراء: ۸۱.

باب ۳

قائدِ ملّت اسلامیہ، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

علمائے عرب و عجم، مختلف مکاتبِ فکر اور صحافیوں کی نظر میں

باب ۳

قائدِ ملّتِ اسلامیہ، علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
علمائے عرب و عجم، مختلف مکاتبِ فکر اور صحافیوں کی نظر میں

قائدِ ملّتِ اسلامیہ علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ نابغۂ روزگار ہستی ہیں، جنہیں نظریاتی اختلافات کے باوجود، عرب و عجم کے تمام مَکاتبِ فکر میں یکساں مقبولیت حاصل رہی۔ صرف یہی نہیں، بلکہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا (Print Media) اور شوبز انڈسٹری (Showbiz Industry) سے وابستہ افراد بھی، آپ کی شخصیت اور علمی خدمات کے معترِف نظر آئے۔ فیس بک (Facebook) اور ٹویٹر (Twitter) پر بھی سب نے اپنے اپنے انداز سے عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔ آپ علیہ الرحمۃ کی وفات کی خبر دن بھر ٹاپ ٹرینڈ (Top Trend) بنی رہی، تقریباً تمام اخبارات کے ڈیجیٹل ایڈیشنز (Digital Editions) میں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیات و خدمات سے متعلق خصوصی کالم شائع ہوئے، تمام ٹی وی چینلز پر علاّمہ رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات موضوعِ سخن بنی رہی۔

آپ علیہ الرحمۃ کی ذات سے عدمِ واقفیت کی بناء پر جو لوگ زندگی بھر آپ کے مخالف رہے، آپ علیہ الرحمۃ کا مقام و مرتبہ جان کر وہ بھی کفِ افسوس ملتے نظر آئے۔ جن جن سے ہوسکا، وہ سینکڑوں ہزاروں کلومیٹر سفر کر کے بھی، علاّمہ رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے جنازے میں شریک ہوئے، اور جو نہ پہنچ سکے، انہوں نے تعزیتی مکتوبات، ویڈیو کلپس (Video Clips)، وائس میسجز (Voice Messages) اور سوشل میڈیا (Social Media) پر تاثرات کے ذریعے، امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا، اور اُن کی علمی خدمات کا اعتراف کیا۔ صحافت سے وابستہ بیشتر افراد نے بھی اپنے مختلف کالمز (Columns) کے ذریعے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔

سطور ذیل میں علمائے اہل سنّت پاک وہند، علمائے عرب اور دیگر مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والی چند معروف شخصیات، اور صحافی حضرات کے تاثرات پیش کیے جاتے ہیں؛ جس سے یہ معلوم ہوسکے گا کہ علاّمہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ کی وفات عالَمِ اسلام کے لیے ایک بڑا سانحہ ہے، اور ہم اتنی عظیم شخصیت سے محروم ہوگئے ہیں!۔

علماء ومشایخ اہل سنّت کے تاثرات:

استاذ الاساتذہ علاّمہ حافظ عبد الستار سعیدی

(۱) امیر المجاہدین کے استاد، حضرت علاّمہ حافظ عبد الستار سعیدی صاحب (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ، لاہور) اہلِ سنّت کے اکابر علماء میں سے ہیں، آپ نے علاّمہ رضوی کے وصال کی خبر ایک جلسے میں سنی، انتقال کی خبر سن کر اس قدر نڈھال ہوگئے، کہ حاضرینِ جلسہ کو بتانے کی سکت تک نہ رہی! اپنے شاگردِ رشید علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی میّت کے سرہانے تشریف لائے، تو تصویرِ غم بنے عاجزی سے دست بستہ کھڑے رہے۔

ایک انٹرویو میں استاذِ محترم علّامہ عبد الستار سعیدی صاحب -دامت برکاتہ العالیہ- نے بتایا کہ "حضرت علّامہ مولانا خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دَورِ طالب علمی میں، انتہائی محنت اور کامل توجہ سے تعلیم حاصل کی، رات گئے تک مطالعہ کرتے تھے، اور پھر صبح بروقت اٹھنا اور نمازوں کی پابندی کرنا، اُن کی بڑی اچھی روِش تھی! نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ سے عشق ومحبت، ان کو دَورِ طالب علمی میں بھی تھا۔

کبھی کبھار اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ کر جو گفتگو کرتے تھے، اس سے یہ محسوس ہوتا تھا، کہ کبھی نہ کبھی اللہ عزّوجلّ نے ان سے کوئی بڑا کام لینا ہے! اُس وقت بھی ان کے تصوّرات اسی نَوعیت کے تھے جیسا کہ آج ہیں، اللہ کریم نے ان کے مزاج میں عشقِ رسول وَدِیعت کیا تھا۔ امام بُوصیری کا "قصیدۂ بردہ شریف"، امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ مجموعہ "حدائقِ بخشش" اور علّامہ اقبال کا فارسی اور اردو کلام انہیں گویا حفظ تھا، اور موقع محل کی مناسبت سے اللہ کریم ان کی رَہنمائی فرمادیتا تھا، کہ کس مقام پر کس بزرگ کا کلام، یا کونسا شعر اثر کر سکتا ہے! یہی وجہ ہے کہ وہ جو کچھ کہتے، وہ دلوں میں اترتا چلا جاتا تھا!"[۱]۔

---

(۱) https://www.youtube.com/watch?v=RnbYg4O6BGw.

قبلہ مفتی منیب الرحمن

(۲) مفتی منیب الرحمن صاحب (چیئرمین مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان) نے علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یاد میں تحریر کیے گئے، ایک طویل کالم میں فرمایا کہ "اللہ تعالی اور اس کے رسولِ مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے مُحب، پاسبانِ ختمِ نبوّت، مُحافظِ ناموسِ رسالت، مجاہدِ حرمتِ مقدّساتِ دِین، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آن بان اور شان کے ساتھ جیے، اور اُس سے بھی بڑی شان کے ساتھ عازمِ سفرِ آخرت ہوئے! جیے تو لبرلز (Liberals) کے سینے پر مونگ دَلتے رہے، اُن کے دلوں میں چبھتے رہے، آنکھوں میں کھٹکتے رہے! اور سفرِ آخرت پر چلے تو سب کو شرمسار کر گئے، سارے لبرلز (Liberals) زندگی میں انہیں کوستے رہے، دل کی بھڑاس نکالتے رہے، اپنی دانست میں اُن کے وڈیو کلپس (Video Clips) نکال نکال کر عوام کے دلوں میں، اُن کے وقار کو کم کرنے کی سعی کرتے رہے! لیکن اُن کی وفات کے بعد وہی لوگ، عوام کے دلوں میں اُن کی بے پناہ محبت کے مَظاہر دیکھ کر، عظمت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے! فیض احمد فیض نے شاید انہی کے لیے کہا تھا: ع

مرے چارہ گر کو نوید ہو! صفِ دشمناں کو خبر کرو
جو وہ قرض رکھتے تھے جان پر، وہ حساب آج چکا دیا!
جو رکے تو کوہ گراں تھے ہم، جو چلے تو جاں سے گزر گئے
رہِ یار ہم نے قدم بقدم، تجھے یادگار ہم نے بنا دیا!

کرو کج جبیں پہ سرِ کفن، میرے قاتلوں کو گماں نہ ہو
کہ غرورِ عشق کا بانکپن، پسِ مرگ ہم نے بھلا دیا!

مگر چونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مکرّم ﷺ کی بارگاہ میں حضوری کے سفر پر جارہے تھے، اس لیے غرورِ عشق کا بانکپن نہیں تھا، بلکہ بندگی کا عَجز تھا! غلامی کی تواضُع تھی! اپنے آقا ﷺ کے حضور نیاز بھی، اور اُن کی رحمت پر ناز بھی تھا! سر پر دستار سجی تھی، لبوں پر ہلکی سی تبسّم کی کیفیت تھی! لوگوں کو گلہ رہتا تھا کہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے پر ہمیشہ کرختگی اور غیظ و غضب کی کیفیت طاری رہتی ہے! یہ کیفیت دراصل گستاخانِ رسول کے لیے تھی، دشمنانِ دین کے لیے تھی، اُن کا چہرہ اُن کی قلبی کیفیات کا آئینہ دار تھا، ظاہر و باطن ایک تھا، اُن کے عقائد ونظریات میں منافقت، رِیا اور باطل سے مُفاہمت کا شائبہ تک نہ تھا، دنیا والوں سے بے پرواہ رہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مکرّم ﷺ سے لَو لگائے رہے!۔

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دنیاوی رشتوں کے حوالے سے میرے کچھ نہیں تھے، لیکن دینی رشتے کے حوالے سے میرا سب کچھ تھے! میں "تحریک لبیک پاکستان" کا کبھی رکن نہیں رہا، مگر امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تحریک سمیت میرے قلب میں رچے بسے رہے! میں نے اپنی شُعوری زندگی میں حُسینیت کا نعرہ لگانے والے، اور خونِ شہدائے کربلا کو لوگوں کی عقیدت کے آنسوؤں میں ڈھال کر، اپنی جیبوں اور تجوریوں کو بھرنے والے تو بہت دیکھے ہیں!

لیکن اپنے آپ کو حُسینی کردار میں ڈھال کر، یزیدِ وقت اور ہر باطل کے سامنے ڈٹ جانے والے بہت کم دیکھے ہیں!۔

میں آج لاکھوں انسانوں کو گواہ بنا کر، اللہ عزّوجلّ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شہادت دیتا ہوں کہ "علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی بَساط کے مطابق حُسینی کردار کو زندہ کیا! نوجوانوں کے دلوں میں، انگ انگ میں، رُوئیں رُوئیں، ہر بُنِ مُو (بال کی جڑ) اور ہر قطرۂ خون میں، عشقِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کُوٹ کُوٹ کر بھر دیا! اور ایک ایسا روحانی کرنٹ دَوڑا دیا، کہ آنسو گیس کے گولوں کا ڈھیر بھی اُن کے عزم کو نہ توڑ سکا، اور اُن کے پائے ثَبات میں لغزش نہ آئی"۔

علاّمہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایک نکتہ چینی ان کے بعض ریمارکس (Remarks) کے بارے میں ہوتی تھی، جن کے بارے میں اُن کا کہنا تھا کہ "میرے پاس قرآن وحدیث سے، منکرین ومنحرفین کے بارے میں جواز کے دلائل موجود ہیں"۔ میں نے ایک ملاقات میں ان سے عرض کی کہ یہ دلائل ہمارے اکابر کے پاس بھی تھے! لیکن انہوں نے مخالفین کے بارے میں کبھی ایسا اندازِ بیاں اختیار نہیں کیا! چنانچہ ۲۰۱۸ء کے دھرنوں کے بعد انہوں نے یہ اندازِ بیاں ترک کر دیا، اس پر میں نے رب کریم عزّوجلّ کا اور اُن کا شکر ادا کیا!۔ مخالفین اب بھی وقتاً فوقتاً سوشل میڈیا سے ایسی باتیں نکال کر لے آتے ہیں، مگر شریعت کا حکم یہ ہے کہ کسی کی وفات کے بعد اس کا ذکر صرف اچھے اوصاف کے ساتھ کرنا چاہیے! کردار کی پاکیزگی کے

لیے اتنا ہی ثبوت کافی ہے کہ اس مردِ درویش نے، جس پر لوگ ہزاروں لاکھوں روپے نچھاور کرتے تھے، مسجد کے تین ۳ مرلے کے مکان میں ساری زندگی گزار دی، اور رب عزّوجلّ کی رضا پر راضی رہے!"[1]۔

شیخ الحدیث مفتی محمد ابوبکر صدیق شاذلی

(۳) استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث مفتی محمد ابو بکر صدیق شاذلی (سرپرست اعلی طُوبیٰ اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ، کراچی پاکستان) نے علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "وہ رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے نہ صرف سچے عاشق تھے، بلکہ عاشق گر بھی تھے! انہوں نے اپنی گفتگو اور تقریروں کے ذریعے سوئے ہوئے مسلمانوں کو جگایا! اور باطل کے جتنے وار ہمارے یہاں ان کے ایجنٹوں کے ذریعے کیے جا رہے تھے -الحمد للہ عزّوجلّ- انہوں نے ان سب کو منہ توڑ جواب دیا! ان کی تمام سازشوں کو ناکام بنایا! اور محبتِ رسول صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے نام پر انتہائی قلیل عرصہ میں امّتِ مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع فرمایا! ان کا یہ ایسا عظیم کارنامہ ہے، جو اُن کے سوا کوئی دوسرا شخص اتنے اچھے انداز میں نہیں کر پایا!۔

---

(۱) دیکھیے: "زاویۂ نظر" علّامہ خادم حسین رضوی، روزنامہ دنیا، ۲۸ نومبر ۲۰۲۰ء، ملتقطاً۔

انہوں نے تحفظِ ناموسِ رسالت اور ختمِ نبوّت کے لیے، ایک ایسی ٹیم تیار کر دی ہے، جو دنیا کے کسی بھی کونے میں مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ یا اسلام کے خلاف ہونے والی ہر سازش کو ناکام بنائے گی! اور اس کا منہ توڑ جواب بھی دے گی، ان شاءاللہ!۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مغفرت فرمائے، انہیں جنّت میں بلند مقام عطا فرمائے، اور ان کی ٹیم کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین!"[۱]۔

علّامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

(۴) کنز العلماء علّامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب (سربراہ تحریک لبیک اسلام) نے قائدِ ملّتِ اسلامیہ قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ جنازہ کے بعد، میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ "ایک طویل مدّت تک علّامہ خادم حسین رضوی اور بندۂ ناچیز نے، تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ اور تحفظِ ختمِ نبوّت کے لیے مل کر طوفانوں کا مقابلہ کیا۔ سنٹرل جیل کوٹ لکھپت سے چار ۴ ماہ کے بعد میری رہائی کے دن ہی، وہ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

---

(۱) مفتی ابوبکر صدیق شاذلی صاحب (پاکستان) کا صوتی پیغام۔

اگرچہ موت اچانک آتی ہے، مگران کی موت اور اس سے پہلے کے کچھ دنوں کے حالات وواقعات نے، صاحبِ بصیرت لوگوں کے لیے کچھ تشویشناک سوالات کو جنم دیا ہے!! اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے، آمین!""[1]۔

علّامہ کوکب نورانی اوکاڑوی

(۵) علّامہ کوکب نورانی اوکاڑوی (خطیب گلزار حبیب مسجد کراچی) نے قائد ملّتِ اسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ کی خدمات اور قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معذور ہونے کے باوجود مجاہدانہ کردار ادا کیا، لوگ ان کی سچائی کے سبب ان کے ساتھ ہوگئے! وہ شخص موت سے نہیں ڈرتا تھا، پہلے دھرنے میں ان پر ہر طرح کے وار ہوئے، لیکن وہ سخت سردی میں کھلے میدان میں بیٹھے رہے، بعدازاں انہیں گرفتار بھی کیا گیا، لیکن انہوں نے اپنا نعرہ اور موقف نہیں بدلا! عمر کے آخری چار ۴ برسوں میں انہوں نے جو کردار ادا کیا، وہ بھلایا نہیں جاسکتا، وہ تاریخ میں نقش ہوگیا ہے!۔

گستاخانہ خاکوں کے باعث حکومتِ فرانس کے خلاف آخری دھرنے میں بیماری کے باوجود تشریف لائے، حکومتِ پاکستان کی جانب سے بہت زیادہ شیلنگ کی گئی، جس کی وجہ سے ان کی طبیعت مزید خراب ہوگئی! دھرنے میں بھی انہیں ڈرپ لگی

---

(۱) علّامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب کی میڈیا سے گفتگو۔

ہوئی تھی، نہیں معلوم وہ اس تکلیف سے وفات پا گئے، یا انہیں راستے سے ہٹایا گیا؟! ممکن ہے ڈرپ میں کچھ ملا دیا گیا ہو! یا کوئی اَور کارروائی کی ہو!۔

ان کی باتوں یا لب ولہجہ اور انداز سے کسی کو اختلاف ہو سکتا ہے، لیکن اس بات میں کسی کو شک نہیں کہ وہ عاشقِ رسول ﷺ تھے، وہ نبئ کریم ﷺ کی امّت کو جگانے والے تھے، وہ عقیدۂ ختمِ نبوّت اور ناموسِ رسالت ﷺ پر پہرہ دینے والے تھے۔ ان کی وفات نقصانِ عظیم ہے! ہم ایک بہت ہی قیمتی شخص کو کھو بیٹھے ہیں! خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے "حسین کا خادم" ہونے کا حق ادا کیا! حسینی مشن کی انہوں نے خدمت کی، ایسی خدمت پہ لاکھوں سلام! اگر کسی نے ان کی جان لی ہے، تو اللہ عزّوجلّ اس کو بے نقاب کرے، ہمارے وطن کی حفاظت فرمائے، ہم سب اس غم میں شریک ہیں، اللہ عزّوجلّ اہلِ سنّت پر مہربانی فرمائے، آمین!"[۱]۔

مولانا ارشد القادری

(٦) علّامہ ارشد القادری صاحب (بانی ادارہ تعلیم وتربیت اسلامی، پاکستان) علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مدرسہ دَور کے ساتھی اور قریبی دوستوں میں سے ہیں، انہوں نے علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے انتقال پر، زار وقطار روتے ہوئے فرمایا کہ "موت ہو تو ایسی ہو! وہ سخت سردی میں رسول اللہ ﷺ کی

---

(۱) https://www.youtube.com/watch?v=03L2Mzpl12Y.

ناموس پر پہرہ دینے چلا گیا، واپس آیا تو ربِ کریم عزّوجلّ نے اپنے حضور بلا لیا! اب یہ امّت انہیں یاد کر کے روئے گی! اللہ کرے کوئی ایسا مردِ مجاہد پھر سے پیدا ہو جائے، جو اس امّت کو پھر سے جگا دے! ہمارے لیے آج بڑا قیامت خیز دن ہے! کیونکہ آج وہ عاشقِ صادق چپ ہوا، وہ بلبل جو ہمیشہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی ذات کے لیے نغمہ سرا رہتا تھا، وہ بلبل آج چپ ہوا! اور اس کے چپ ہوتے ہی سارے چمن کی بہار جاتی رہی! خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت کو سلام، ان کے طرز عمل کو سلام، جو سچا ہوتا ہے، اس کا طرز عمل ایسا ہی ہوتا ہے!۔

دو ۲ سال قبل میں بہت بیمار ہوا، بظاہر بچنے کی کوئی امید نہ رہی، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے خواب میں آئے، میں نے عرض کی کہ حضرت آپ اندر کیسے تشریف لائے، دروازہ تو بند تھا! فرمانے لگے کہ کیا میں آ نہیں سکتا؟! بعد ازاں جب میری ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے اُن سے اپنی بیماری کا ذکر کیا، کہ حضرت دیکھیں میری کیا حالت ہو گئی ہے! انہوں نے فرمایا کہ فکر نہ کریں، آپ ایسا کریں کہ دودھ اور ہلدی ملا کر پی لیں، آپ ٹھیک ہو جائیں گے، میں نے کہا کہ میں نے ہلدی ملا دودھ کبھی پیا نہیں! کیونکہ مجھے طبعًا پسند نہیں ہے، تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حکم اُدھر (یعنی بارگاہ رسالت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) سے آیا ہے، میں نے کہا کہ اچھا! موقع ملتے ہی میں نے ہلدی اور دودھ منگوا کر پیا، تو اللہ عزّوجلّ نے مجھے شفا عطا فرما دی۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ بندہ اس وقت تک نہیں مرتا، جب تک اس کا اَمر (حکم) نہیں آجاتا، ہر بندے سے اللہ تعالی کوئی نہ کوئی کام لیتا ہے، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کوئی اَور دینی خدمت لوگوں کو یاد رہے نہ رہے، لیکن یہ یاد رہے گا کہ ایک مرد ایسا بھی آیا تھا، جس نے اس امّت کو جگانے کے لیے یوں کہا تھا: "لبیک لبیک یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم"[۱]۔

علّامہ محمد عبد المبین نعمانی قادری مبارک پور

(۷)علّامہ محمد عبد المبین نعمانی قادری (المجمع الاسلامی ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ انڈیا) امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے متعلق کلماتِ خیر کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "حضرت مولانا خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک ایسے مردِ مجاہد تھے کہ جو کہتے اس پر عمل کر کے دکھا دیتے! چند ہی سال قبل ان کی عظمت و شہرت کا ستارہ چمکا اور پھر جلد ہی غروب ہوگیا! آپ کی دینی خدمات، مجاہدانہ کردار، آپ کے عشقِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں ڈوبے ہوئے بیانات اور پیغامات شاہد ہیں، کہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ محبتِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں سرشار تھے، دین پر مرنا جینا کوئی آپ سے سیکھے! سیاسی چاپلوسی کرنا، دین میں مُداہنت، اور رائے حق سے منہ موڑنا آپ کو آتا ہی نہیں تھا! آپ بلاشبہ اس شعر کے مصداق تھے: ع

---

(۱)https://www.youtube.com/watch?v=5all0DMZQeg&feature=youtu.be.

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی!

اور آپ کی زندگی اس شعر کی بھی آئینہ دار تھی: ع

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی!

آج کے علماء، قائدین اور نام نہاد مجاہدین آپ کی زندگی سے سبق لیں! حق گوئی، حق شناسی، اور حق پرستی، آپ کے رگ وریشے میں پیوست تھی۔ امامِ عشق ومحبت، سیّدی اعلیٰ حضرت تاج دارِ بریلی قدّس سرّہٗ سے سچی محبت فرماتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لیتے ہی اُن پر مَحویت کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی، اپنے بیان میں اکثر سیّدی اعلی حضرت قدّس سرّہٗ کے نعتیہ اشعار پیش کرتے اور جھومتے، آپ علیہ الرحمۃ نے اپنی ایک تقریر میں سیّدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ شعر پڑھا اور بے خودی سی کیفیت سے دوچار ہوگئے: ع

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا!

اس شعر کو پڑھا اور بار بار پڑھتے رہے، گویا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے پیغام دیا، کہ سرکارِ اَبد قرار اور محبوبِ پروَردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی صفات ہی وہ ذات ہے، کہ انہیں ہی جان مان کر آدمی مسلمان ہوتا ہے، اور سچا مسلمان

جو اس عالَم میں دنیا سے گیا، واقعی وہ اپنا ایمان بچا کر گیا، اور جو انہیں نہ مانے، اس سے رشتہ ناطہ نہ رکھنا ہی، شانِ مسلمان اور مطالبۂ ایمان ہے!۔اللہ تعالی حضرت مولانا خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے، ہمیں عشقِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور محبتِ اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سرفراز فرمائے، آمین![1]۔

مفتی عبدالرحمن خاں قادری

(۸) مفتی عبد الرحمن خاں قادری (مدرِّس دارالعلوم منظرِ اسلام، درگاہ اعلی حضرت بریلی شریف، انڈیا) نے مخدومِ ملّت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے متعلق، اپنے تعزیتی پیغام کا آغاز قلندرِ لاہوری علّامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے ان اَشعار سے کرتے ہوئے فرمایا کہ ع

جو بادہ کش تھے پرانے، وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ دَوام لے ساقی!
کٹی ہے رات ہنگامہ گُستری میں تیری
سحر قریب ہے، اللہ کا نام لے ساقی![2]

---

(۱) علّامہ عبدالمبین نعمانی قادری صاحب کا تعزیتی پیغام۔

(۲) "بانگِ درا" علامہ اقبال، حصہ ۳، ص۲۳۴۔

وہ (علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) صرف ایک انسانی قد و قامت ہی نہیں تھا، وہ ایک عظیم فکر تھا، عظیم حوصلہ تھا، جہدِ مسلسل تھا، عزمِ جواں تھا، محکم یقین تھا، سراپا سوز تھا، ساز تھا، گداز تھا، عارفِ پاکباز تھا، عاشقِ صادق تھا، ملّت کا ہمدرد، حق و صداقت کا داعی، اور خُلوص و وفا کا پیکر تھا، اس کے وُجودِ مسعود میں عشقِ رسالت کی بجلیاں تھیں، وہ جوانوں میں حرارتِ ایمانی کا جوش اور بوڑھوں میں جوانی کا عزم و حوصلہ بھر دیتا تھا! وہ ناموسِ رسالت کی سرحد و سیما کا پہرے دار تھا، وہ حرمتِ رسالت پہ قربان ہونے کا ایک جذبۂ بے کراں تھا، وہ سوئی انسانیت میں عشقِ رسالت کی حرارت پیدا کرنے والا ایک شعلۂ جوّالہ تھا، وہ ملّت کا قرار تھا، قوم کا غمگسار تھا، اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سچا وفادار تھا، اُسے سب کچھ گوارہ تھا، مگر شانِ رسالت میں تنقیص و تنقید گوارہ نہ تھی! اس کا کردار پاکباز اور اس کا عمل خالص تھا، اور شب و روز اس کا جہاد پکارتا تھا کہ ؏

قوّتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہر میں اسمِ محمد سے اُجالا کر دے![1]

وہ امیر المجاہدین بھی تھا، اور وفادارِ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی! وہ علم و عمل کا خوگر تھا، اور حرمتِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پاسبان بھی! وہ قوم کا سربراہ بھی تھا، اور دینِ متین کا مبلّغ بھی! وہ اہلِ وفا کے دلوں کا سکون تھا، اور دشمنانِ دین کے لیے زوردار طمانچہ

---

(۱) "جواب شکوہ" علامہ اقبال، صـ۱۷ـ

بھی! وہ دنیا سے چلا گیا، مگر ایک فکر دے گیا، ایک حوصلہ دے گیا، ایک عظیم تحریک دے گیا، ایک بے مثال پیغام دے گیا کہ "لوگو! دنیا میں دِین کا خادم بن کر جیو، مخدوم ہو جاؤ گے! اپنے نبی ﷺ کے لیے کام کرو، کامیاب ہو جاؤ گے! اُن کے قدموں پر مر مٹو، اَمر ہو جاؤ گے!" کون ہے وہ مردِ حق آگاہ! کون ہے وہ جہدِ مسلسل کی عملی تصویر! کون ہے وہ قوم وملّت کا دردِ نہاں! کون ہے وہ جس کی ساری زندگی علم وعمل، سعئ پیہم، پیغامِ صداقت، دعوتِ حق، اِبطالِ باطل، اور دشمنوں کی سرکوبی سے عبارت ہے؟! یاد رہے! اُسے دنیا شیخ الحدیث علّامہ خادم حسین رضوی کے نام سے یاد کرتی ہے! وہ چلے گئے مگر اپنے دائمی نُقوش چھوڑ گئے! اپنا جلوہ، اپنی یادیں، اپنا مشن، اپنی تحریک چھوڑ گئے! ہمیں ان کا مشن آگے بڑھانا ہے! باطل کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر ہمیں یہ اعلان کرنا ہے! کہ ؏

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا!

ان کے جانے پر دل غمزدہ اور آنکھیں نمناک ہیں، مگر ؏

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ، کل ہماری باری ہے!

اس روح فرسا اور صدمۂ جاں کاہ کی گھڑی میں، خادم الخادم عبد الرحمن خاں قادری، مدرِّس دارالعلوم منظرِ اسلام، درگاہِ اعلیٰ حضرت بریلی شریف، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اہلِ خانہ سے اِظہارِ تعزیت کرتا ہے! اور اپنے رب کی بارگاہ

میں دعا کرتا ہے، کہ ربِ قدیر بطفیلِ رسولِ خبیر، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر رحمت وغُفران کی برسات فرمائے! لمحہ لمحہ ان کے درَجات بلند سے بلند فرمائے، اور ان کو جنّت الفردَوس میں اعلی سے اعلی مقام عطا فرمائے! نیز ان کے پسماندگان، متعلقین ومتعلقات کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے، آمین!"'[1]۔

مولانا عبد الہادی نوری (ساؤتھ افریقہ)

(9) خلیفۂ شہزادۂ اعلی حضرت، سرکار مفتئ اعظم ہند، مولانا عبد الہادی نوری (بانی وصدر امام احمد رضا اکیڈمی، ڈربن، ساؤتھ افریقہ) قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے انتہائی عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ "ہر زمانے میں ایسے مردانِ قلندر وارد ہوئے ہیں، جن کے وُجودِ مسعود نے گلشنِ اسلام کی آبیاری کی، ایوانِ باطل میں لرزہ طاری کر دیا، اور چار دانگ عالَم میں عشقِ مصطفوی کے چراغ روشن کیے۔ دَورِ حاضر میں ایسا یکتائے روزگار، عقیدۂ ختمِ نبوّت کا سپہ سالار جس کا ہم نے مُشاہدہ کیا، وہ عالمِ جلیل، فنا فی الرسول، امیر المجاہدین حضرت علّامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ تھے۔ میدانِ علم کا دھنی اور شہسوار، ایسا ماہر کے علمائے کِبار ومشائخِ عِظام آپ کو "امام الصرف" مانتے ہیں، آپ کی کتاب "تعلیلاتِ خادمیہ" اس کا بیّن ثبوت ہے! مُحدِّث ایسے کہ کئی سال مَسندِ حدیث پر فائز رہے!۔

(۱) مفتی عبد الرحمن خاں قادری صاحب (بریلی شریف، انڈیا) کا صَوتی پیغام۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے محدِّث اعظم پاکستان علّامہ سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ کے دَور کی یاد تازہ کردی! سینکڑوں اَحادیث کے حافظ، عربی متن کے ساتھ کئی احادیث تقریروں میں فی البدیہہ پڑھا کرتے، فقہ میں ایسی مہارت تھی کہ "فتاوی رضویہ شریف" کا نہ صرف بالاستیعاب مطالعہ کیا، بلکہ اس کے شروع میں تحقیقی مقدّمہ ومقالہ بھی لکھا! عربی ادب پر ایسے ماہر کہ یوں محسوس ہوتا جیسے "لسان العرب" اور "قاموس" حفظ ہو! ہر لفظ کے کئی کئی مَعانی اور مفاہیم مثالوں کے ساتھ سمجھاتے، اپنے زمانے کے سعدی وجامی تھے! فارسی اور عربی اَشعار پر گہری دسترس رکھتے تھے، خصوصًا روزانہ سبق سے پہلے "قصیدہ بردہ شریف" کے ایک شعر کی تشریح کرتے، کوئی تقریر قلندرِ لاہوری ڈاکٹر اقبال اور امامِ عشق ومحبت اعلیٰ حضرت کے اَشعار کے بغیر مکمل نہ کرتے! تاریخِ اسلام خاص کر دَورِ خلافت، سیرت اور غزوات پر ایسا عبور تھا، کہ سننے والا یوں محسوس کرتا کہ یہ کوئی واقعہ نہیں، بلکہ اپنا عینی مُشاہدہ بیان کر رہے ہیں!۔

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جبلِ علم مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ کے شاگردِ خاص، پاکستان کی سب سے بڑی دینی درسگاہ "جامعہ نظامیہ رضویہ" کے سینئر استاد، اور ہزاروں کی تعداد میں فضلاء وعلماء کے استاذ تھے۔ آپ علیہ الرحمۃ زُہد وتقوی کے مرصَّع وپیکر تھے، فقرِ شبیری آپ کے گھر اور طرزِ زندگی سے عیاں تھا، لاکھوں کا رَہبر ہونے کے باوجود، مسجد ہی کے گھر میں رہائش پذیر تھے، جب جنازہ اٹھا تو گھر کے دروازے تک ٹوٹے ہوئے تھے، اپنی دِینی خدمات میں کوئی

تصنّع رَوانہ رکھا، اپنا تعارُف یوں کرواتے کہ **"میں کتا، پاک رسول اللہ دا"** یعنی میں درِ رسول پاک کا ایک کتا ہوں، کوئی خنزیز، ناموسِ رسالت کے گلشن پر حملہ کرے گا تو میں شور مچاؤں گا۔ علاّمہ رضوی علیہ الرحمۃ عملیات ووظائف کے بہت شوقین تھے، رات کو سونے سے قبل "تسبیح فاطمہ" اور "سورۂ محمد" کی تلاوت آپ کے اَوراد میں تھی، شب بیدار شخصیت تھے، فراقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں رات بھر اَشک بہایا کرتے تھے، جب ملعون فرانسیسی صدر نے سرکارِ مدینہ، صاحبِ حُسن وجمال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکوں کی سرِعام نمائش کی، آپ علیہ الرحمۃ اس وقت سے رنجیدہ تھے کہ جب سرکار کی گستاخی ہو، اور امّت اس پر خاموش رہے، تو ان کو مرجانا چاہیے، انہیں جینے کا حق نہیں! آپ کا عمل کیا تھا؟ وہ خود اقبال کے شعر میں سمجھاتے ؏

جس کا عمل ہو بے غرض اس کی جزا کچھ اَور ہے!

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عاشقِ صادق تھے، امام بوصیری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "عاشق تیرا عشق چھپ نہیں سکتا، تیرا زرد چہرہ، پُرنم آنکھیں، آہ وبُکا سب تیرے عشق کو ظاہر و باہر کر رہا ہے! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریر ہر سُو عشق کی خوشبو بکھیر دیتی، جس نے ایک تقریر بھی سن لی، اس نے اپنے سینے میں جو گرمی محسوس کی، وہ بلاشبہ یوں بیان کی جاسکتی ہے: ؏

کبابِ آہو میں بھی نہ پایا

مزا جو دل کے کباب میں ہے!

علّامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ کی تقریر، تقریر نہیں بلکہ شعلہ بیانی اور عاشقانہ سحر انگیزی تھی، ہزاروں نہیں بلکہ عرب وعجم میں لاکھوں لاکھ مسلمانوں نے ان کی تقریریں سن کر، ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پہرہ داری کی قسم ٹھان لی ہے! اور اُن کا لگایا ہوا نعرہ، اب ہر مسلمان کی زندگی کا نعرہ بیان گیا ہے، ؏

لبیک لبیک لبیک یارسولَ اللہ

تاجدارِ ختمِ نبوّت زندہ باد زندہ باد!

اس ساقیٔ عشق نے عشق کے وہ جام پلا دیے ہیں، کہ ہر سُنّی اب اپنی زندگی کا مقصد اور نصب العین یوں بیان کرتا ہے: ؏

اُنہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام

للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا!

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے واضح طور پر یہ اعلان کر دیا کہ ؏

گستاخِ رسول کی ایک ہی سزا

سر تَن سے جُدا سر تَن سے جدا!

"دل سے جو بات نکلتی ہے، اثر رکھتی ہے" کے مصداق قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے، اس اعلان میں وہ تاثیر تھی کہ پاکستان کے طُول وعرض میں یہ صدا گونجنے لگی، اور تو اور عالَمِ کفر پر خَوف وہیبت طاری ہو گئی، فیس بک (Facebook)، یوٹیوب (youtube) اور پرنٹ میڈیا (print media) پر آپ کی تصاویر، بیانات اور

سیاسی جدوجہد کو بلاک (Block) کیا جاتا رہا، خبروں میں کوئی کوریج (Cocverage) نہ دی جاتی، مگر ہر آن آپ شہرت کی بلندیوں کو طے کرتے رہے، اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے محبین اور متعلقین کا حلقہ وسیع تر ہوتا چلا گیا، آپ کو جیل کاٹنے پر بھی مجبور کیا گیا، آنسو گیس، شیلنگ (Shelling)، جیسی کئی تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں! لیکن آپ ہمیشہ مسکرا کر یہ فرماتے کہ "جن مالکوں کا ہم کام کر رہے ہیں، وہ ہمیں بے آسرا نہیں چھوڑیں گے!"۔

اس جذبۂ عشق ومستی نے مسلمانانِ عالَم میں ایک روحانی و مصطفوی انقلاب پیدا کر دیا! آج بھی جب ان کی تقریر سنتے ہیں، تو سننے والا اپنے اندر ایک ولولہ، ایک تحریک محسوس کرتا ہے، بلکہ بزبان دل کہتا ہے: ع

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں

تیرے نام پر سب کو وارا کروں میں!

خدائے ذوالجلال نے اپنے فضل وکرم سے علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو کئی کمالات سے نوازا ہے، حافظِ قرآن، قاریٔ قرآن، امام، خطیب، مُناظر، مقرّر، فصیح اللسان، مُدرِّس، مفتی، ادیب، شیخ الحدیث، شیخ التفسیر، پیرِ طریقت، صوفی باصفا، مُصنّف، سیاسی مدبّر، قائد، امیر المجاہدین، مُحافظِ عقیدۂ ختمِ نبوّت، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ عشقِ رسالت کے علمبردار ہیں۔ آپ علیہ الرحمۃ کا جنازہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں آپ کی مقبولیت کی واضح دلیل تھا! پاکستان کی تاریخ تو کجا، انسانی تاریخ کے چند

بڑے جنازوں میں سے ایک تھا! ایسے لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں، اور اُن کے نُقوش صدیوں تک مشعلِ راہ ہوتے ہیں!۔ آپ کی قابلِ رشک زندگی اور جنازہ یقیناً ہمیں یہ پیغام دے گیا ہے: ع

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا

جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسولُ اللہ کی!

اللہ تعالیٰ ان پر اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمائے، اور ان کے صدقے ہمیں بھی شمعِ رسالت کا سچا پروانہ بنادے، آمین!"[1]۔

مولانا سیّد محمد علیم الدین اَصدق مصباحی اَعظمی

(۱۰) مولانا سیّد محمد علیم الدین اَصدق مصباحی اَعظمی (دار العلوم قادریہ غریب نواز، ساؤتھ افریقہ) نے قائدِ ملّتِ اسلامیہ علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات پر، اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ "اس رُوح فرسا خبر سے دل ودماغ کا عالَم زیر وزبر ہوگیا! اور پورا وُجود ناگفتہ بہ تکلیف سے دوچار ہے! اور یہ کہتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے، کہ امیر المجاہدین، مُحافظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، آبرُوئے اہلِ سنّت ، شیخ الحدیث و التفسیر، حضرت علاّمہ خادم حسین رضوی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مالکِ حقیقی کے جوارِ رحمت میں پہنچ گئے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون!۔

---

(۱) مولانا عبد الہادی نوری صاحب (ڈربن، ساؤتھ افریقہ) کا تعزیتی پیغام۔

ایک اندازہ کے مطابق ایک کروڑ تیس لاکھ افراد[۱] نے نمناک آنکھوں کے ساتھ، ان کے جسدِ اقدس کو سپردِ خاک کیا، ؏

خدا کی رحمتیں ہوں اے امیرِ کارواں تجھ پر
فنا کے بعد بھی باقی ہے شانِ رہبری تیری!

مُحافظِ ختمِ نبوّت، امیر المجاہدین، حضرت علّامہ خادم حسین رضوی قدّس سرّہٗ ایک شخص نہیں بلکہ ایک انجمن تھے، ان کی ذات ایک انقلابی ذات تھی، وہ گرجدار آواز جس سے شاتمانِ رسول کا دل دہل جاتا تھا، اور ایوانِ باطل میں زلزلہ آجاتا تھا! وہ ان کی نہیں حق وصداقت کی آواز تھی! ان کا اچانک سانحۂ ارتحال ملّتِ اسلامیہ کا ناقابلِ تلافی خسارہ ہے! ان کی وفات جرأت وبہادری اور حق وصداقت کے ایک عہد کا خاتمہ ہے، ؏

جان کر مِن جملۂ خاصانِ میخانہ مجھے
مدّتوں رویا کریں گے جام وپیمانہ مجھے!

اللہ تعالیٰ نے قبلہ حضرت امیر المجاہدین قدّس سرّہٗ کو گوناگوں اَوصافِ حمیدہ اور خصائلِ جلیلہ کا جامع بنایا تھا۔ وہ "امیر المحدّثین" بھی تھے اور "امیر المفسّرین" بھی، "امیر المجاہدین" بھی تھے اور "امیر المناظرین" بھی، "امیر الفقہاء" بھی تھے اور "امیر الخطباء" بھی، امیر النحو" بھی تھے اور "امیر الصرف" بھی، منطق وفلسہ کے بھی

---

(۱) یہ اَعداد وشمار صاحب تحریر کی رائے اور معلومات کے مطابق ہیں۔

امیر تھے اور امیر علمِ بدیع ومَعانی بھی، امیرِ شریعت وطریقت بھی تھے اور امیرِ حقیقت ومعرفت بھی، امیرِ زبان وادب بھی تھے اور امیرِ فکر وفن بھی، جرأت وبے باکی کے بھی امیر تھے اور امیرِ حق وصداقت بھی، اور ان سب پر مستزاد اُن کا عشقِ رسول ﷺ اور جذبۂ خود سپردگی وجاں نثاری ہے! جس نے انہیں امیر المجاہدین، امیر العاشقین کا معزّز لقب عطا کیا، اور مُحافظینِ ناموسِ رسالت ﷺ کا امیر وسَرخیل بنا دیا!۔

حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عشقِ رسول اور ناموسِ رسالت ﷺ پر مرمٹنے کا جو پاکیزہ تذکرہ، کتبِ احادیث وسیر ومَغازی میں موجود ہے، اس کی چلتی پھرتی تصویر کا نام "خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" ہے، ان کی پُرکشش ذات میں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صداقت، سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت، سیّدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرافت، سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت، اور سیّدنا سیف اللہ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جرأت وبے باکی کا فیضان جمع تھا! اس لیے ان کی ذات جلال وجمال کی آئینہ دار تھی، یقیناً وہ گفتار وکردار ہر اعتبار سے اللہ کی آیت وبرہان تھے! ؏

ہر لحظہ ہے مؤمن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان!

یہ دَور فتنوں کا دَور ہے، داخلی وخارجی ہر دو ۲ قسم کے فتنوں سے اُمّتِ مسلمہ اس وقت نبرد آزما ہے، ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت آئے دن پیغمبرِ اسلام ﷺ، اور حضرات صحابۂ کرام و اہلِ بیتِ عِظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کی جارہی

ہیں۔ اے خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! آپ کی جرأت و بے باکی اور عزم وحوصلے کو لاکھوں سلام! آپ نے تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور عظمتِ صحابہ واہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مورچہ سنبھالا! اور اپنے ولولہ انگیز خطابات کے ذریعہ امّتِ مسلمہ کے ایمانی جذبہ کو بیدار کیا! گستاخانِ رسول وشاتمانِ صحابہ واہلِ بیت کا ایسا تعاقُب کیا، کہ ان کی کمر ٹوٹ گئی، ان کے ناپاک ارادے خاک میں مل گئے! اور اب وہ مبہوت و سرگرداں اپنی موت پر ماتم کناہیں، اور ہمیشہ رہیں گے! یقیناً آپ ناموسِ رسالت کے مُحافظ اور قافلہ سالارِ عشق کے پاسبان تھے، تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا مشن، اور نظامِ الٰہی کا قیام ان کا منشور تھا، وہ اپنے اس عظیم مشن کے ساتھ زندہ رہے، اور دنیا سے اس شان کے ساتھ رخصت ہوئے، کہ ان کے سر پر مُحافظِ ختمِ نبوّت کا زریں تاج سجا ہوا تھا!۔

اے امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! آپ کا دِلنواز اور ایمان افروز نعرہ "لبیک یا رسول اللہ" پاکستان کی سرحدوں سے آزاد ہو کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچ چکا ہے! اور مسلمانانِ عالَم کی زبان پر یہ وجد آفریں نعرہ اپنی تمام تر عظمتوں کے ساتھ جاری ہے! اس مبارک نعرہ کی طرح آپ کی ذاتِ والاصفات بھی تاقیامِ قیامت یاد رکھی جائے گی! اور آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ زندہ رہے گا!۔ اللہ

ربُّ العالمین قبلہ امیر المجاہدین علیہ الرحمۃ کی قبرِ انور پر رحمت وانوار کی بارش فرمائے! اور امّتِ مسلمہ کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے، آمین!""[۱]۔

مولانا ڈاکٹر انوار احمد خان بغدادی

(۱۱) علاّمہ ڈاکٹر انوار احمد خان بغدادی (صدر مدرِّس، دار العلوم علیمیہ، جمدا شاہی، ضلع بستی، یوپی انڈیا) نے امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک عظیم عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ "کشتۂ عشقِ رسالت، قائد ملّت اسلامیہ، فدائے خاتم النبیین، بانیٔ "تحریک لبیک یا رسول اللہ" حضرت علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رحلت، ملتِ اسلامیہ کا عظیم خسارہ ہے! اللہ تعالی حضرت کے درجات کو بلند فرمائے، اور جماعتِ اہلِ سنّت کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے!۔

ضلع اٹک پاکستان میں پیدا ہونے والے امیر المجاہدین علاّمہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ کی پوری زندگی جدوجہد اور تحریک وتنظیم سے عبارت تھی، مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی، علاّمہ عبد الحکیم شرف قادری، اور علاّمہ محمد صدیق ہزاروی جیسے اَساطینِ علم وفن سے فیض پاکر، آپ نے میدانِ عمل میں قدم رکھا، "جامعہ نظامیہ" لاہور میں تدریس، اور محکمۂ اوقاف پنجاب میں بطور خطیب فرائض انجام دیتے رہے، حکومتی پالیسیوں پر تنقید کے سبب آپ کی سرکاری ملازمت چلی گئی۔

---

(۱) مولانا سیّد محمد علیم الدین اَصدق مصباحی اعظمی (ساؤتھ افریقہ) کا تعزیتی پیغام۔

"غازی رہائی تحریک" کے روحِ رواں، اور "تحریک فدائیانِ ختمِ نبوّت" کے امیر رہے، "تحریک لبیک پاکستان" (TLP) نے آپ کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا، تحفظِ ناموسِ رسالت اور ختمِ نبوّت کے مقدّس جُرم میں کئی بار جیل بھی گئے۔ اراکینِ اسمبلی کے حلف نامے میں ختمِ نبوّت سے متعلق الفاظ سے، جب حکومت نے چھیڑ چھاڑ کی کوشش کی، تو قائدِ اہلِ سنّت علّامہ شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے، فیض آباد (راولپنڈی، پاکستان) کے مقام پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اکیس ۲۱ روز تک مسلسل دھرنا دیا، جس کا خوشگوار نتیجہ یہ برآمد ہوا، کہ مذکورہ حلف نامے کو واپس اصل شکل میں بحال کر دیا گیا، اور اس وقت کے وفاقی وزیر قانون زاہد حامد کو استعفی دے کر، زندگی بھر کے لیے سیاست سے کنارہ کشی اختیار کرنا پڑی۔

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سب سے ممتاز وصف عشقِ رسالت تھا، اسی لیے وہ ہمیشہ ناموسِ رسالت پر جان قربان کرنے کے لیے تیار رہتے تھے، جہاں بھی شانِ رسالت پر کوئی حرف آتا دیکھتے، تڑپ اٹھتے، اور گستاخانِ رسالت کو ان کے انجام تک پہنچانے کے لیے کمر بستہ ہو جاتے! آپ کی تصنیفات میں "تیسیر ابواب الصَرف" اور "تعلیلاتِ خادمیہ" آپ کی یادگار ہیں۔ خطابت عشقِ رسالت سے معمور، اور محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لبریز ہوتی تھی، کلامِ اقبال اور امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نعتیہ شاعری جھوم جھوم کر پڑھتا کرتے۔

واضح رہے کہ محبتِ رسول ہی وہ جذبۂ صادق تھا جو آپ کی پہچان بنا، اور عالمِ اسلام میں اسی جذبۂ صادق کے طفیل آپ کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہی وصف تمام مسلمانانِ عالَم میں مشترک ہونے کے ناطے، ہر ایک نے تحریری اور تقریری طور پر آپ کی خدمت میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ میری اس تحریر کا محرِّک بھی جذبۂ عشقِ رسالت ہی ہے!۔

۱۹ نومبر ۲۰۲۰ء کو ناموسِ رسالت کا یہ پہرے دار ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گیا۔ جنازے میں لاکھوں لوگوں کی شرکت نے آپ کی مقبولیت کی سند فراہم کر دی! اللہ تعالی آپ کو اپنا قربِ خاص عطا فرمائے!۔ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی کے اساتذہ، اراکین اور طلبہ سب آپ کے پسماندگان کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہیں! اللہ تعالی سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے، آمین!"[۱]۔

مفتی فیضان المصطفی قادری اعظمی

(۱۲) نبیرۂ صدر الشریعہ، علّامہ مفتی فیضان المصطفی قادری اعظمی (چیف ایڈیٹر "پیغام شریعت" دہلی انڈیا) اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "آبروئے سنّیت حضرت علّامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ اس دَور میں یقیناً امیر المجاہدین تھے، اس دَورِ اخیر میں اعلی حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے عزّت وناموسِ رسالت ﷺ پر تحریر

---

(۱) ڈاکٹر انوار احمد خان بغدادی صاحب (انڈیا) کا تعزیتی پیغام۔

وقلم کی پہرے داری کا، جو بے مثال کارنامہ انجام دیا، اُن کے بعد علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے بڑا مُحافظِ ناموسِ رسالت ہم نے نہیں دیکھا!۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی ولولہ انگیز خطابت کے ذریعہ، پوری دنیائے سُنیّت میں انقلاب برپا کیا، خوابیدہ حَوصلوں کو بیدار کیا، احترامِ بار گاہِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وہ جذبات بیدار کیے، جن سے اس عہدِ غربت ونکبت میں عشق وعقیدت کے ایک نئے عہد کا آغاز ہوا!۔

آزادئ اظہارِ رائے کے نام پر مقدّس شخصیات کی حرمتوں سے کھیلنے کا رجحان، مغربی ممالک کی آزاد فضاؤں میں پلا بڑھا، پھر اس کے زہریلے اثرات برِ صغیر کی سرحدوں میں داخل ہو گئے، ایسے دَور میں ان گستاخوں کی کمر توڑنے کے لیے، غیرتِ ایمانی کو جگانے کی ضرورت تھی، مگر دُور دُور تک کوئی نظر نہ آتا تھا، بالآخر یہ رضوی شیر میدان میں آیا، اور اس نے اپنی گھن گرج سے مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کو للکارا، اور ان کے قلب وجگر میں ایمان کی ایسی حرارت پیدا کی، کہ گستاخانِ زمانہ اپنی خیر منانے لگے!۔ آج وہ ہمارے درمیان سے رخصت ہو گئے ہیں، انہی کے ساتھ جرأت وبے باکی کے ایک عہد کا خاتمہ ہو گیا![۱] ؏

ایسا کہاں سے لائیں کہ تجھ سا کہیں جسے!

---

(۱) مفتی محمد فیضان المصطفیٰ قادری صاحب (انڈیا) کا تعزیت نامہ۔

مفتی نظام الدین مصباحی گجراتی صاحب UK

(۱۴) مفتی نظام الدین مصباحی گجراتی صاحب UK نے اپنے تعزیتی پیغام میں، علمائے کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ "شاید آپ میں سے بہت سے لوگ یہ بات نہ جانتے ہوں کہ عاشقِ رسول، مخدومِ ملّت حضرت علّامہ مولانا خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دَور کے "امام الصرف" تھے، علمِ صرف میں ان کی دو ۲ کتابیں میرے پاس موجود ہیں: (۱) "تیسیر ابواب الصرف"، اور (۲) "تعلیلاتِ خادمیہ"۔ ان دونوں میں سے ہر کتاب پونے سات سو صفحات سے پر مشتمل ہے، جو کہ علمِ صرف میں ان کی امامت کا منہ بولتا ثبوت ہے!۔ دیابنہ، اہلِ حدیث، اور اہلِ سنّت و جماعت اگر ان کی کتابوں کا جائزہ لیں، تو علمِ صَرف میں ایسی شاندار کتاب شاید ہی انہیں کہیں نظر آئے! جو شخص ان دونوں کتابوں کو اچھی طرح سمجھ کر پڑھ لے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ شخص علمِ صَرف میں اچھی خاصی گہری اور عمیق نظر کا حامل ہو جائے گا!۔

اس کے ساتھ ساتھ علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دوسری عمدہ صفت یہ بھی تھی، کہ علمِ حدیث میں انہیں بڑا عبور حاصل تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکمل سند کے ساتھ حدیث شریف زبانی پڑھا کرتے تھے"[۱]۔

---

(۱) مفتی نظام الدین مصباحی گجراتی صاحب UK کا صَوتی پیغام۔

مولانا محمد شاہد القادری

(۱۴) مولانا محمد شاہد القادری (بانی وناظم اعلی کلیۃ السیّدۃ آمنہ للبنات، کلکتہ انڈیا) نے قائدِ ملّت اسلامیہ، قبلہ امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وفات پر اپنے تعزیتی پیغام میں فرمایا کہ "یہ سنّتِ الٰہیہ رہی ہے، کہ اسلام کی تقویت اور سنّت کے اِحیا کے لیے اللہ تعالی، فرعون اور فرعونیت کے سدِّباب کے لیے شیر دل مجاہد دنیا میں بھیجتا رہا، جو اہلِ ایمان کی نصرت اور پیغامِ حق کی سربلندی کے لیے، شمشیر بُرّاں (تیز دھار تلوار) بن کر منظر نامہ پر چھاتا رہا! انہیں نُفوسِ قدسیہ میں ایک عالمگیر شخصیت اور شمشیرِ بے نیام، عاشقِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، مُحبِّ اعلی حضرت، شیرِ پاکستان، خلیفۂ سیّدی تاج الشریعہ، حضرت علّامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ کی ذاتِ بابرکات ہے! جنھوں نے "لبیک یارسول اللہ" کے بینر (Banner) تلے، اہلِ عقیدت کے قُلوب واَذہان کو "لبیک یارسول اللہ" کا نعرۂ مستانہ دے کر، مست وکیف کا جو سُرور پیدا کیا ہے، یہ آپ ہی کا خاصہ ہے!۔

حضرت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے رگ وپَے میں "تحفظِ ناموسِ رسالت" کا جذبہ ایسا وَدِیعت کر گیا تھا، کہ آخری دم تک پَیروں سے معذور ہونے کے باوجود، دشمنانِ اسلام کے لیے ان اَشعار کے مصداق بنے رہے: ع

دشمنِ احمد پہ شدّت کیجیے

مُلحِدوں کی کیا مُروت کیجیے!

اور ؏

خاک ہو جائیں عدُوّ جَل کر مگر ہم تو رضا

دم میں جب تک دم ہے، ذِکر اُن کا سناتے جائیں گے!

حضرت علّامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ نے اپنے آقا، شبِ معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس کی رفعت ووقار کے لیے، اپنی جان کو جانِ جاناں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں پر قربان کیا ہے، ایسی ذات کو ہزار ہا ہزار سلام! ان کی تُربتِ انور پر ہزار ہا ہزار رحمت وانوار!"[1]۔

پیر سیّد محمود اشرف اشرفی جیلانی

(۱۵) حضرت پیر سیّد محمود اشرف اشرفی جیلانی (سجادہ نشین کچھوچھہ شریف، انڈیا) علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مضبوط پہرے داری کرنے والی غیر معمولی شخصیت، امیر المجاہدین مولانا خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقالِ پُر ملال یقیناً عالَمِ اسلام کے لیے عظیم سانحہ ہے! اس مردِ مجاہد کی آہنی جرأت کی مثال نہیں ملتی! اللہ

---

(۱) مولانا محمد شاہد القادری (کلکتہ انڈیا) کا تعزیتی پیغام۔

تعالی ان کی مرقد پُر انوار پر خوب خوب رحمت ونور افشانی کرے، اور آپ کے اہلِ خانہ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، آمین!"[۱]۔

سیّد نجیب حیدر نوری میاں

(۱۶) حضرت سیّد نجیب حیدر نوری میاں (خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ شریف، یوپی انڈیا) امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی وفات پر امّتِ مسلمہ سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "زندگی کو شاہانہ طور سے گزارنے کے بہت سے قصے پڑھے دیکھے اور سنے، لیکن کسی کی موت بھی اتنی شاہانہ ہو سکتی ہے، اس بات کا یقین مولانا خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی رحلت، اور ان کے آخری سفر کو دیکھنے سے ہوا۔ یہ سب انعام واِکرام مولی تبارک وتعالی کی جانب سے ہوا کرتے ہیں، اس میں کسی حکمران، یا کسی دنیاوی شخصیت کی وَساطت کی سعی کار فرما نہیں ہوتی، بلکہ اللہ عزّوجلّ کے فضل اور اس کی مشیئت کے مطابق ہی کوئی شخصیت مرجعِ خلائق ہوتی ہے۔ یقیناً ایسی ہی چند نابغۂ روزگار شخصیات میں سے، اللہ رب العزّت نے علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو بھی اپنے خصوصی فضل سے نواز کر، انہیں اس مقام ومرتبہ پر فائز کیا، اور شہرتِ دَوام سے نوازا!۔

رہتی زندگی تک وہ ناشرِ محبتِ رسول، اور مُحافظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حیثیت سے، برصغیر پاک وہند میں تسلیم کیے جاتے رہے، اپنے علمی تبحر، تحریر

---

(۱) پیر سیّد محمود اشرف اشرفی جیلانی (انڈیا) کا تعزیتی پیغام۔

وتقریر، جرأت مندی، استقامت و تصلُّب فی الدین کے سبب، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایسی مثالی شخصیت کے حامل ہوئے، کہ ہندو پاک کے عوام میں یکساں مقبول و معروف ہوئے۔

حضرت خادم حسین رضوی صاحب کا ایک ایسا وصف جو سب سے نمایاں ہے، وہ یہ کہ انہوں نے اپنے اُسلوبِ تبلیغ کو جغرافیائی حدود تک محصور نہیں رکھا، بلکہ بینَ الاَقوامی سطح پر مذہبِ اسلام کی حقّانیت، اور جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کی ترویج واِشاعت میں، استقلال اور استحکام کے ساتھ ثابت قدم رہے، نہ مشرق کی باطل طاقتوں کا خوف دل میں رکھا، اور نہ ہی مغرب کے جبر واِستبداد سے مرعوب ہوئے! ع

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی!

جب جب باطل نے سر اٹھایا، اور بانیٔ اسلام کی شان میں گستاخی کرنے کی کوشش کی، تب تب حفظِ ناموسِ رسالت کے علمبردار، امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کی فوج کے اس بہادُر سپاہی نے، سیفُ اللّٰہی تیور کے ساتھ دامے، درمے، قدمے، قلمے، سُخنے اپنی شمولیت کو درج کرایا!۔

اُن کا آخری سفر دیکھنے والوں نے بخوبی اعتراف کیا ہوگا، کہ سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے عاشق کی شان ایسی ہی ہوتی ہے! اور ان کی عبقریت بامِ عروج پر متمکّن ہوا کرتی ہے! جس طرح لاکھوں صحیح العقیدہ عوام کا ہجوم اس عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کو، اس کی اَبدی آرام گاہ تک جذبۂ عقیدت، اور جنونِ شَوق کے ساتھ، اپنے کندھوں پر لیے محوِ خرام تھا، وہ فی زمانہ عنقاء ہے!۔

علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! آپ کو یہ منصب مبارک! یہ مقبولیت اور غلامئ رسول کا تمغہ مبارک! ہم سب اہل سنّت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مخلص خدمات کو تادمِ آخر یاد رکھیں گے! اور دعا کریں گے کہ مولی تبارک و تعالیٰ آپ کا نعم البدل عطا فرمائے! اور آپ کے جانشین سے آپ کی تحریک کو تقویت بخشے! ہم تمام اراکینِ "خانقاہِ برکاتیہ" اہلِ سنّت وجماعت کو پُرسہ دیتے ہیں! کیونکہ وہ امّتِ مسلمہ کی امانت تھے، اور ان کی رحلت پوری امّت کے لیے صدمے کا باعث ہے۔

اللہ تعالی اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل، ہم سب کو دینِ اسلام کا سچا سپاہی بنائے! اور آخرت میں ایسے ہی انعام واِکرام سے نوازے، آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!"۔

مجاہدِ ناموسِ رسالت اور علمائے عرب:

ڈاکٹر عبد العزیز الخطیب

(ا) شہزادۂ غوثِ اعظم، حضور فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد العزیز الخطیب (دِمشق شام) کے سوشل میڈیا پیج: "أحباب الشيخ عبد العزيز الخطيب الحسني" پر علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت اور ان کے علم وفضل کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا: "علّامة فقيه محدِّث، عاشق للجناب المحمدي، مُدافِع

ومُنافِح عن سيِّدنا رسول الله ﷺ والفقيد حنفيُّ المذهب، ماتريديُّ المعتقَد، قادريُّ المَشرَب، وينتمي لمدرسة الإمام أحمد رضا خانْ البَرَيلْوي فكراً ومنهجاً، وللفقيد نشاطٌ علميٌّ وروحيٌّ واسعٌ في باكستان وخارجها. وهو الذي أسّس حركة "لبيك يا رسولَ الله" الشهيرة (للدِّفاع عن سيِّدنا رسول الله)، وأُوْذِيَ في سبيل ذلك واعتقل، وهو المقعد العاجز عن المشي... رحمه الله رحمةً واسعةً وأسكَنه في الفردَوس الأعلى مع النّبيين والصّديقين والشهداء والصّالحين، آمين يارب العالمين!"[۱].

"علّامہ خادم حسین رضوی صاحب بہت بڑے عالم دین، فقیہ، محدِّث، عاشقِ رسول ﷺ اور مُحافظِ ناموسِ رسالت ﷺ تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتبۂ فکر کے اعتبار سے حنفی، عقیدے کی رُو سے ماتُریدی، اور مشرباً (نقشبندی) قادری تھے، افکار ونظریات کے اعتبار سے امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پَیرو کار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی (اپنی تنظیم کے توسّط سے) پاکستان کے علاوہ، بیرونِ ملک بھی وسیع علمی وروحانی سرگرمیاں تھیں، یہ وہی عظیم ہستی ہیں جنھوں نے تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کی خاطر

---

(۱) "احباب الشیخ عبد العزیز الخطیب الحسني" فیس بک ڈاٹ کام۔

"تحریک لبیک یارسول اللہ" کی بنیاد رکھی، چلنے پھرنے سے معذور ہونے کے باوجود، اس مقدّس مشن کی پاداش میں آپ کو گرفتار کیا گیا اذیتیں بھی دی گئیں۔

اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، اور انبیائے کرام، صدیقین، شہداء، اور اپنے نیک بندوں کے ساتھ انہیں جنّت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، آمین یارب العالمین!"۔

ڈاکٹر شیخ حمزہ کتّانی

(۲) ڈاکٹر شیخ حمزہ کتّانی (رباط، مُرّاکش)، مُحافظِ ناموسِ رسالت ﷺ

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ "عرفتُه منذُ سنواتٍ في هذا العالَم الأزرق، وأدهشتْني فصاحتُه العربية، وقوّتُه، ومَواقِفُه المشرفة في الدِّفاع عن رسول الله ﷺ، وخُطَبُه القويّة والمؤثِّرة والشديدة، وجمالُه وهَيبتُه، واستنارةُ وجهِه، وثقتُه الممزوجةُ بالقوّة والابتسامة، وبَداهتُه، وشدّتُه في الحقّ، وأحببتُه حبّاً كبيراً، خاصّةً مع معرفتي أنّه مِن أتباع مدرسةِ الإمام أحمد رضا خانْ البَرَيلْوي، الذي كان من أعظم المتعشِّقين في رسول الله... لقد انهد اليوم صرح من صُروح الإسلام بوفاةِ هذا الإمام الجليل، وحُقّ للمؤمنين البُكاء والحزن والعويل والسّقام، فرحم الله الفقيه الغالي،

وأسكنَه فسيحَ جنّاته، وتقبّله في الشّهداء، وجعل النبيَّ ﷺ شفيعَه، أتعازى لأسرته ومحبّيه وحزبِه وجماعتِه"(۱).

"میں اس نیلے فلک تلے، علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو برسوں سے جانتا تھا، عربی زبان میں ان کی فصاحت، جرأت، بہادری اور رسول اللہ ﷺ کے دِفاع میں ان کے اُصولی موقف سے میں بہت حیرت زدہ تھا، ان کی تقریروں کا انداز بہت جاندار، مؤثر اور سخت ہوا کرتا، وہ انتہائی باوقار، پُر اعتماد اور کھلتی ہوئی مسکراہٹ کی حامل شخصیت تھے! ان کے موقف میں سختی حق کی خاطر تھی، اور خاص طور پر امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتبۂ فکر کا پیرو کار ہونے کے سبب، میں ان سے بہت زیادہ محبت رکھتا تھا؛ کہ امام احمد رضا بہت بڑے عاشقِ رسول تھے!۔

آج اس امامِ جلیل کی وفات سے عالمِ اسلام میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے، اور مسلمانانِ عالَم ان کی وفات پر آنسو بہانے اور غم منانے میں حق بجانب ہیں! اللہ کریم اس عزیز فقیہ پر رحمت فرمائے، انہیں جنّت میں کشادہ مقام عطا فرمائے، انہیں شہداء میں قبول فرمائے، اور نبیٔ کریم ﷺ کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے، آمین! میں اُن کے خاندان، دوست احباب، اور تحریک کے جملہ لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہوں!"۔

---

(۱) "د. حمزہ الکتانی" فیس بک ڈاٹ کام۔

شیخ ابو اسحاق الحوینی

(۴) شیخ ابو اسحاق الحوینی (مصر) امیر المجاہدین کی دینی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "انتقل اليوم العلّامة الجليل المجاهد، من كبار علماء باكستان، شيخ الحديث والتفسير، فضيلة الشيخ خادم حسين الرضوي، مؤسس الحزب الدِيني السِّياسي: "لبيك يا رسول الله"، الذي أشرف على مسيرةٍ كبيرة، واحتجاجٍ عظيم ضدَّ الرسوم المُسيئة، وطالَب الدولةَ الباكستانية بإخراج سفيرِ فَرنسا منها، وقد خرج معه المَلايين من النّاس إلى شَوارع إسلام آباد عاصمة باكستان"[۱].

"پاکستان کے ایک عظیم عالمِ دین، بہت بڑے مجاہد، شیخ الحدیث والتفسیر علّامہ خادم حسین رضوی صاحب، جو کہ مذہبی سیاسی جماعت "تحریک لبیک یارسول" کے بانی تھے، ان کا انتقال ہو گیا ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون! انہوں نے (حکومت فرانس کی جانب سے توہینِ رسالت پر مبنی) گستاخانہ خاکوں کی اِشاعت کے خلاف، بہت بڑی ریلی اور زبردست احتجاج کی قیادت فرمائی، اور حکومتِ پاکستان سے فرانسیسی سفیر کو نکالنے کا مطالبہ کیا، اور ان کے اس مطالبے کی حمایت میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد، دارالحکومت اسلام آباد کی سڑکوں پر نکل آئی۔ اللہ عزّوجلّ ان پر اپنی رحمت فرمائے، آمین!"۔

---

(۱) "الشیخ ابو اسحاق الحوینی" فیس بک ڈاٹ کام۔

محمد بن عبد اللہ التلیدی

(۵) محمد بن عبد اللہ التلیدی (گوئٹے مالا/سنٹرل امریکہ) علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "وقد استمعت إليه يتحدث عن شمائل الرّسول ﷺ حديثاً بديعاً، ورأيتُه ميّتاً كالحَي، وذلك ببركة هذه "الشمائل"[1].

"میں نے ان کے خطاب سنے ہیں، وہ مصطفی جان رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خوبیاں بہت ہی اچھے انداز میں بیان کرتے ہیں۔ پھر میں نے انہیں وفات کے بعد بھی ایسے دیکھا کہ گویا ابھی زندہ ہیں، اور انہیں یہ اِعزاز حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرنے کے صدقے ملا ہے"۔

علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے متعلق دیگر مَکاتبِ فکر کے تاثرات:

قائد ملّتِ اسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایسی مقناطیسی شخصیت کے مالک تھے، کہ اپنوں کے ساتھ ساتھ غیر بھی ان سے محبت رکھتے تھے، اور شدید نظریاتی اختلافات کے باوجود دیگر مَکاتبِ فکر کے نامور علماء بھی، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمات کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے، یہی وجہ ہے کہ ان کے انتقال پر، تمام مکتبۂ فکر کے لوگوں نے اظہارِ افسوس کیا۔

---

(۱) "محمد بن عبد اللہ التلیدی" فیس بک ڈاٹ کام۔

مفتی تقی عثمانی

(۱) مفتی تقی عثمانی صاحب (نائب مہتمم دار العلوم کراچی) نے امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال پر اپنے سوشل میڈیا پیغام میں لکھا کہ "علّامہ صاحب کی وفات پر دلی صدمہ ہوا، ختمِ نبوّت اور ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر وہ ایک توانا آواز تھے!"[۱]۔

ڈاکٹر منظور مینگل

(۲) معروف دیوبندی عالم مولانا ڈاکٹر منظور مینگل صاحب نے، جمعۃ المبارک کے خطبہ میں، علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت سے متعلق بیان کرتے ہوئے کہا کہ "مولانا خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہو گیا ہے، اللہ عزّوجلّ ان کی مغفرت فرمائے، انہیں غریقِ رحمت کرے، بریلویوں سے ہمارے چھوٹے موٹے اختلافات ہیں، مگر وہ نَر (مرد) کا بچہ تھا! جبکہ (تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مُعاملے میں) ہمارے دیوبندیوں کا سر نیچے ہے۔ آج ہماری حکومت اور (دین کے) دشمن بڑے خوش ہوں گے! لیکن آج قوم بڑی سوگوار ہے! آپ سب حضرات ان کی مغفرت کی دعا فرمائیں، اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالی ہم

---

(۱) مفتی تقی عثمانی کا ٹویٹر پر اظہارِ تعزیت۔

دیوبندیوں کے اندر بھی ایسے مردِ مجاہد پیدا کر دے، اللہ تعالیٰ اسلام کی عظمت ہمارے دلوں میں پیدا فرمائے، ہمیں پکا سچا مؤمن بنادے، آمین!"[۱]۔

مفتی عدنان کاکاخیل

(۳) مسلکِ دیوبند کے معروف عالم مفتی عدنان کاکاخیل نے، علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "وہ بہت بڑے عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ناموسِ رسالت اور ختمِ نبوّت کے سپاہیوں میں سے تھے! ان کی ساری عمر اسی کام میں گزری، ان کے طریقۂ کار سے کسی کو اختلاف ہو سکتا ہے، لیکن میرا خیال یہ ہے کہ ان کا اِخلاص ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے! ناموسِ رسالت کے مُعاملے میں ان کی آواز ہمیشہ بلند رہی، تین چار سالوں سے ختمِ نبوّت اور ناموسِ رسالت کے حوالے سے، عوام میں جو جذبہ بیدار ہوا ہے، یہ سب ان کی وجہ سے ہے! ہم لوگ تو گھروں میں بیٹھنے والوں میں سے تھے، ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ہم ان پر کوئی (منفی) تبصرہ کریں! عملی طور پر میدان میں نکلنے والے لوگوں میں کوئی کمی یا کوتاہی ہو سکتی ہے، لیکن سچی بات یہ ہے کہ یہ مُعاملات آخرت میں کھلیں گے کہ کس کی سعی وکوشش اور اِخلاص کو اللہ کریم نے وزن دیا ہے! اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ

---

(۱) https://www.youtube.com/watch?v=sXfM9FCv12U.

میں کس کی کوشش مقبول ہوئی! اس لیے بحیثیت مسلمان ہمیں ہر ایک کے بارے میں حسنِ ظن رکھنا چاہیے!۔

میں جب ان کی باتوں کو سنتا تھا، تو یہ محسوس ہوتا تھا کہ یہ بندہ دل سے بات کر رہا ہے! باقی ان کا اپنا ایک لب ولہجہ اور انداز تھا، عوامی خطباء عام طور پر عوامی انداز ہی میں بات کرتے ہیں۔ بہر حال ایک اُونچی، توانا اور جرأتمندانہ آواز خاموش ہوگئی ہے! وہ ساری عمر رسول اللہ ﷺ کی عظمت کے ترانے گاتے رہے، صبح سے شام تک یہی ان کا وظیفہ تھا، اللہ کریم ان کی خدمات کو قبول فرمائے، ان کی مغفرت کرے، اور ان کے درَجات بلند فرمائے، آمین!"[۱]۔

مولانا طارق جمیل

(۴) دیوبندی مسلک کے مولانا طارق جمیل صاحب نے علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ "علّامہ خادم حسین رضوی کے انتقال پر، اُن کے اہلِ خانہ اور متوسلین سے اظہارِ تعزیت کرتا ہوں! مرحوم ناموسِ رسالت کے ایک مضبوط سپہ سالار تھے، اللہ کریم مولانا کی مغفرت فرمائے، اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے"[۲]۔

---

(۱) https://www.youtube.com/watch?v=aVneV3ZXMU4&feature=youtu.be.

(۲) "علّامہ خادم حسین رضوی کا انتقال" آسٹریلین اردو ٹی وی۔

مولانا طاہر محمود اشرفی دیوبندی

(۵) مولانا طاہر محمود اشرفی دیوبندی (چیئرمین پاکستان علماء کونسل، ومشیر وزیرِ اعظم پاکستان برائے مذہبی ہم آہنگی) نے "عقیدۂ ختمِ نبوّت" کے تحفظ میں، امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کردار کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ "علّامہ خادم رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دھرنے کا مقصد سیاست ہرگز نہیں! میرے جیسے نظریاتی اختلاف رکھنے والے لوگ بھی یہ دعا کرتے ہیں، کہ اللہ کریم انہیں اجرِ عظیم دے! توحید وسنّت پر اللہ تعالی اُن سے کام لے، اور دنیا وآخرت میں اُنہیں کامیاب کرے! دیوبندیوں کا رب اب شاید اللہ نہیں، کوئی اور ہے، ہم تو بے حسی، بے بسی اور بے غیرتی میں اس حد تک آگے جا چکے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ختمِ نبوّت پر نکلنے کے لیے ہمیں (کسی کا) اشارہ چاہیے! انسان کو جوتے اسی طرح پڑتے ہیں! اللہ رب العالمین نے یہ توفیق ہم سے سلب کرکے کسی اَور کو بخش دی ہے! یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے، کہ ختمِ نبوّت سے متعلق حلف نامہ کی شق کی تبدیلی میں دیوبندی شامل تھے، اور اب اس کی بحالی میں بھی دیوبندیوں کا کوئی کردار نہیں!"[۱]۔

(۱) https://youtu.be/tpKE6x2Lcac.

مولانا ہِشام الٰہی ظہیر

(۶) مسلک اہلحدیث کے معروف عالم مولانا ہِشام الٰہی ظہیر صاحب نے، علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے انتقال پر، انتہائی دُکھ کا اظہار کرتے ہوئے، اپنے ہم مسلک لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

"کتنے دکھ کی بات ہے کہ پاکستان کے اندر حرمتِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سب سے طاقتور، سب سے گرجدار آواز، سب سے توانا آواز، اور عصر حاضر میں بریلوی مسلک کا سب سے بڑا رہنما، آج اس دنیا سے چلا گیا ہے! میں صدق دل سے آپ کو یہ بات کہنا چاہتا ہوں، کہ پاکستان کے اندر خادم حسین رضوی، حرمتِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے اس وقت کھڑا تھا، جس وقت مضبوط ٹانگوں والے حرمتِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سودا کر کے اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے! ٹانگوں سے معذور شخص حرمتِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے چل رہا تھا، معذور تھا مگر چل رہا تھا! خادم حسین رضوی صاحب سے آپ لاکھ اختلاف کریں، آپ اس کے ساتھ عقیدے کے لاکھ مسائل رکھیں، مگر ہمارے دل سے ان کی وہ تقریر نہیں نکلتی، جس وقت ان کے بعض ہم مسلک لوگوں نے "سیّدنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ" کی شان میں ہرزہ سرائی کی، تو اِنہوں نے اُن بدبختوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "تم پر تُف ہو، اپنے مالکوں کو ہی پڑ گئے ہو! سیّدنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خلاف جو بکواس کرے گا، وہ سگِ دنیا تو ہو سکتا ہے، مسلمان نہیں"۔

اللہ عزّوجلّ کی قسم! آج وہ دنیا سے گئے ہیں تو ہر دل اس بات کا معترِف ہے، کہ حرمتِ رسول ﷺ اور حرمتِ صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے حوالے سے، اس آدمی کا کردار مثالی تھا!"[۱]۔

مولانا ناصر مدنی

(۷) مسلک اہلحدیث کے معروف مقرّر مولانا ناصر مدنی صاحب نے اپنے ایک خطاب میں، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ "علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا انتقال ہوگیا ہے، مگر "تاجدارِ ختمِ نبوّت زندہ باد زندہ باد" کا جو نعرہ انہوں نے بلند کیا، یہ نعرہ چلتا رہے گا! اور لوگ ان کو صدیوں تک یاد رکھیں گے کہ ختمِ نبوّت پہ کوئی پہرے دار اٹھا تھا! لوگو! جب کوئی دنیا سے چلا جائے تو اس کی اچھائی کو یاد رکھو! کیونکہ ؏

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کاغذ کے پھولوں سے!

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ظاہری شکل وصورت میں ہمارے جیسے ہی تھے، لیکن یہ ان کے کردار کی خوشبو ہے، کہ آج ہم یہاں ان کا نام لے رہے ہیں! ہمیں

---

(۱) https://www.youtube.com/watch?v=fdUiUm9IIto.

بھی اپنے کردار کی خوشبو بنانی چاہیے! کیونکہ کردار کی خوشبو کبھی مرتی نہیں ہے!""[۱]۔

جواد نقوی

(۸) مسلکِ اہلِ تشیع سے تعلق رکھنے والے معروف عالم جواد نقوی صاحب نے، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت کا تنقیدی تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ "علّامہ خادم حسن رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازے نے بتایا، کہ ان کی فالونگ (Following) کتنی ہے! اور ان کی شخصیت سے متاثر ہونے والوں کی تعداد کتنی زیادہ ہے! ایسا نہیں ہے کہ ان کے سارے عقید تمند جنازے میں موجود تھے، یہ لاکھوں لوگ جو آئے، یہ صرف مرد تھے، ابھی خواتین اور بچے نہیں آئے! اگر جنازے میں پچاس ۵۰ افراد موجود تھے، تو اس سے پانچ گنا زیادہ تعداد پیچھے گھروں میں بھی موجود تھی!۔

ملک وبیرون ملک ایک بڑی جمعیت نے ان کے تفکّر کو قبول کیا، اور اظہارِ عقیدت کے طور پر وہ جنازے میں حاضر ہوئے، پاکستان کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی! اپنے ہوں یا پرائے، سب نے انہیں سچا عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرار دیا، بعضوں نے دل سے کہا، اور بعض اختلاف رکھنے کے باوجود زبان سے کہنے پر مجبور ہوئے! علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازے میں یہ صرف عقید تمند

---

(۱) https://www.youtube.com/watch?v=WbKLIWSaCRk&t=5s

نہیں ہیں، بلکہ یہ ان کا ووٹ بنک بھی ہے! اور یہ فیصلہ کُن ووٹ کل کو جس پلڑے میں جائے گا، اُدھر کا پلڑا ہی بھاری قرار پائے گا!"(۱)۔

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے متعلق صحافیوں کی آراء:

اوریا مقبول جان

(۱) الیکٹرونک میڈیا سے تعلق رکھنے والے معروف صحافی، جناب اوریا مقبول جان صاحب، علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے انتہائی عقیدت واحترام کا رشتے رکھتے تھے، قبلہ رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے انتقال پر انہوں نے فرمایا کہ "علّامہ خادم حسین رضوی کی وفات کا سن کر بے حد افسوس ہوا! ان کے جانے سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے وہ کبھی پر نہیں ہو سکتا! جس کی وجہ ان کی لیڈر شپ تھی، انہوں نے کیسے لوگوں کو اکٹھا کیا! اور ان کے دلوں میں عشقِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بھر دیا، لوگ ان کے دیوانے ہو گئے تھے! اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے لوگوں کے دلوں میں اقبال کا فلسفہ بھی اجاگر کیا، ان کا نعم البدل اب دُور دُور تک نظر نہیں آتا! **میں نے ان کے لہجے میں سختی صرف ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے معاملے میں دیکھی**، اس کے علاوہ وہ نرم لہجے والے نفیس شخص تھے، میری ان سے آخری بات چند روز قبل ہوئی، جب وہ اسلام آباد میں دھرنے سے واپس آئے تھے، انہوں نے کہا کہ "میری طبیعت

---

(۱) https://www.youtube.com/watch?v=dhCCSEXNvWk.

کچھ خراب ہے، لوگوں پر ہونے والی آنسو گیس اور شیلنگ سے بہت دکھ ہو رہا ہے! کیونکہ وہ دھرنا دینے نہیں بلکہ صرف ایک ریلی کے لیے گئے تھے، جو کہ توہینِ رسالت میں بننے والے خاکوں کے خلاف تھی، ایسی ریلی پر آنسو گیس کی شیلنگ (Shelling) اور لاٹھی چارج ہونے پر میں بہت رنجیدہ ہوں"۔

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آج کل کے دَور میں ختمِ نبوّت کی مشعل اٹھائی، امّتِ مسلمہ میں تمام لبرل لابی (Liberal Lobby) ان سے ڈرتی تھی! وہ ہر بات بغیر کسی خوف وخطر کے کھل کر کہتے تھے! اللہ تعالیٰ ان کو جنّت الفردَوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آمین!"[۱]۔

مجیب الرحمن شامی

(۲) معروف صحافی مجیب الرحمن شامی اپنے کالم میں امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ "علّامہ خادم حسین رضوی یوں اچانک اِس دُنیا سے رخصت ہو جائیں گے، یہ کسی کے گمان میں بھی نہ تھا! ایک حادثے میں لگنے والی چوٹ نے اُنہیں چلنے پھرنے سے معذور کر رکھا تھا، لیکن وہیل چیئر پر بیٹھ کر بھی وہ بڑے بڑے تیز قدموں کو مات دیتے تھے، ان کی توانائی اور جوش وجذبے میں کچھ کمی

---

(۱) "علّامہ خادم حسین رضوی سے متعلق اوریا مقبول جان کے انکشافات" رئیل ٹی وی آفیشل، ۲۰ نومبر ۲۰۲۰ء۔

نہ آئی تھی، وہ پوری شدّت سے اظہارِ خیال کرتے، اپنے حریفوں کو للکارتے اور پچھاڑتے تھے! ان کے سامنے بڑے بڑے خطیبوں کی گھگی بندھ جاتی تھی، بڑے بڑے علماء ان کے سامنے آنے سے کنی کتراتے تھے! پنجابی پر تو بے پناہ قدرت حاصل تھی ہی، کہ یہ اُن کی مادری زبان تھی، اُردو، فارسی اور عربی پر بھی ایسی دسترس تھی، کہ کسی مولوی تو کیا بڑے بڑے پروفیسروں کے حصے میں بھی کم ہی آئی ہوگی! اقبال کا کلام تو گویا ازبر تھا، برمحل اَشعار سناتے چلے جاتے، اور سننے والے مبہوت ہو جاتے! قرآن پاک کی آیات اور احادیث کا برموقع حوالہ بھی اُن پر ختم تھا!"[۱]۔

حسن نثار

(۳) معروف تجزیہ نگار اور قبلہ رضوی صاحب کے ناقد، حسن نثار صاحب نے ایک ویڈیو کلپ کے ذریعے علاّمہ خادم حسین رضوی کی شخصیت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "وہ ایک بزرگ عالمِ دین تھے، اگر مجھے اندازہ ہوتا کہ لوگ اُن سے اتنا پیار کرتے ہیں، تو میں خود ان سے جاکر ملاقات کرتا! سچی بات یہ ہے کہ مجھے اندازہ نہیں تھا، اس سے بڑی اور حیران کن بات یہ، کہ جس بندے سے لوگ اتنی زیادہ تعداد میں محبت کرتے ہوں، اس بندے کے پاس اپنا ذاتی گھر بھی نہیں تھا، اور جو تھا وہ بھی بہت چھوٹا تھا، یہ سن کر میں حیران رہ گیا! آپ کو ان سے کوئی فکری اختلاف ہو سکتا

---

(۱) "ہماری سیاست کی رضوی ٹیکنالوجی" روزنامہ دنیا، ۲۲ نومبر ۲۰۲۰ء۔

ہے، لیکن ان کی وفات بہرحال ایک نقصانِ عظیم ہے! میرا ان سے کچھ باتوں میں اختلاف ضرور تھا، لیکن میں نے انہیں ہمیشہ ایک خوبصورت، وجیہ اور پرکشش انسان پایا! اللہ ربّ العزّت نے اُن کی شخصیت میں بہت زیادہ کشش رکھی تھی، میں کیا اور میری بساط کیا؟ کہ میں ان کی ذات پر کوئی تبصرہ کروں!۔

عام طور پر دیکھا یہ گیا ہے کہ مذہبی اسکالرز بہت مالدار ہوتے ہیں، ان کے فائیو اسٹار قسم کے ہوٹل ہوتے ہیں، علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اتنی شہرت اور مقبولیت ہونے کے باوجود، ان کے طرزِ زندگی اور سادگی سے متعلق مجھے جو بتایا گیا، میں سن کر حیران رہ گیا ہوں! اللہ عزّوجلّ ان کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے، آمین!"[۱]۔

سمیع ابراہیم

(۴) معروف صحافی اور تجزیہ نگار سمیع ابراہیم صاحب، ویڈیو کلپ کے ذریعے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بڑی خدمات ہیں، میں خود ان کی وفات کے صدمے اور شدید دکھ سے دوچار ہوں! ان کی وفات کا یقین نہیں آتا، بلاشک وشبہ وہ ایک عظیم عاشقِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم تھے! جو لوگ تضحیک وتوہینِ رسالت کررہے تھے، علّامہ صاحب نے لوگوں

(۱) https://www.youtube.com/watch?v=qQRHRJb8aG4.

کو ان کے خلاف بیدار کیا، انہوں نے اپنی ساری زندگی اسی کام میں گزاری، وہ ایسے لیڈر تھے جو بلاخوف وخطرِ دین کی بات کرتے تھے! اللہ کے نبی کی بات کرتے تھے، دیوبندی اور شیعہ لوگ سیاسی اعتبار سے متحرک تھے، لیکن نبی ﷺ کی شان کے لیے اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لیے تیار رہنے والے، بریلوی مسلک کے لوگ تقسیم تھے، علّامہ صاحب نے بریلویوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا، سیاسی لحاظ سے بریلوی پہلی دفعہ اتنی بڑی تعداد میں کھل کر سامنے آئے! آج علّامہ خادم حسین رضوی صاحب اس دنیا سے چلے گئے ہیں، ان کا جانا بہت بڑا نقصان ہے، انہیں بھلایا نہیں جاسکتا، اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند کرے، آمین!"[۱]۔

سعد اللہ شاہ

(۵) کالم نگار سعد اللہ شاہ صاحب، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "یقیناً وہ ہماری تاریخ میں ایک ناقابلِ فراموش محبوب کردار کی طرح زندہ رہیں گے! مصلحت سے بے نیاز شخص، جس کی زبان دل کی رفیق تھی، اور دل اسلام کی رَوشنی سے جگمگا رہا تھا!"[۲]۔

---

(۱) https://www.youtube.com/watch?v=fggO4-WWLFY&t=2s.

(۲) "آہ! علّامہ خادم حسین رضوی" روزنامہ ۹۲، ۲۱ نومبر ۲۰۲۰ء۔

محمد عامر خاکوانی

(٦) جناب محمد عامر خاکوانی اپنے کالم "جنازوں کا فرق" میں، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا امتیاز ان کا حبِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا! وہ بڑے جذبے اور والہانہ انداز سے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتے! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی پر فخر کرتے، بار بار کہتے کہ اگر ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کچھ نہ کیا، تو کس منہ سے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوں گا! لگتا ہے ربِ کریم نے ان کی یہ ادا قبول کرلی، اور انہیں وہ توقیر و عزّت عطا کی جو بڑے بڑوں کو نصیب نہیں ہوتی!"[1]۔

محمد اکرم چوہدری

(۷) کالم نگار محمد اکرم چوہدری لکھتے ہیں کہ "علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے ساتھیوں نے، ختمِ نبوّت کے قانون کی حفاظت کے لیے جو راستہ اختیار کیا ہے، اس نے آنے والی نسلوں کے لیے ایک نئی سَمت کا تعیّن کیا ہے! "تحریک لبیک پاکستان" کے اکابر نے اس ملک میں بسنے والے مسلمانوں کو، نبیٔ کریم

---

(۱) "جنازوں کا فرق" روزنامہ ۹۲، ۲۲ نومبر ۲۰۲۰ء۔

ﷺ کی ختمِ نبوّت سے محبت کا درس دیا ہے! ہمیں یہ سبق اپنے بچوں کو پڑھانا ہے، ہمیں اس قانون کا پہرے دار بننا ہے!"[۱]۔

سیاسی اور عسکری حلقوں کی جانب سے اظہارِ تعزیت:

پاکستان کی سیاسی اور عسکری قیادت نے بھی علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا، اور قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اہلِ خانہ سے تعزیت کی۔ وزیرِ اعظم عمران خان نے ایک ٹویٹ کے ذریعے اظہار تعزیت کیا۔ آئی ایس پی آر (ISPR) کے مطابق علّامہ خادم رضوی کی وفات پر آرمی چیف نے بھی اظہارِ افسوس کیا ہے! اور یہ دعا کی ہے کہ اللہ عزّوجلّ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ آرمی چیف قمر جاوید باجوہ کی جانب سے ٹویٹ کیے جانے کے بعد، امریکہ کی سنٹرل کمانڈ کی جانب سے بھی علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا گیا[۲]۔

اسی طرح وفاقی وزیرِ اطلاعات ونشریات شبلی فراز، اور وزیرِ خارجہ شاہ محمود قریشی نے بھی قبلہ رضوی صاحب کے لیے دعائے مغفرت کی۔ وفاقی

---

(۱) "روزنامہ نوائے وقت" ۲۲ نومبر ۲۰۲۰ء۔

(۲) "علّامہ خادم حسین رضوی کی وفات پر وزیرِ اعظم کا اظہارِ افسوس" ہم نیوز، ۲۰ نومبر ۲۰۲۰ء۔

وزیر برائے مذہبی اُمور جناب نور الحق قادری صاحب نے کہا، کہ دینِ اسلام کے لیے اُن کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا![1]۔

مشہور اخبار "روزنامہ جنگ" کے مطابق، وزیرِ اعلیٰ پنجاب عثمان بزدار نے بھی "تحریک لبیک" کے سربراہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا۔ گورنر پنجاب چودھری سروَر نے خادم حسین رضوی کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا، کہ خادم حسین رضوی کی اسلام کے لیے خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا!۔ صوبائی وزیر فیاض الحسن چوہان نے علاّمہ خادم حسین رضوی کے انتقال پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا، کہ مرحوم سچے عاشقِ رسول تھے۔ امیرِ جماعتِ اسلامی سراج الحق نے علاّمہ خادم حسین رضوی کے انتقال پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا، کہ وہ علاّمہ صاحب کے اہلِ خانہ اور کارکنان وذمّہ داران کے غم میں برابر کے شریک ہیں!۔ چودھری شجاعت حسین اور چودھری پرویز الٰہی نے علاّمہ خادم رضوی کے انتقال پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا، کہ علاّمہ خادم حسین رضوی کی دینی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا[2]۔

مُعاویہ اعظم طارق (ممبر پنجاب اسمبلی) نے علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یاد میں ایک "تعزیتی ریفرنس" کا انعقاد کیا، اور قبلہ رضوی صاحب کو خراجِ عقیدت پیش

---

(۱) "ایکسپریس نیوز" ۱۹ نومبر ۲۰۲۰ء۔

(۲) "جنگ نیوز" ۱۹ نومبر ۲۰۲۰ء۔

کرتے ہوئے کہا کہ "ختمِ نبوّت کے مجاہد کی وہیل چیئر کو دنیا ہاتھوں میں اٹھا کر یوں پھرتی تھی، جیسے گلاب کے پھولوں کو اٹھا کر پھرتی ہے، اس کو شیلنگ اور جیلوں کا سامنا کرنا پڑا، بریلویوں، دیوبندیوں اور اہلِ حدیثوں میں سے علماء، مشایخ اور طلباء نے (ان کے جنازے میں) مینار پاکستان پہنچ کر یہ بتا دیا ہے، کہ یہ مٹھی بھر لوگوں کی بات نہیں ہے، علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ناموس رِسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور ناموسِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر جو آواز اٹھائی تھی، وہ پورے ملک کی متفقہ اور نمائندہ آواز ہے!"[۱]۔

❁ ❁ ❁

(۱) https://www.youtube.com/watch?v=UeAXGbSMSGg.

باب ۴

منظوم مَناقب

باب ۴

منظوم مَناقب

اے مَردِ مجاہد تجھے سلام!

اسلام کے اے مردِ مجاہد تجھے سلام
اے کاروانِ عشق کے مرشد تجھے سلام!

خادِم حسین رضوی امیر المجاہدین
اے مہرِ انقلاب، اے قائد تجھے سلام!

آواز تیری شعلہ وشمشیر بن گئی
اے جانشینِ طارق وخالد تجھے سلام!

تو دے گیا عشقِ نبی کو نئی حیات
اَعداد اور شمار سے زائد تجھے سلام!

تا عمر کی حفاظتِ ناموسِ مصطفی
اے سنّیوں کے رَہبرِ راشد تجھے سلام!

نبض جہاں ٹھہر گئی تیری وفات پر
سب روکے کہہ رہے ہیں: اے قائد تجھے سلام!

لکھی ہوئی رہے گی دلوں پر تیری حیات

تازہ رہیں تیرے شواہد تجھے سلام!

جبر وستم کی چھاؤں میں بھی تو ڈٹا رہا

رسمِ حُسینیت کے مجُدّدِ تجھے سلام!

میداں کو تُونے سجدہ گہِ عشق کر لیا

اے کربلائے وقت کے عابد تجھے سلام!

پیغامِ حق سنایا بھی، اُس پر چلایا بھی

اے عشقِ مصطفائی کے قاصد تجھے سلام!

تجھ پر فدا اے ختمِ نبوّت کے پہرے دار

اے پاسبانِ باغِ عقائد تجھے سلام!

کردار میں بھری تھیں عزیمت کی بجلیاں

تجھ کو جھکا سکے نہ شدائد تجھے سلام!

ماں باپ سے بھی بڑھ کے ہمیں تو عزیز ہے

اے جلوۂ خودی کے مُشاہِد تجھے سلام!

اِعزاز میں جبین جہاں ہے جھکی ہوئی

سب کر رہے ہیں غائب وشاہد تجھے سلام!

فکرِ رضا میں ڈھل گیا تیرا وُجودِ ناز

محرابِ حق پرستی کے ساجد تجھے سلام!

ملّت میں روحِ عشق کو بیدار کر دیا

ہیں سارے اہلِ حق تیرے حامد تجھے سلام!

کرتا رہا تُو آخری دم تک مقابلہ

اصحابِ بدر کے اے مقلّدِ تجھے سلام!

اے سنّیت کے شیر! نہ بھولیں گے ہم تجھے

حاصل کریں گے تیرے مقاصد تجھے سلام!

مشغول ہیں دعا میں فریدی کے جان ودل

فضلِ خدا ہو تیرا مُساعِد تجھے سلام![۱]

(۱) "کلام سلمان فریدی صدیقی مصباحی" عمان۔

غازیٔ ختم نبوت پیکر عشق رسول ﷺ

آہ کہ رخصت ہوئے دنیا سے وہ بطل جلیل
جن کی نگاہ مست میں دنیا وما فیہا قلیل!

فیضِ عشق مصطفی جاری وساری آج بھی
دیکھ لے ان کا جنازہ بے نظیر و بے مثیل!

غازیٔ ختم نبوت پیکرِ عشق رسول
پہرہ دارِ حرمتِ ابن خلیل!

وقت کا حاکم بھی جن کے کردار سے مرعوب تھا
شان وشوکت پر تجھے اب چاہیے کیسی دلیل!

کفر کے ایوان میں للکار اُن کی گونج اُٹھی
دم بخود ابلیس ہے، ابلیس کے چیلے ذلیل!

حضرت خادم حسین پر رحمتیں ہوں بے شمار
آفتاب بے نوا ان کی نگاہوں کا قتیل![1]

---

(۱) "کلام آفتاب احمد رضوی" عیسیٰ خیل، پاکستان۔

بابا جی علیہ الرحمۃ کی وفاتِ حسرت آیات پر

حفظِ ناموسِ نبی کا دے گیا درسِ عظیم
اُس کی ہیبت سے تھا لرزیدہ دلِ دُزدِ رجیم!

کیا جواں پیرانہ سالی میں تھا اُس کا ولولہ
دشمنوں پہ برق لیکن اہلِ حق کا تھا ندیم!

وہ رہا ختمِ نبوّت کا نگہباں عمر بھر
اُس نے امّت کو دکھائی شاہراہِ مستقیم!

وہ محدّث، وہ مفسّر، وہ معلّم با کمال
نکتہ داں و نکتہ بیں وہ علمِ نافع کا قسیم!

نورِ عشقِ مصطفی سے جس نے دل چمکا دیے
اُس کے مرقد پر ہوں نور افشانیاں ربِ کریم!!

اے مُشاہد! جس طرح دنیا سے وہ رخصت ہوا
دیکھنا اُس کو ملے گا خُلد میں بیتِ نعیم![1]

---

(۱) "کلام محمد حسین مشاہد رضوی" مہاراشٹر، انڈیا۔

امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یاد میں

تو چل دیا تو آنکھ ہے گِریاں ترے لیے
سینے میں کیسے کیسے تھے اَرماں ترے لیے!

قربان اے مُحافظِ ناموسِ مصطفی
ہستی کا سارا جوہر وساماں ترے لیے!

اے شانِ حق، اے راحتِ اسلام وسنّیت!
اب تُو نہیں تو ہم ہوئے بےجاں ترے لیے!

جی بھر کے تجھ کو دیکھ سکے اور نہ سن سکے
مُضطر ہے بزم، اے مہِ تاباں ترے لیے!

ضربِ کلیم تھی تیری تقریر کی دھمک
صد آفریں! اے غازیٔ میداں ترے لیے!

تُونے نبی کے نام پہ ہنس کر سہے اَلَم
گُل بن گئے تھے شعلۂ زنداں ترے لیے!

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر تُو کفر سے لڑا
دائم "دِفاعِ حق" رہا عنواں ترے لیے!

عاشق نہیں، تو عشق سراپا نبی کا ہے

روتے ہیں قلب ورُوحِ مسلماں ترے لیے!

خادم حسین رضوی امیر المجاہدین

ہیں غم میں سارے صاحبِ ایماں ترے لیے!

تُو دلوں کی دھڑکنوں میں رہا، آنکھ میں بسا

کیوں کر بہیں نہ اَشک فَراواں ترے لیے!

گلزارِ کائنات ہے پھیکا ترے بغیر

ہیں سارے گُل تپیدہ وسوزاں ترے لیے!

اقبال کی خودی کا تو عکسِ جمیل تھا

غمگین ہے ادب کا دبستاں ترے لیے!

فکرِ رضا کے ناشر وبےباک ترجماں

رَوشن ہوئے خزینۂ عرفاں ترے لیے!

تُو شاعروں کا خواب، تو اہلِ قلم کی فکر

افسردہ ہیں تمام سخن داں ترے لیے!

اے تاجدارِ ختمِ نُبوّت کے جاںنثار

کونین کی زباں ہے ثنا خواں ترے لیے!

اے جانے والے! دیکھ پلٹ کر پھر ایک بار

ہر سَمت ہیں چراغ، درخشاں ترے لیے!

اب بھی وہی ہجوم، وہی دھوم ہے مگر

ہے ساری بزم اَشک بَداماں ترے لیے!

حُبِ رسولِ پاک میں شعلوں پہ تُو چلا

باغِ جِناں عطا کرے، یزداں ترے لیے!

شاہا قبول ہوں یہ فریدی کے ادنی پھول

وہ لا نہیں سکا جو ہے شایاں ترے لیے![1]

(۱) "کلام سلمان فریدی صدیقی مصباحی" عمان۔

سلامِ عقیدت بہ بارگاہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

گرچہ معذور تھا پھر بھی لڑتا رہا
بابا خادم کی ہمّت پے لاکھوں سلام!
جو کہ میدان میں ڈٹ کے ٹھہرا رہا
ایسی مضبوط طاقت پے لاکھوں سلام!
سخت سردی میں جو پہرا دیتا رہا
ایسے عالم کی عظمت پے لاکھوں سلام!
کفر کی دنیا جن سے لرزتی رہی
شیرِ حق کی شجاعت پے لاکھوں سلام!
جن کے چہرے سے باطل ہی ڈرتا رہا
ان کی نورانی صورت پے لاکھوں سلام!
عشقِ سرکار کا وہ پلاتے رہے
ساقئ جامِ اُلفت پے لاکھوں سلام!
جن کی آواز سے کفر سہما رہا
ان کی ایسی جلالت پے لاکھوں سلام!
جس نے ختمِ نبوّت پے پہرا دیا

شمشیرِ اہلِ سنّت پے لاکھوں سلام!

لو عمران رضا کا سلام آخری

تیری شان اور شوکت پے لاکھوں سلام![1]

❁ ❁ ❁

(۱) "کلام عمران رضا"۔

تابِ نظر پھونک گیا

خَیمۂ کفر میں ہیبت کے شَرر پھُونک گیا
وہ صفِ حق میں نئی تابِ نظر پھُونک گیا!

سینۂ قَوم کو اسلامی حمیّت دے کر
شبِ تاریک میں تابندہ سحر پھُونک گیا!

یُوں لڑا جبر وستم سے وہ حسینی خادِم
نبضِ ملّت میں شجاعت کا ہُنر پھُونک گیا!

پاؤں معذور مگر حق کو بچانے کے لیے
خود چلا، اَوروں میں بھی عزمِ سفر پھُونک گیا!

لے گئی پار اُسے رب پہ بھروسے کی ناؤ
کہہ کے لبیک وہ کشتی اِدھر پھُونک گیا!

عظمتِ ختمِ نبوّت پہ دیا یُوں پہرہ
ساری امّت میں وہی ذَوقِ جگر پھُونک گیا!

اُس نے پرواہ نہ کی اپنی، نہ اپنے گھر کی
بہرہ حق، جان ودل ودولت وزَر پھُونک گیا!

شمعِ ناموسِ رسالت کے تحفظ کے لیے

ہم میں وہ جذبۂ کردارِ عمر پھُونک گیا!

خوش ہوئی رُوحِ رضا، کِھل اُٹھا رُوئے اقبال

یُوں سخن میں وہ نیا سوز واثر پھُونک گیا!

سر فروشی کی ڈگر چل کے فریدی اُس نے

حق کو آباد کیا، خرمن شر پھونک گیا![1]

---

(۱) "کلام سلمان فریدی صدیقی مصباحی" عمان۔

اے قائد ہمارے ! الوداع

اے دلوں کے نور! آنکھوں کے ستارے الوَداع

اے حبیبِ مصطفیٰ! اے حق کے پیارے الوَداع!

اے وقار بزمِ دیں، اے مردِ حق خادم حسین

سنّیت کے شیر! اے قائد ہمارے الوَداع!

خون روتی ہے نظر، غم سے تڑپتا ہے جگر

کہہ اٹھے بہتے ہوئے اَشکوں کے دھارے الوَداع!

سُرخرو ہو کر چلے تم جانبِ خُلدِ بریں

اپنی جاں سے دِین کے صدقے اُتارے الوَداع!

آہ! تجھ سا ہادی ورَہبر کہاں پائیں گے ہم

آسمانِ جرأت وہمّت کے تارے الوَداع!

دیکھ کر تجھ کو، مدینے والے کی آتی تھی یاد

عاشقانِ مصطفیٰ کے اے سہارے الوَداع!

الفِراق اے حُرمتِ ختم الرسُل کے پاسباں

تُونے ہستی کے گُہر آقا پہ وارے الوَداع!

گلشنِ عالَم ہے سُونا، اور فضائیں سوگوار

کہہ رہے ہیں تجھ سے افسردہ نظارے الوَداع!

دین پر سب کچھ لُٹا کر کام ایسا کر گئے
حشر تک گونجیں گے اب نغمے تمھارے الوَداع!

تُونے پیدا کی دلوں میں، حق پہ مرنے کی تڑپ
قوم میں اِیثار جَوہر کے نکھارے الوَداع!

بزمِ عرش وفرش میں ہے اس لیے چرچا تیرا
تُونے دے کر نورِ حق، ایماں سنوارے الوَداع!

اے فریدی! یہ صدائے عالَمِ اسلام ہے
سارے اہلِ حق، رو رو کر پکارے الوَداع![1]

(۱) "کلام سلمان فریدی صدیقی مصباحی" عمان۔

جہانِ عشق کا مہتاب

زمیں اُداس، فلک غمزدہ، فضا خاموش
جہانِ عشق کا مہتاب ہم کو چھوڑ گیا!
فریدی اُس کے اُصولوں کو ہم نہ چھوڑیں گے
سکھا کے عشق کے آداب ہم کو چھوڑ گیا![۱]

(۱) "کلام سلمان فریدی صدیقی مصباحی" عمان۔

آیاحسین کاخادِم

جنابِ آمنہ کے نورِ عین کا خادم
قتیلِ عشق، شہِ مشرقین کا خادم!
یہ غُل مچا ہے فرشتوں میں عرشِ اعظم پر
اٹھو سلام کو! آیا حسین کا خادم![۱]

(۱) "رباعی فاضل میسوری "انڈیا۔

تیری شجاعت کو صد سلام

خادم حسین تیری شجاعت کو صد سلام
یہ حاکمانِ وقت تیرے سامنے غلام!
قرضے پہ بھیک پہ خوشامد پہ گذارا
خود آپ اپنی ذات کی مثال ہی تمام![۱]

(۱) "کلام آفتاب احمد رضوی" عیسیٰ خیل، پاکستان۔

عشقِ نبی کا اعزاز

وہ گلِ عشقِ رسالت جو اٹھا دنیا سے
ہر شجر گلشنِ اسلام کا مَغموم ہوا!
اَیسا اِعزاز دیا حُبِ نبی نے اُس کو
نام خادم تھا، وہ مخدوموں کا مخدوم ہوا![1]

(۱) "کلام سلمان فریدی صدیقی مصباحی "عمان۔

"خادم و آقا" کی ملاقات

جا کر شہِ عالَم کو، دی ہوگی سلامی جب
آقا نے کہا ہوگا، یہ میرا اَسیر آیا!
لگ جاؤ فرشتو تم، مہمان نوازی میں
دیکھو یہ مرا "خادم" یہ میرا فقیر آیا![1]

(۱) "کلام سلمان فریدی صدیقی مصباحی "عمان۔

باب۵

امیر المجاہدین علیہ الرحمہ کی جدوجہد اور سفر آخرت کی چند تصویری جھلکیاں

باب ۵

امیر المجاہدین علیہ الرحمۃ کی جدو جہد اور سفرِ آخرت کی چند تصویری جھلکیاں

قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
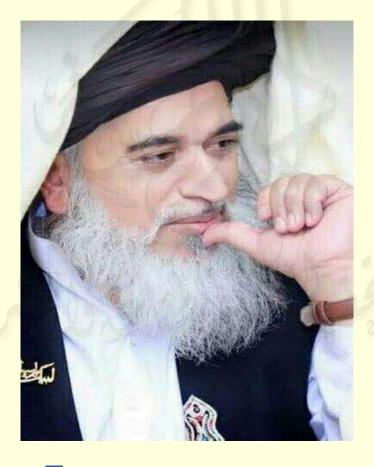
The Nation
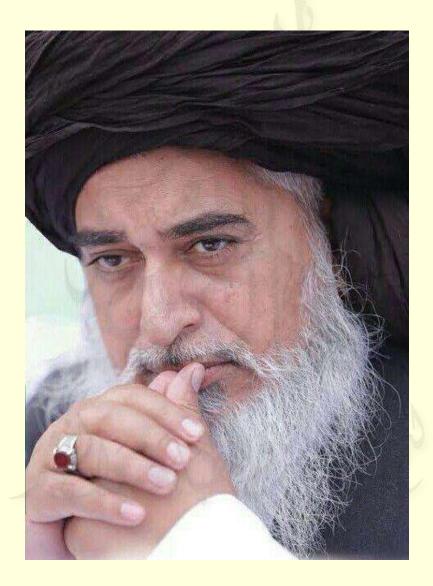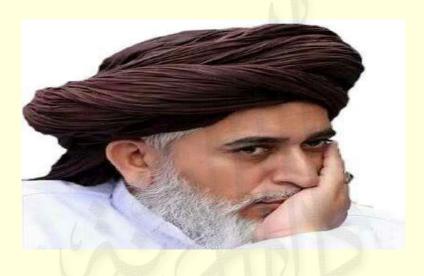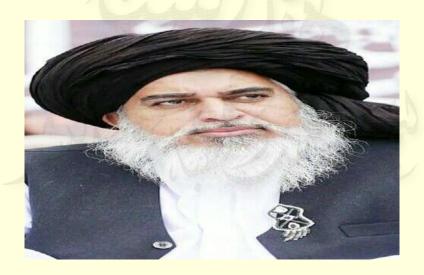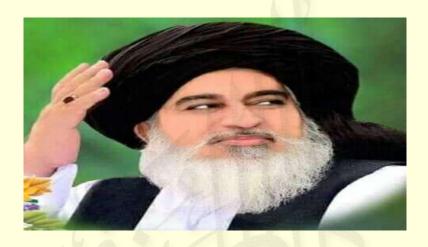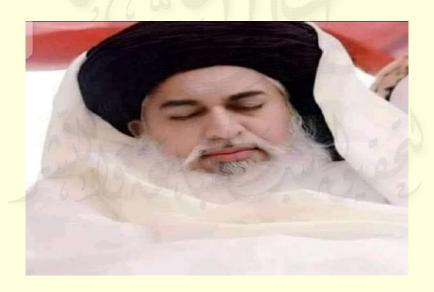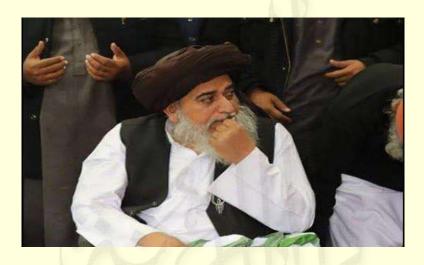
علامہ رضوی اپنے استاد محترم علامہ عبد الستار سعیدی صاحب کے ہمراہ خوشگوار موڈ میں

علّامہ رضوی اسٹیج سے نیچے اتر کر عوام کے جذبات کو گرماتے ہوئے

پنجاب اسمبلی لاہور کے سامنے دھرنے میں شرکت کا منظر

داتا دربار (لاہور) کے سامنے دھرنے کے نتیجے میں پنجاب حکومت سے معاہدے کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ معاہدۂ اسلام آباد کی شق نمبر 3 پر عمل درآمد ہوگا جبکہ راجہ ظفر الحق کمیٹی کی رپورٹ انشاءاللہ 20 دسمبر 2017 تک قوم کے سامنے لائی جائے گی۔

۲۔ حکومت پنجاب مساجد پر لاؤڈ سپیکر کی تعداد کے حوالے سے تمام مکاتب فکر کے علماء پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دے گی۔اس کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں مطلوبہ قانون سازی 16 جنوری 2018 تک مکمل کر لی جائیگی۔

۳۔ وفاقی حکومت اور تحریک لبیک یارسول اللہ کے مابین 30 نومبر کو اسلام آباد میں ہونے والے معاہدے کے تمام نکات پر جلد عملدرآمد کیا جائے گا۔

۔ متحدہ علماء بورڈ صوبہ پنجاب میں دینی شعائر کے حوالے سے نصاب تعلیم کا جائزہ لے گا (انشاءاللہ)

دستخط فریق اول ______ گواہان فریق اول ______

1-12-2017

دستخط فریق دوم ______ گواہان فریق دوم ______

یکم دسمبر 2017

فیض آباد دھرنے کا ایک منظر

فیض آباد دھرنے کا ایک یادگار منظر

فیض آباد دھرنے کے پُرامن شرکاء نماز کی ادائیگی کرتے ہوئے

فیض آباد دھرنے میں دورانِ آپریشن بارہ ہزار آنسو گیس شیل پھینکے گئے !لیکن امیر المجاہدین کے تربیت یافتہ نوجوانوں کے جوش و جذبہ میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔

فیض آباد دھرنے کا ایک یادگار منظر
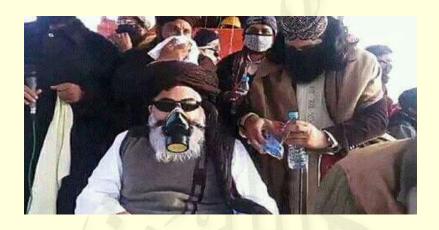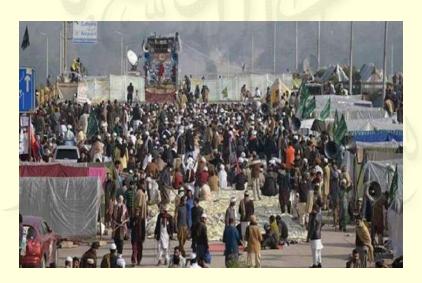
فیض آباد دھرنے کا ایک یادگار منظر

فیض آباد دھرنے کا ایک یادگار منظر

فیض آباد دھرنے کا ایک یادگار منظر

فیض آباد دھرنے کا ایک یادگار فضائی منظر

فیض آباد دھرنے کا ایک یادگار منظر

فیض آباد دھرنا ۲۰۱۷ء میں پاک فوج کی ثالثی میں "تحریک لبیک" اور حکومت کے مابین معاہدے کے نکات

بسم اللہ الرحمان الرحیم

معاہدہ مابین تحریک لبیک یارسول اللہ اور حکومت پاکستان

تحریک لبیک یارسول اللہ جو کہ ایک پرامن جماعت ہے اور کسی قسم کی تشدد اور بدامنی پر یقین نہیں رکھتی۔ یہ جماعت ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ میں قانونی ردوبدل کے خلاف اپنا نکتہ نظر لے کر حکومت کے پاس آئی مگر افسوس کہ اس مقدس کام کا صحیح جواب دینے کی بجائے طاقت کا استعمال کیا گیا۔ 21 دنوں پر محیط اس کوشش کو اگر بات چیت کے ذریعے حل کرنا ہے تو ہماری مندرجہ ذیل مطالبات کو پورا کیا جائے۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ ان شرائط پر اتفاق ہونے پر ہم نہ صرف ختم نبوت دھرنا ختم کریں گے بلکہ ملک بھر میں اپنے ساتھیوں کو پرامن رہنے کو درخواست بھی کریں گے۔

1۔ وفاقی وزیر قانون زاہد حامد جن کی وزارت کے ذریعے اس قانون کی ترمیم پیش کی گئی کو فوری اپنے عہدے سے برطرف (مستعفی) کیا جائے۔ تحریکِ لبیک ان کے خلاف کسی قسم کا کوئی فتویٰ جاری نہیں کرے گی۔

2۔ الحمدللہ تحریکِ لبیک یارسول اللہ کے مطالبے کے مطابق حکومتِ پاکستان نے الیکشن ایکٹ 2017 میں 7B اور 7C کو مکمل متن مع اردو حلف نامہ شامل کرلیا ہے جن اقدام کی تحریک لبیک یارسول اللہ ستائش کرتی ہے تاہم راجہ ظفرالحق صاحب کی انکوائری رپورٹ 30 دن میں منظر عام پر لائی جائے گی اور جو اشخاص بھی ذمہ دار قرار پائے گئے ان پر ملکی قانون کے مطابق کاروائی کی جائے گی۔

3۔ 6 نومبر 2017 سے دھرنا کے اختتام پزیر ہونے تک ہمارے جتنے بھی افراد ملک بھر میں گرفتار کیے گئے ہیں، ایک سے تین دن تک ضابطہ کی کاروائی کے مطابق رہا کردیے جائیں گے اور ان پر درج کیے گئے مقدمات اور نظر بندیاں ختم کردی جائیں گی۔

4۔ 25 نومبر 2017 کو ہونے والے حکومتی ایکشن کے خلاف تحریک لبیک یارسول اللہ کو اعتماد میں لے کر ایک انکوائری بورڈ تشکیل کیا جائے جو تمام معاملات کی چھان بین کرکے حکومت اور انتظامیہ ذمہ داران کے خلاف کاروائی کا تعین کرے اور 30 روز کے اندر انکوائری مکمل کرکے ذمہ داران کے خلاف کاروائی کا آغاز کیا جائے۔

5۔ 6 نومبر 2017 سے دھرنا کے اختتام تک جو سرکاری وغیر سرکاری املاک کا نقصان ہوا، اس کا تعین کرکے ازالہ وفاقی وصوبائی حکومت کرے گی۔

6۔ حکومت پنجاب سے متعلقہ جن نکات پر اتفاق ہو چکا ہے، ان پر من وعن عمل کیا جائے گا۔ (نکات لف ھذا ہیں)۔

یہ تمام معاہدہ چیف آف آرمی سٹاف جنرل قمر جاوید باجوہ صاحب اور ان کی نمائندہ ٹیم کی خصوصی کاوشوں کے ذریعے طے پایا۔ جس کے لئے ہم انکے مشکور ہیں کہ انہوں نے قوم کو ایک بہت بڑے سانحہ سے بچالیا۔

وفاقی وزیر داخلہ احسن اقبال

وفاقی سیکٹری داخلہ ارشد مرزا

(1) علامہ خادم حسین رضوی (مرکزی امیر)

(2) پیر محمد افضل قادری (سرپرست اعلی)

(3) محمد وحید نور (مرکزی ناظم اعلی)

بتاریخ: 27 نومبر 2017

بوساطت

میجر جنرل فیض حمید

راجہ ظفر الحق کمیٹی کی رپورٹ پر ہونے والے معاہدہ کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ معاہدۂ اسلام آباد کی شق نمبر 3 پر عمل درآمد ہوگا جبکہ راجہ ظفر الحق کمیٹی کی رپورٹ انشاءاللہ 20 دسمبر 2017 تک قوم کے سامنے لائی جائے گی۔

۲۔ حکومت پنجاب مساجد پر لاؤڈ سپیکر کی تعداد کے حوالے سے تمام مکاتب فکر کے علماء پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دے گی۔ اس کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں مطلوبہ قانون سازی 16 جنوری 2018 تک مکمل کر لی جائیگی۔

۳۔ وفاقی حکومت اور تحریک لبیک یا رسول اللہ کے مابین 30 نومبر کو اسلام آباد میں ہونے والے معاہدے کے تمام نکات پر جلد عملدرآمد کیا جائے گا۔

۔ متحدہ علماء بورڈ صوبہ پنجاب میں دینی شعائر کے حوالے سے نصاب تعلیم کا جائزہ لے گا (انشاءاللہ)

دستخط فریق اول ______ گواہان فریق اول ______

1-12-2017

دستخط فریق دوم ______ گواہان فریق دوم ______

یکم دسمبر

2017

گستاخ رسول آسیہ مسیح کی بریت کے خلاف، "تحریک لبیک پاکستان" اور وفاقی و صوبائی حکومت کے مابین معاہدے کا عکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معاہدہ برائے اختتام احتجاج ودھرنا

تحریک لبیک یارسول اللہ (رجسٹرڈ تحریک لبیک پاکستان) اور وفاقی حکومت پاکستان وصوبائی حکومت پنجاب کے مابین 2 نومبر 2018ء بروز جمعہ درج ذیل معاہدہ طے پایا:۔

1. عاصیہ مسیح کے مقدمے میں نظر ثانی کی اپیل دائر کر دی گئی ہے جو کہ مدعا علیہان کا قانونی حق واختیار ہے۔ جس پر حکومت معترض نہ ہوگی۔
2. عاصیہ مسیح کا نام فوری طور پر ای سی ایل (EXIT CONTROL LIST) میں شامل کرنے کیلئے قانونی کاروائی کی جائے گی۔
3. عاصیہ مسیح کی بریت کیخلاف تحریک میں اگر کوئی شہادتیں ہوئی ہیں انکے بارے میں فوری قانونی چارہ جوئی کی جائیگی۔
4. عاصیہ مسیح کی بریت کے خلاف 30 اکتوبر اور اس کے بعد جو گرفتاریاں ہوئی اُن افراد کو فوراً رہا کیا جائے گا۔
5. اس واقعے کے دوران جس کسی کی بلا جواز دل آزاری یا تکلیف ہوئی ہو تو تحریک لبیک معذرت خواہ ہے۔

دستخط: دستخط:

صاحبزادہ ڈاکٹر نور الحق قادری (وفاقی وزیر مذہبی امور)

پیر محمد افضل قادری (سرپرست اعلیٰ تحریک لبیک)

راجہ بشارت (صوبائی وزیر قانون پنجاب)

محمد وحید نور (مرکزی ناظم اعلیٰ تحریک لبیک)

Web Screenshot

فرانس میں گستاخانہ خاکوں کی نمائش کے خلاف، اہلیانِ راولپنڈی فیض آباد دھرنے میں شرکت کے لیے رواں دواں

فرانس میں گستاخانہ خاکوں کی نمائش کے خلاف، احتجاجی ریلی لیاقت باغ تا فیض آباد نومبر ۲۰۲۰ء

فیض آباد دھرنا ۲۰۲۰ء میں فرانس کے خلاف، حکومت اور "تحریک لبیک" کے مابین معاہدہ اور اس کے نکات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معاہدہ درمیان حکومت اسلامی جمہوریہ پاکستان
وقیادت تحریک لبیک پاکستان۔

بابت اختتام دھرنا/مارچ لیاقت باغ راولپنڈی مورخہ ۱۶ نومبر 2020ء

دونوں فریق نے باہمی مشاورت اور اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل
نکات پر معاہدہ کیا۔

① حکومت فرانس کے سفیر کو دو سے تین ماہ کے عرصہ کے اندر پارلیمنٹ سے فیصلہ سازی کے ذریعے ملک بدر کرے گی۔

② حکومت اپنا سفیر فرانس میں تعینات نہیں کریگی

③ فرانس کی مصنوعات کا سرکاری سطح پر مکمل بائیکاٹ کیا جائیگا

④ گرفتار شدہ اسیران ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو فی الفور رہا کیا جائیگا

اور بعد میں بھی موجودہ مارچ کے حوالہ سے کوئی مقدمہ قائم نہیں کیا جائیگا۔

تحریک لبیک پاکستان
① ڈاکٹر محمد شفیق امینی امیر KPK
② سید عنایت الحق شاہ صاحب امیر شمالی پنجاب
③ علامہ غلام عباس فیضی صاحب ناظم اعلیٰ شمالی پنجاب

اسلامی جمہوریہ پاکستان
① بریگیڈیئر ریٹائرڈ سید اعجاز شاہ معاون وزیر داخلہ
② پیر نور الحق قادری وزیر مذہبی امور
③ عامر احمد کمشنر اسلام آباد

فرانس کے خلاف "تحریک لبیک پاکستان" کا کراچی میں تاریخی احتجاج

امیر المجاہدین علامہ خادم حسین رضوی کا ڈیتھ سرٹیفکیٹ

SHAIKH ZAYED HOSPITAL

Lahore - 54600

Ref. 20949400

Date 19-11-2020

THIS DOCUMENT DOES NOT SHOW CAUSE OF DEATH

NAME Khadim Hussain Rizwi.

Fathers Name

Sex male Age 55yrs

Identity Mark Not available.

Address Not available

This is certified that Mr/Mrs/Miss Khadim Hussain Rizwi

is dead/Time 8:48pm Date 19-11-2020

Doctors Name Dr Sara.

Designation CMO Accident & Emergency

Signature

19-11-2020

Received Dead at 8:48pm on 19-11-2020.

امیر المجاہدین کی تدفین سے چند لمحے قبل آخری دیدار

امیر المجاہدین کی تدفین سے چند لمحے قبل آخری دیدار

علّامہ رضوی کا جسم، وفات کے چالیس ۴۰ گھنٹے بعد بھی تر و تازہ رہا

امیر المجاہدین کی نمازِ جنازہ میں جوق در جوق عوام کی شرکت

امیر المجاہدین کی نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے لیے مینارۂ پاکستان گراؤنڈ میں عوام کا جمِ غفیر

قائد ملت اسلامیہ کے جنازے میں لوگ اس قدر زیادہ تھے کہ مینار پاکستان، بادشاہی مسجد اور اس کے اطراف میں جگہ کم پڑ گئی

علّامہ رضوی علیہ الرحمۃ کے جنازے میں شرکت کے لیے لوگ دیوانہ وار اُمڈ آئے اور جس کو جہاں جگہ ملی اس نے غنیمت جانا
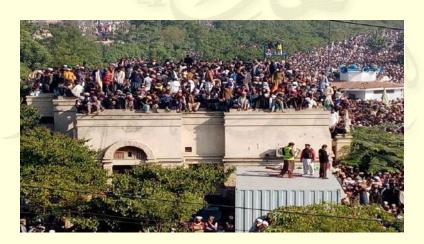
قائد ملت اسلامیہ کی میّت کو لے جانے والی ایمبولینس

شرکائے جنازہ کی کثرت کے باعث امیر المجاہدین کی میّت لے جانے والی ایمبولینس کو فلائی اوور پر روک کر نماز جنازہ کی ادائیگی کا منظر

قائد ملت اسلامیہ کے جنازے میں شریک عوام کا جمِ غفیر...ایک فضائی منظر

مینارِ پاکستان گراؤنڈ کا ایک فضائی منظر

قائد ملت اسلامیہ کی نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے وقت لی گئی ایک یادگار تصویر

قائد ملت اسلامیہ کی نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے وقت لی گئی ایک یادگار تصویر

مولانا سعد حسین رضوی امیر المجاہدین کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے

چیف آف آرمی اسٹاف جنرل قمر باجوہ اور ڈی جی آئی ایس پی آر کا ٹویٹ

DG ISPR @OfficialDGISPR · 12h

General Qamar Javed Bajwa,#COAS, expresses heartfelt condolence on the sad demise of Allama Khadim Hussain Rizvi. "May Allah Almighty bless the departed soul in eternal peace, Ameen" COAS.

850 3.1K 18.5K

وزیرِ اعظم پاکستان عمران خان کا ٹویٹ
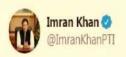
مولانا خادم حسین رضوی کی رحلت پر میں انکے اہلِ خانہ سے تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

Translate Tweet

عالمی مبلغ اسلام علامہ ثاقب رضا مصطفائی کا امیر المجاہدین سے اظہار عقیدت ومحبت

Muhammad Raza SaQib Musta... · 9h

الحمدللہ میں خادم حسین رضوی کے چاہنے والوں میں سے ہوں اور رہوں گا

6 136 590

Retweeted ایل اے قادری

Muhammad Raza SaQib Musta... · 9h

اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا ہمیں رہبر نہیں ملا
پچھتائیں اور روئیں وہ جنہوں نے قدر نہ کی اس خزانے کے

9 207 671

علّامہ رضوی کی وفات پر مفتی تقی عثمانی کا ٹویٹ

Muhammad Taqi Usmani
@muftitaqiusmani

انا للہ واناالیہ راجعون علامہ خادم حسین رضوی کی وفات پر دلی صدمہ ہوا ختم نبوت اور ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ ایک گونجتی آواز تھے اللہ تعالی انکی مغفرت فرما کر انکے پسماندگان کو صبر جمیل عطافرمائیں آمین

Translate Tweet

7:21 AM · 20 Nov 20 · Twitter for iPhone

علّامہ رضوی کی وفات پر مفتی سیدعدنان کاکاخیل کا ٹویٹ

Syed Adnan Kakakhail @... · 20 Nov

علامہ خادم حسین رضوی رح کے سانحہ انتقال نے سب کو غمزدہ کر دیا ہے۔ان کا خمیر عشق رسول سے گندھا ہوا تھا اور بلاشبہ وہ ملک میں ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کی سب سے گرجدار اور بے خوف آواز بلکہ تحریک تھے۔رب کریم درجات بلند فرمائے اور آقائے پاک کی شفاعت نصیب فرمائے۔
#KhadimHussainRizvi

330 2,209 14.9K

علّامہ رضوی کی وفات پر علّامہ محمد احمد لدھیانوی کا ٹویٹ

ملکی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ...رپورٹ روزنامہ ۹۲

امیر المجاہدین کی وفات پر صدر پاکستان اور دیگر کا اظہار تعزیت

علامہ خادم رضوی کی نماز جنازہ آج مینار پاکستان گراؤنڈ میں ہوگی تیاریاں مکمل

صدر علوی کا اظہار تعزیت

غمزدہ کارکن آخری دیدار کیلئے بڑی تعداد میں جمع، جنازہ صبح 10 بجے، شرکا گیٹ ایک اور 5 سے داخل ہونگے، جام کمال، شیخ رشید، فردوس، محمود الرشید کا اظہار افسوس

تحریک کو نیا موڑ دیا: عالمی مجلس ختم نبوت، مفتی تقی، ابتسام الٰہی، عبدالرزاق سکندر، راغب نعیمی، مشہدی، اصغر نورانی، اعجاز قادری، عاصم، ابوالخیر زبیر ودیگر کی تعزیت

لاہور، اسلام آباد (نمائندہ خصوصی سے، سپیشل رپورٹر، اپنے رپورٹر سے، کامرس رپورٹر، کرائم رپورٹر) تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ علامہ خادم حسین رضوی کے انتقال پر پورا ملک غم میں ڈوبا رہا، کارکن غمزدہ رہے، آخری دیدار کیلئے ملک بھر سے کارکن لاہور پہنچ گئے، آج صبح 10 بجے ان کی نماز جنازہ مینار پاکستان گراؤنڈ میں ادا کی جائے گی، تیاریاں مکمل کرلی گئیں، پی ایچ اے نے انتظامات کو حتمی شکل دے دی، پی ایچ اے کی جانب سے وضو کے انتظامات کیے جائیں گے، واسا سے واٹر باؤزر مانگ لئے گئے، نماز جنازہ میں شرکت کرنے والے شرکا گیٹ نمبر 1 اور 5 سے داخل ہوسکیں گے، پولیس ترجمان کے مطابق ڈی آئی جی آپریشن کی سربراہی میں ایس پی ٹی سمیت پولیس کے 50 ریزرو دستے، 26 ایس ایچ اوز، 13 ڈی ایس پیز اور ہزاروں کی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات ہونگے، اینٹی رائٹ فورس بھی الرٹ رہے گی، تحریک لبیک پاکستان کے ذمہ داران کے مطابق مولانا خادم حسین رضوی کی میت سبزہ زار سے بذریعہ ہیلی کاپٹر مینار پاکستان گراؤنڈ لے جائے گی، تدفین ملتان روڈ پر ان کے مدرسہ رحمۃ للعالمین سے ملحقہ مدرسہ ابوذر غفاری میں کی جائے گی، عقیدت مندوں کی آمد کے باعث چوک یتیم خانہ کوئی کلومیٹر تک عام ٹریفک کیلئے بند کردیا گیا، میت دیدار کے لئے رکھی گئی تو ہزاروں کارکنوں کی طویل قطاران کے آخری دیدار کے لئے بن گئی، پورے ملک سے کارکنوں کی بڑی تعداد ان کے آخری دیدار کیلئے ان کی رہائش گاہ پر پہنچ گئی، علما اور شہری کہتے رہے کہ علامہ رضوی کی دینی خدمات ناقابل فراموش ہیں، ہم ایک بڑے عاشق رسول سے محروم ہوگئے، علامہ رضوی کے انتقال سے ہم یتیم ہوگئے، آج ہمارے دل رو رہے ہیں، ایسے علما کا صدیوں تک خلا پر نہیں ہوسکتا، عالم اسلام آج ایک ایسی شخصیت سے محروم ہوگیا جس نے ختم نبوت کے ایشو کو ہر دل تک پہنچادیا، دریں اثنا صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی نے علامہ خادم حسین رضوی کی وفات پر افسوس کا اظہار کیا، صدر مملکت نے علامہ رضوی کے اہل خانہ سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا، وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال نے بھی مولانا رضوی کے انتقال پر اظہار افسوس کیا، وفاقی وزیر ریلوے شیخ رشید احمد نے کہا مولانا رضوی کی اچانک وفات پر بڑا دکھ ہوا، وہ ایک سچے عاشق رسول تھے، وزیراعلیٰ پنجاب کی معاون خصوصی برائے اطلاعات فردوس عاشق اعوان اور صوبائی وزیر ہاؤسنگ میاں محمود الرشید نے بھی علامہ رضوی کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا، مفتی تقی عثمانی نے ٹویٹ میں کہا وفات پر دلی صدمہ ہوا، ختم نبوت اور ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ ایک گونجتی آواز تھے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، نائب امرا مولانا ناصر الدین خان خاکوانی، مولانا خواجہ عزیز احمد اور دیگر نے کہا مولانا خادم رضوی تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے محاذ پر ایک پر جوش اور توانا آواز تھے، انکی جدائی پر صرف تحریک لبیک کے کارکنان نہیں بلکہ محافظین ختم نبوت اور ہر داعی انقلاب یتیم ہوگیا، علامہ ابتسام الٰہی ظہیر نے بھی علامہ کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا۔ ڈاکٹر راغب حسین نعیمی نے کہا علامہ رضوی کی دینی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی رہنما پیر سید محمد محفوظ مشہدی نے ان کی موت کو اہل سنت کا عظیم نقصان قرار دیا اور کہا الیکشن کمیشن کے فارم میں ختم نبوت حلف نامے میں تبدیلی پر ان کی ملک گیر احتجاج آج بھی عوام کو یاد ہے، تحریک دعوت حق پاکستان نے امیر علامہ محمد اصغر نورانی کی اپیل پر علامہ رضوی کے انتقال پر تین روزہ سوگ کا اعلان کردیا، مولانا خادم رضوی کے انتقال پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمن ثانی، مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم، مولانا علیم الدین شاکر، پیر رضوان نفیس، مولانا خالد محمود اور دیگر نے کہا علامہ رضوی نے تحفظ ناموس رسالت کی تحریک کو ایک نیا موڑ دیا، سربراہ سنی تحریک ثروت اعجاز قادری نے انتقال کو عظیم سانحہ قرار دیا، کل مسالک علما بورڈ کے چیئرمین مولانا محمد عاصم مخدوم نے کہا علامہ رضوی نے امت مسلمہ کو بیدار کیا، صدر نیشنل مشائخ کونسل وسجادہ نشین آستانہ عالیہ گڑھی خواجہ غلام قطب الدین فریدی ودیگر نے کہا علامہ رضوی کے انتقال سے پیدا خلا کبھی مکمل نہیں کیا جاسکے گا، جے یو پی کے صدر ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے بھی مرحوم کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کی، صدر سنی تحریک پنجاب علامہ مجاہد عبدالرسول نے کہا علامہ کی وفات پر ہر سنی آبدیدہ ہے۔

علّامہ رضوی کے جنازے سے متعلق روز نامہ امّت کی رپورٹ

اتوار/ 22 نومبر 2020ء

روزنامہ امت کراچی

محافظ ختم نبوت علامہ خادم حسین رضوی کی نماز جنازہ میں 8 لاکھ سے زائد افراد کی شرکت

رسول پاک نے بانہوں میں بھر لیا ہوگا

ملکی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ۔ پھولوں کی پتیاں نچھاور۔ اقبال پارک بھرنے کے بعد مینار پاکستان کے اطراف بھی جگہ کم پڑ گئی۔ لبیک یارسول اللہ کی صدائیں

آخری دیدار کرایا گیا۔ روح پرور مناظر۔ نماز جنازہ مرحوم کے صاحبزادے سعد حسین رضوی نے پڑھائی۔ عاشق رسولؐ کو مدرسہ ابوذر غفاری میں سپرد خاک کر دیا گیا

کراچی/ لاہور (رپورٹ عظمت خان/ قیصر چوہان) عاشق رسولؐ، محافظ ختم نبوت، تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ علامہ خادم حسین رضوی کو آہوں اور سسکیوں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ مینار پاکستان کے گریٹر اقبال پارک لاہور میں ادا کی گئی جس میں 8 لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ علامہ خادم حسین رضوی کے صاحبزادے حافظ سعد حسین رضوی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازے میں صاحبزادہ پیر اعجاز اشرفی، پیر سید مختار اشرف رضوی، رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مفتی منیب الرحمن، مولانا عبدالستار سعیدی، تحریک لبیک کے ارکان شوریٰ اور کارکنوں سمیت اندرون و بیرون ملک سے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ یہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا، جس میں معذور افراد نے بھی شرکت کی۔ خادم حسین رضوی کی میت کو ایمبولینس کے ذریعے مسجد رحمت اللعالمین سے مینار پاکستان کے گریٹر اقبال پارک لایا گیا۔ راستے میں جگہ جگہ کھڑے افراد نے میت والے قافلے پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ ملتان روڈ پر زیادہ تر مارکیٹیں اور دکانیں بند رکھی گئیں اور میت والا قافلہ گزرنے کے بعد روڈ پر ٹریفک بحال ہوئی اور مارکیٹیں کھولی گئیں۔ راستے اور جنازہ گاہ سے مسلسل لبیک یا رسول اللہ کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ مختلف علاقوں سے آئے کارکنوں کو علامہ خادم حسین رضوی کا آخری دیدار کروایا گیا۔ کارکنوں نے تاجدار ختم نبوت اور لبیک یارسول اللہؐ کے نعرے لگائے۔ اس موقع پر ہر آنکھ اشکبار تھی۔ تحریک لبیک کے سربراہ علامہ خادم حسین رضوی کے جنازے کیلئے مینار پاکستان کے اطراف کے علاقے کم پڑ گئے، گریٹر اقبال پارک تحریک لبیک کے کارکنان، عقیدت مندوں اور مریدین سمیت لوگوں سے بھر گیا جس کی وجہ سے پارک میں داخلے کے تمام دروازے بند کر دیے گئے۔ بادشاہی مسجد سے ملحق گراؤنڈ، شاہی قلعہ گراؤنڈ میں بھی تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ دوسری طرف داتا دربار سے مینار پاکستان اور بھر جی چوک تک ہزاروں افراد نماز جنازہ کی ادائیگی کے لئے سڑکوں پر موجود تھے۔ قریبی گھروں، دکانوں اور پلازوں کی چھتوں سمیت آزادی فلائی اوور بھی لوگوں کا جم غفیر تھا۔ دو موریہ پل سے گاڑیوں کا داخلہ بند کر کے جنازے میں شرکت کے لئے پیدل جانے والوں کو اجازت دی گئی۔ نماز جنازہ کے لیے آنے والوں کی تحریک لبیک پاکستان کے کارکنان اور پولیس اہلکار مکمل چیکنگ کرتے رہے۔ خادم حسین رضوی کی نماز جنازہ کے موقع پر شہر میں سکیورٹی ہائی الرٹ رہی اور ہزار سے زائد پولیس افسران و اہلکار تعینات تھے۔ جنازے میں شرکت کے لئے ملک بھر سے آنے والے لاکھوں شرکاء کے قافلوں کی میزبانی کے لئے مقامی افراد نے دل کھول کر رقم خرچ کی، جنازہ گاہ کے اطراف میں کمرشل علاقوں کے فلیٹوں کے مکینوں اور دکانداروں اپنے ملازمین کے ذریعے تیز دھوپ میں کئی کئی گھنٹے کی پیدل مسافت طے کرنے والوں کے لئے منرل واٹر کی ٹھنڈی بوتلیں خرید کر کے تقسیم کرتے رہے جبکہ کئی شہریوں نے بریانی کی تھیلیاں اور ڈبے تیار کر کے شرکاء میں تقسیم کئے، جنازہ گاہ کے اندر اور اطراف کے علاقوں میں اک عجب روحانی فضا پیدا ہو گئی تھی جس نے لوگوں کے ایمان تازہ کر دیے تھے یہاں پر نہ تھمنے والے "لبیک یارسول اللہ" اور رضوی تیرے جاں نثار" کے نعرے شرکاء کے جذبات ماند نہیں ہونے دے رہے تھے یہی وجہ تھی کہ عاشقان رسولؐ کے جذبات دیکھ کر سبزہ زار اور گریٹر پارک اقبال کے اطراف کے علاقوں کے مکین بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے تھے۔ دوپہر تک مینار پاکستان کا سبزہ زار مکمل بھرنے کے بعد بادشاہی مسجد کا احاطہ بھی کھول دیا گیا تھا اس دوران چونکہ نیازی انٹرچینج کے ایک ٹریک کو بند کر دیا گیا تھا اور اس پر کسی کو جانے نہیں دیا جا رہا تھا تاہم جب علاقے میں شرکاء کے مزید ریلے پہنچے تو لوگوں کا دباؤ بڑھ جانے پر صورتحال پولیس کے کنٹرول میں نہ رہی اور نیازی انٹرچینج کے دونوں ٹریکس کھول دیے گئے جس کے بعد جم غفیر نیازی انٹرچینج کے دونوں ٹریکس پر بھر گیا ساتھ ہی فلائی اوور کے نیچے اور اوپر بھی انسانی ریلے جمع ہو گئے تھے بعد ازاں گریٹر اقبال پارک، بادشاہی مسجد احاطہ، پارک کی ملحقہ روڈز اور آزادی فلائی اوور عوام سے بھر گیا تھا اور جنازہ کے شرکاء نے اطراف کے گھروں اور عمارتوں کی چھتوں پر چڑھ کر صفیں باندھنا پڑیں، کرونا خدشات کے پیش نظر نماز جنازہ میں شریک شہریوں نے فیس ماسک کا استعمال کیا۔ مقامی لوگوں کا کہنا تھا کہ عاشقان رسولؐ ملک کے کونے کونے سے آئے ہیں اور یہاں پر صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں اور ہم یہاں اطراف میں رہ کر بھی اپنا حصہ نہ ڈال سکیں تو ہم جیسا بدقسمت کوئی نہ ہوگا اگر اس رقم کے خرچ کرنے سے آخرت میں ہماری عاقبت کے لئے کچھ بہتر ہو سکتا ہے تو اس سے بہتر کچھ نہیں ہے۔ عاشق رسولؐ، محافظ ختم نبوت علامہ خادم حسین رضوی کو ان کی جامع مسجد رحمت اللعالمین سے متصل مدرسے ابوذر غفاری میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم کی رہائشگاہ کے باہر ہزاروں عقیدت مند موجود تھے۔ اس موقع پر رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے۔

☆☆☆☆☆

ادارہ منہاج القرآن کے وفد کی قائد ملت اسلامیہ کے مزار پر حاضری

امیر جماعت اسلامی سراج الحق صاحب کی، علّامہ رضوی کے مزار پر حاضری اور فاتحہ خوانی

رکن صوبائی اسمبلی مُعاویہ اعظم طارق کی، امیر المجاہدین کے مزار پر حاضری

اور مولانا سعد حسین رضوی سے اظہار تعزیت
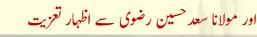
معروف دیوبندی طارق جمیل صاحب کی، علّامہ خادم رضوی کے مزار پر حاضری اور فاتحہ خوانی

ادارۂ اہلِ سنّت کی مطبوعات

١. شرح عقود رسم المفتي: للإمام ابن عابدين الشّامي (ت١٢٥٢هـ)، محقَّقة، طبعت أوّلاً من "دار الفقيه" أبوظبي الإمارات، ١٤٣٦هـ/ ٢٠١٥م. وثالثاً ١٤٣٩هـ/ ٢٠١٨م. وثانياً من "دار الصّالح" القاهرة، ١٤٣٨هـ/ ٢٠١٧م. ورابعاً من "دار الفتح" الأردن، ١٤٤٢هـ / ٢٠٢٠م.

٢. أجلى الإعلام أنّ الفتوى مطلقاً على قول الإمام: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة، طبعت أوّلاً من "دار الفقيه" أبوظبي الإمارات، ١٤٣٦هـ/ ٢٠١٥م. وثالثاً ١٤٣٩هـ/ ٢٠١٨م. وثانياً من "دار الصّالح" القاهرة، ١٤٣٨هـ/ ٢٠١٧م. ورابعاً من "دار الفتح" الأردن، ١٤٤٢هـ/ ٢٠٢٠م.

٣. الفضل الموهبي في معنى إذا صحّ الحديث فهو مذهبي: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة، طبعت أوّلاً من "دار الفقيه" أبوظبي الإمارات، ١٤٣٦هـ/ ٢٠١٥م. وثالثاً ١٤٣٩هـ/ ٢٠١٨م. وثانياً من "دار الصّالح" القاهرة، ١٤٣٨هـ/ ٢٠١٧م. ورابعاً من "دار الفتح" الأردن، ١٤٤٢هـ/ ٢٠٢٠م.

٤. جدّ الممتار على ردّ المحتار: للإمام أحمد رضا (ت١٣٤٠هـ) (سبع مجلّدات) محقَّقة، طبعت من "دار الفقيه" أبوظبي الإمارات، ١٤٣٤هـ/ ٢٠١٣م.

٥. حياة الإمام أحمد رضا: د. المفتي محمد أسلم رضا المَيمني، وهي رسالة مختصرة في سيرة الإمام من حيث صلته مع العلماء العرب، محقَّقة، طبعت من "الإدارة لتحقيقات الإمام أحمد رضا" كراتشي ١٤٢٧هـ/ ٢٠٠٦م.

٦. تحسين الوصول إلى مصطلح حديث الرّسول ﷺ: د. المفتي محمد أسلم رضا المَيمني، محقَّقة (بالأورديّة)، طبعت أوّلاً من "مكتبة بركات المدينة" كراتشي ١٤٢٧هـ/ ٢٠٠٦م. وثانياً من "دار أهل السنّة" كراتشي ١٤٣٧هـ/ ٢٠١٦م.

٧. تحسين الوصول إلى مصطلح حديث الرّسول ﷺ: له، (بالعربية) طبعت محقَّقة أوّلاً من "دار أهل السنّة" كراتشي ١٤٢٨هـ/ ٢٠٠٧م. وثالثاً ١٤٣٧هـ/ ٢٠١٦م. وثانياً نسخة معدَّلة من "دار الفقيه" أبوظبي الإمارات، ١٤٣٦هـ/ ٢٠١٥م.

٨. إقامة القيامة على طاعِن القيام لنبي تهامة (بالأورديّة): للإمام أحمد رضا ١٤٢٧هـ/ ٢٠٠٦م.

٩. حُسام الحرمَين على منحر الكفر والمَين: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة، أوّلاً طبعت من "مؤسّسة الرضا" لاهور ١٤٢٧هـ/ ٢٠٠٦م. وثانياً بتحقيق وترتيب جديد ٢٠١٩م.

١٠. جليُّ الصَّوْت لنَهي الدَّعْوة أمَامَ موت (بالأورديّة): للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ)، ١٤٢٨هـ/ ٢٠٠٧م.

١١. مقدّمة الجامع الرّضوي في اعتبار الحديث الضعيف: لمِلك العلماء المحدِّث المفتي ظفر الدّين البِهاري، طبعت محقَّقة، أوّلاً من "دار أهل السنّة" كراتشي ١٤٢٨هـ/ ٢٠٠٧م. وثانياً نسخة معدَّلة من "دار الفقيه" أبوظبي الإمارات، ١٤٣٦هـ/ ٢٠١٥م.

١٢. "معارف رضا" المجلّة السَّنَوية العربيّة ١٤٢٩هـ/ ٢٠٠٨م (العدد السّادس)، طبعت من "الإدارة لتحقيقات الإمام أحمد رضا" كراتشي.

١٣. رادّ القحط والوباء بدعوة الجيران ومؤاساة الفقراء: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ)، محقَّقة، مترجمة بالعربية، طبعت من "الإدارة لتحقيقات الإمام أحمد رضا" كراتشي ١٤٢٩هـ/ ٢٠٠٨م.

١٤. أعجب الإمداد في مكفِّرات حقوق العباد: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ)، محقَّقة، مترجمة بالعربية، طبعت من "الإدارة لتحقيقات الإمام أحمد رضا" كراتشي ١٤٢٩هـ/ ٢٠٠٨م.

١٥. صفائح اللُجَين في كون تصافُح بكفَّي اليدَين: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ)، محقَّقة، مترجمة بالعربية، طبعت من "الإدارة لتحقيقات الإمام أحمد رضا" كراتشي ١٤٢٩هـ/ ٢٠٠٨م.

١٦. أنوار المنّان في توحيد القرآن: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ)، المترجِم إلى الأوردية: مفتي الديار الهندية سابقاً الشيخ أختر رضا خانْ الأزهري، محقَّقة، ١٤٢٩هـ/ ٢٠٠٨م.

١٧. إذاقة الأثام لمانعِي عملِ المولد والقيام (بالأوردية): للعلّامة المفتي نقي علي خانْ (ت١٢٩٧هـ)، طبعت محقَّقة أوّلاً ١٤٢٩هـ/ ٢٠٠٨م. وثانياً من "دار الفقيه" أبوظبي الإمارات ١٤٣٧هـ/ ٢٠١٦م.

١٨. أصول الرَّشاد لقَمع مَباني الفساد (ضوابط لمعرفة البدَع والمنكَرات) (بالأوردية): للعلّامة المفتي نقي علي خانْ (ت١٢٩٧هـ)، محقَّقة ١٤٣٠هـ/ ٢٠٠٩م. وثانياً (بالعربية) من "دار الفقيه" أبوظبي الإمارات ١٤٣٦هـ/ ٢٠١٥م.

١٩. قَوارع القَهّار على المجسِّمة الفُجّار: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ)، المترجِم إلى العربية: مفتي الدِّيار الهنديّة الشيخ أختر رضا خانْ الأزهري، محقَّقة، طبعت من "دار المقطَّم" القاهرة ١٤٣٢هـ/ ٢٠١١م.

٢٠. المعتقد المنتقَد: للإمام فضل الرّسول القادري البَدَايُوني (ت١٢٨٩هـ) مع حاشية قيّمة مسمّاة: المعتمَد المستند بناء نجاة الأبد: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّق، طُبع أوّلاً من "دار الفقيه" أبوظبي الإمارات ١٤٣٧هـ/ ٢٠١٦م. وثانياً من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٨م.

٢١. قواعد أصوليّة لفهم الآيات القرآنيّة والأحاديث النبويّة (ضوابط لمعرفة البدَع والمنكَرات) (بالعربية): د. المفتي محمد أسلم رضا المَيمني، محقَّقة، طبعت أوّلاً من "دار الفقيه" أبوظبي الإمارات ١٤٣٧هـ/ ٢٠١٦م. وثانياً من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٩م.

٢٢. قواعد أصوليّة لفهم الآيات القرآنية والأحاديث النبويّة (ضوابط لمعرفة البدَع والمنكَرات) (بالأوردية): له، محقَّقة، طبعت من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٩م.

٢٣. العطايا النبوية في الفتاوى الرضوية: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ)، الطبعة الأولى، محقَّقة (٢٢ مجلداً بالأورديّة)، ١٤٣٨هـ/ ٢٠١٧م.

٢٤. نظم العقائد النَّسَفية، (النّظم العربي): المفتي الشيخ إبراهيم علي الحمدُو العمر الحلَبي، طبع أوّلاً من "دار الصّالح" القاهرة ١٤٣٨هـ/ ٢٠١٧م. وثانياً من "دار أهل السنّة" كراتشي ١٤٣٩هـ/ ٢٠١٨م.

٢٥. نظم العقائد النَّسَفية (النّظم الأوردو): للشّيخ محمد سلمان الفريدي المصباحي الهندي، طبع من "دار أهل السنّة" كراتشي ١٤٣٩هـ/ ٢٠١٨م.

٢٦. كنز الإيمان في ترجمة القرآن: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ)، مع تفسير خزائن العرفان: لصدر الأفاضل السيّد محمد نعيم الدّين المرادآبادي (ت١٣٦٧هـ) من "دار الفقيه" أبوظبي الإمارات ١٤٣٩هـ/ ٢٠١٨م.

٢٧. الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة، طبعت من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٨م.

٢٨. الظَفر لقول زُفر: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة، طبعت من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٨م.

٢٩. شمائم العنبر في أدب النداء أمام المنبر: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة، طبعت من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٨م.

٣٠. صيقل الرَّين عن أحكام مجاوَرة الحرمَين: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة، طبعت من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٨م.

٣١. الجبل الثانوي على كلية التهانوي: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة، طبعت من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٨م.

٣٢. كفل الفقيه الفاهِم في أحكام قرطاس الدراهم: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة، طبعت من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٨م.

٣٣. هاديُ الأُضحِية بالشاء الهنديّة: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة، طبعت من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٨م.

٣٤. الصافية الموحية لحكم جلد الأُضحِية: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة، طبعت من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٨م.

٣٥. الكشفُ شافيا حكم فونوجرافيا: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة، طبعت من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٨م.

٣٦. الزُّلال الأنقى من بحر سبقة الأتقى: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة، طبعت من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٨م.

٣٧. "القول النَّجيح لإحقاق الحقّ الصّريح" مع حاشية "السعي المشكور في إبداء الحقّ المهجور": للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة، طبعت من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٨م.

٣٨. إنباء الحي أنّ كلامَه المصونَ تبيانٌ لكلِّ شيء (مجلّدان): للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّق، طبع من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٨م.

٣٩. الدَّولة المكّية بالمادّة الغَيبيّة: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ)، محقَّق، طبع من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٨م.

٤٠. الأمن والعُلى لناعتي المصطفى بدافع البلاء (مترجَم بالعربية): للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ)، محقَّق، طبع من "دار الهجرة الأولى" القاهرة، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٩م.

٤١. اسلامی عقائد ومسائل (اردو): د. المفتي محمد أسلم رضا المَيمني، محقَّق، ١٤٤٠هـ/ ٢٠١٩م.

٤٢. عظمتِ صحابہ واہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (اردو): د. المفتي محمد أسلم رضا المَيمني، محقَّق، ١٤٤٢هـ/ ٢٠٢٠م.

عنقریب شائع ہونے والی کتب ورسائل

١. منير العين في حكم تقبيل الإبهامَين (مترجَم إلى العربية): للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ)، محقَّق.

٢. تحقيقات إمام علم وفن: للعلّامة الشيخ خواجه مظفَّر حسَين الرّضوي (بالأوردية)، محقَّقة.

٣. مجموعة تعليقات الإمام أحمد رضا على الكتب المتداولة: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ)، محقَّقة.

٤. عقائدوكلام (اردو): للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقّق.

٥. تلخيص فتاوى رضوية (اردو): للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقّق (ستّ مجلّدات).